www.novelsclubb.com
رسمِ وفا
از قلم نور الہدیٰ
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

رسمِ وفا

از قلم

نور الہدیٰ

www.novelsclubb.com

"امی!" دانیہ گھر میں داخل ہوتے ہی روزینہ کو پکارنے لگی۔

"آئے ہائے لڑکی! کچھ حوصلہ کر۔ کیوں چلا رہی ہے اتنا۔ اوپر ہے تیری ماں۔"

اپنے کمرے سے نکلتی اس کی پھوپھو اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

"امی اوپر کیا کر رہی ہیں؟" دانیہ نے پوچھا۔

"کپڑے دھوئے تھے وہی اتارنے گئی ہے۔"

انہوں نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

"امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور آپ نے انہیں چھت پر بھیج دیا۔"

دانیہ نے دبے دبے غصے سے کہا۔

"زیادہ تھانیدارنی نہ بن۔ دماغ خراب کر کر رکھ دیا دونوں ماں بیٹی نے۔"

وہ غصے میں بولتی اپنے کمرے میں واپس چلی گئیں۔ دانیہ افسوس سے انہیں دیکھتی رہ گئی۔ پھر اپنا پرس وہیں کرسی پر رکھتی اوپر چھت کی جانب چل دی۔

"امی! آپ کیوں میری بات نہیں مانتی۔"

اپنی ماں کو تھکن سے بے حال دیکھ کر اس نے ان کے ہاتھ سے کپڑے لیتے ہوئے کہا۔

"آج تم اتنی جلدی آگئی؟"

اسے دیکھ کر وہ مسکرا کر بولیں۔

"بات کو پلٹیں مت۔ بتائیں کیوں دھوئے کپڑے جب میں نے کہا تھا آپ کو آج آرام کرنا ہے۔"

اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔ تو اس کو دیکھ کر وہ ہنس دی۔

"اب ہنس کیوں رہی ہیں؟" دانیہ زچ ہوئی۔

"تمہارے ابو بھی ایسے ہی غصہ کرتے تھے جب میں ان کی بات نہیں مانتی تھی۔"

انہوں نے جبران نظیر کو یاد کیا۔

"ابو آج ہوتے تو آپ کو یہ سب بھی کرنا نہیں پڑتا۔ امی! ابو کیوں چلے گئے اتنی

جلدی؟"

دانیہ روتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔

"بیٹا! کچھ چیزوں میں ہمارا اختیار نہیں ہوتا۔ یہ اللہ کے فیصلے ہیں وہ ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ شاید ان کا اور ہمارا ساتھ اتنا ہی تھا۔"

وہ دانیہ کو ساتھ لگائے اسے سمجھا رہی تھیں۔

روزینہ اور جبران کی پسند کی شادی تھی۔ دانیہ تینتھ اسٹنڈرڈ میں تھی جب ایک رات جبران خاموشی سے آنکھیں موند گئے۔ ان کے جانے کے بعد دونوں ماں بیٹی کی زندگی مشکل ہو گئی تھی۔ دانیہ کو اسکول چھوڑنا پڑا۔ ایک سرکاری اسکول سے اس نے اپنا میٹرک دوبارہ کیا۔ عصمت آرا اس کی پھوپھو جو طلاق کے بعد اپنے نالائق بیٹے کے ساتھ انہیں کے گھر میں رہتی تھی۔ گھر کی مالکن بن گئی۔ روزینہ جو اتنا اعتماد رکھنے والی عورت تھی اس عورت کی چالاکیوں کو سمجھ نہ پائیں۔ بظاہر ایسا لگتا تھا وہ ان دونوں کا خرچہ اٹھا رہی ہیں مگر اصل میں وہ دونوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا

رہی تھی۔روزینہ فیشن ڈیزائنگ میں ماہر تھی۔عصمت آرا نے روزینہ کے ہنر کو استعمال کرتے ہوئے پانچ سالوں میں ایک بڑا بوتیک بنالیا۔جس کا کم و بیش پھل ہی روزینہ کو ملا تھا۔وہ دانیہ کی پڑھائی کا خرچہ اٹھانے کا طعنہ دے کر ان کا منہ بند ہی رکھتی تھی۔کچھ دونوں سے روزینہ کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی تو دانیہ نے انہیں ہر کام روک دیا تھا۔وہ یونی کے بعد پارٹ ٹائم میں ایک اکیڈمی میں ٹیوشن پڑھاتی تھی۔جن پیسوں سے وہ اپنا اور روزینہ کا اوپر کا خرچہ پورا کرتی تھی۔

اس کا یونی کا آخری سال تھا وہ پرامید تھی کہ ایک اچھی جاب کے بعد وہ اپنے گھر کے حالات سدھار لے گی۔

www.novelsclubb.com

******

"امید بیٹا!"نیلم بیگم نے اپنے کمرے سے ہی اسے پکارا۔امید جو کمرے سے کچھ فاصلے پر تھی فورا کمرے میں آئی۔

"آپ نے بلایا آنٹی!"اس نے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر

پوچھا۔

"امید بیٹا! کتنی بار کہا ہے مجھے امی کہا کرو۔ بے شک میں تمہاری ماں نہیں ہوں لیکن تم میری اکلوتی دوست کی بیٹی تو ہو۔ تم اس کی امانت ہو میرے پاس۔ کیا مجھے اتنا حق نہ دو گی کہ میں ماں کہلوا سکوں۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہیں امی! میرے سب رشتے تو آپ سے جڑے ہیں۔" ان کے ہاتھ تھام کر امید نے کہا تو انہوں نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"چلیں بتائیں! مجھے یاد کیوں کیا جا رہا تھا؟" اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"دو دن بعد ہمیں شہر کے نکلنا ہے تو میں سوچ رہی ہوں ایک بار جا کر اپنی نند سے مل آؤں، بس اسی لئے تمہیں بلایا ہے تاکہ تم بھی میرے ساتھ چلو۔"

"لیکن امی! میں تو وہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں۔" امید نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"بیٹا! وہاں کونسا انسانوں کی فوج رہتی ہے بس دردانہ اور اس کی بیٹی ہی ہے۔"

"امی! ان کے شوہر نہیں رہتے وہاں؟" امید نے پوچھا۔

"بیٹا! ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا پچھلے سال۔" انہوں نے افسردہ لہجے میں اسے بتایا۔

"امی! آپ افسردہ نہ ہوں۔ بتائیں کب جانا ہے؟"

"بس ابھی جانا ہے تم ایسا کرو کپڑے بدل لو اور اپنا ایک سوٹ ساتھ رکھ لو۔ کل واپسی ہو گی ہماری۔" نیلم بیگم نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلاتی کمرے سے باہر آ گئی۔ وہ ابھی کمرے سے باہر آئی ہی تھی سامنے سے آتا ارباز اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا۔

"کہاں جا رہی ہو امید!" امید نے اس سے پیچھے ہٹتی ہوا سے گھورنے لگی تو اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے دوبارہ میرے راستے میں مت آیئے گا ورنہ میں امی کو سب بتا دوں گی سمجھے آپ۔" امید نے دبے دبے غصے میں اسے دھمکی دی۔ وہ ڈھیٹوں کی طرح مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ امید اسے اگنور کرتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

"ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والے اب ہمیں آنکھیں دکھائیں گے۔" وہ غصے سے بولتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔اس کا دماغ کچھ نئی سازش بن رہا تھا۔

****

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ آج ہماری شادی ہے۔"

خوشی سے بھرپور لہجے میں وہ اس کی جانب جھک کر بولا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں سب ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔"

اس نے شرماتے ہوئے سر کو مزید جھکایا۔

"یہ تم شرما رہی ہو؟" وہ حیران ہوا۔

"میں دلہن ہوں تو شرماؤں گی نہ۔"

جھکے سر کے ساتھ جواب دیا۔

"یہ خواب ہے یہ حقیقت نہیں ہو سکتی۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"چپ کر کر بیٹھو زیادہ اوور ری ایکٹ نہ کرو۔" اسے واپس ہاتھ پکڑ کر بیٹھاتی وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔ وہ خاموشی سے واپس بیٹھ گیا۔

"ایسے شرمایا نہ کرو مجھے لگنے لگتا ہے میں پھر خواب دیکھ رہا ہوں۔"

وہ آہستہ سے بولا تو وہ اس کی جانب دیکھ کر ہنسی تھی۔

"ہنس کیوں رہی ہو؟"

اس نے پوچھا۔

"مولوی صاحب آ گئے ہیں۔" اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ مولوی صاحب اسٹیج پر آ کر ایک صوفے پر بیٹھے۔ انہوں نے نکاح پڑھانا شروع کیا مگر اس سے پہلے کہ وہ قبول ہے کہتا اسے کسی کی آواز سنائی دی۔ کوئی اسے پکار رہا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اچانک ہی وہ پانی میں نہا گیا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

"کیا کر رہی ہو اتنا اچھا خواب دیکھ رہا تھا میں۔"

وہ مندی مندی آنکھوں سے سامنے کھڑی علیزے کو دیکھ کر بولا۔ وہ مسلسل ہنس

رہی تھی۔

"آپ کی مس کھڑوس کہہ کر گئی ہے اگر آپ میٹنگ میں لیٹ ہوئے تو اپنے خواب کو خواب ہی سمجھیئے گا۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تو جلدی ٹائم دیکھتا بیڈ سے اترا۔

"آج تو تو گیا رومیو!"

خود سے کہتا وہ ڈریسنگ روم کی جانب بھاگا۔علیزے کی ہنسی اسے اندر تک سنائی دی۔

"یہ میری بہن ہے یا اس کی؟"

www.novelsclubb.com

منہ بنا کر کہتا وہ جلدی سے کپڑے لے واش روم میں چلا گیا۔آدھے گھنٹے بعد وہ نک سک سا تیار ڈاؤن ٹاؤن میں اپنی مطلوبہ بلڈنگ کے سامنے تھا۔وہ جلدی سے اندر داخل ہوا۔وہ مال میں بنے ریسٹورینٹ میں داخل ہوا۔اسے وہ سامنے بیٹھی نظر آئی۔اپنے مخصوص حلیے میں۔بلیک پینٹ کوٹ،وائیٹ شرٹ میں تیار بال کھلے

چھوڑے ہوئے تھے۔اس کے چہرے کی سنجیدگی اسے اپنے کام سے سنسیئر دیکھاتی تھی۔وہ یہاں اس مال کی ڈیل کے لیے آئی تھی۔وہ ہیلو کرتا اس کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔آدھے گھنٹے کی ڈیکنگ کی بعد وہ اس مال کی مالکن بن چکی تھی۔وہ مسکرا کر پیپرز مارک جارج،مال کے سابقہ مالک سے لے چکی تھی۔اس کے چہرے پر یہ مسکراہٹ تبھی آتی تھی جب وہ اپنی پسندیدہ چیز حاصل کر لیتی تھی۔مارک نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جسے رومیو نے تھام لیا۔

"کانگراچولیشن مسٹر مارک!دس ڈیل ول پروف آنیو بیگنگ آف یور سکسیس۔"

اسے کہتا وہ اپنی مس کھڑوس کے ہمراہ مال سے باہر آگیا۔

"مبارک ہو۔"

دھیرے سے اس کے کان میں بول کر وہ مسکرا کر پیچھے ہوا۔

"رومیو کہتے کہتے خود کو رومیو سمجھنے لگ گئے ہو۔مجھ سے دور رہ کر بات کیا کرو ورنہ جانتے ہو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جانتا ہوں مس کھڑوس بلیک بیلٹ ہیں اور اپنا یہ ہنر مجھ پر آزمانے کا موقع ڈھونڈ رہی ہیں۔"

وہ منہ بنا کر کہتا کار کا دروازہ کھولنے لگا۔ جانتا تھا اس کی مس کھڑوس مسکرا رہی ہو گی مگر مڑ کر اسے دیکھنے کے بجائے وہ ایسے ہی تصور میں اسے مسکرا کر دیکھتا رہا۔ اگر وہ مڑتا تو وہ یقینا سنجیدہ ہو جاتی۔ وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کار میں بیٹھ گئی۔

"تمہاری مس کھڑوس کو تمہارے اس روپ سے ہی تو محبت ہے۔"

دل ہی دل میں وہ اس سے مخاطب تھی۔ پھر رخ اس کی جانب موڑ لیا جو اسے اپنے ادھورے رہ جانے والے خواب کے بارے بتا رہا تھا اور ساتھ ساتھ ڈرائیو بھی کر رہا تھا۔

****

"یس مام!"

اپنے پی اے کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے فون پک اپ کیا۔

"بیٹا میں دردانہ پھوپھو کی طرف جا رہی ہوں آج۔ تم کب تک فری ہو جاؤ گے ؟"

"مام میں آج دبئ جا رہا ہوں دو دن بعد ہی واپسی ہو گی۔ آپ ڈرائیور کے ساتھ آ جایئے گا۔"

شانزل نے کہا تو مسکرا دی ان کا بیٹا ہمیشہ ہی بزی رہتا تھا۔ انہوں نے کوئی بات نہیں کہہ کر فون بند کر دیا۔ شانزل پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

شانزل انہیں لینے آنے والا تھا مگر اپنے اگلے پراجیکٹ کی وجہ سے اسے ارجنٹ دبئ جانا پڑ رہا تھا۔ وہ جانا مانا پروڈیوسر اور ڈائریکٹر تھا۔ ینگ ایج میں ہی وہ اس جانب آ گیا تھا۔ دو سال پہلے اس کے والدز میندار شارق حسین اس دنیا سے کوچ کر چکے تھے۔ اس کے چچا اور دادی نے اسے گاؤں میں اپنے والد کی جگہ سنبھالنے پر بہت زور دیا مگر وہ نہ مانا۔ اسے گاؤں کی زندگی قبول نہیں تھی۔ مگر ایسا نہیں تھا کہ وہ گاؤں والوں کو نظر انداز کرتا تھا۔ ان کو ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لیے وہ گاؤں میں ایک فلاحی ادارہ بنا چکا تھا جس کا فنڈ ہر ماہ وہ خود جمع کرواتا تھا۔ مگر کسی طور گاؤں

میں رہنے پر راضی نہیں تھا۔ارباز اس کے چچا کا بیٹا جو تھا تو اس سے پانچ سال بڑا مگر شانزل حویلی کا پہلا وارث کہلاتا تھا۔یہی بات ارباز کو اس کے خلاف کر رہی تھی۔ ہر برے کام میں ملوث ہونے کے بعد ارباز نے اتنی جان پہچان بنالی تھی وہ اپنی تائی پر دو بار حملہ کروا چکا تھا۔وہ دونوں بار ہی بچ گئیں تھی مگر آخری حملے میں امید اور شمائلہ ان کی دوست ان کے ساتھ تھی۔ناجانے کیسے وہ خود بچ گئیں اور شمائلہ اس حادثے میں چل بسی۔امید کے سر پر چوٹ آئی تھی۔دو دن بے ہوش رہنے کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اسے اپنے بارے میں کچھ یاد نہیں تھا۔نیلم بیگم نے ہی اسے اس کا نام اور اس کا خود سے تعلق بتایا تھا تب سے وہ ان کے ساتھ تھی۔نیلم بیگم نے ان دو حملوں کے بارے میں شانزل سے چھپایا تھا۔وہ خود نہیں جانتی اس سب کے پیچھے کون ہے۔شانزل کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"امید بیٹا! چلیں؟"شانزل سے بات کر کر وہ امید سے پوچھنے لگیں۔

"جی امی! چلیں۔"

وہ کہہ کر ان کے ساتھ چلنے لگی تبھی گھر میں داخل ہوتا ارباز جان بوجھ کر اس ٹکرایا۔وہ فورا سنبھلی تھی اور ارباز پر ایک غصلی نگاہ ڈال گھر سے نکل گئی۔

"وہ میری دوست کی بیٹی ضرور ہے مگر یہاں میری بیٹی کی حیثیت سے موجود ہے۔اس کے ساتھ ایسی کسی بد تمیزی کی تمہیں اجازت نہیں دوں گی سمجھے تم۔"

اسے مسلسل امید کو گھورتے دیکھ نیلم بیگم نے اسے غصے سے وارن کیا۔

"بڑی امی میں غلطی سے ٹکرایا تھا۔"

اس نے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے جو کہنا تھا کہہ چکی اب تمہاری کوئی شکایت میرے سامنے آئی یا میں نے تمہیں امید کے ارد گرد دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔"

وہ کہہ کر امید کے پیچھے باہر نکل گئی۔ارباز غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔پھر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اپنا فون نکال کر کسی کو فون کرنے لگا۔

****

"یس ڈیڈ!"

وہ جو ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا فون رنگ ہونے پر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"حاشر بیٹا! تمہاری مام کب سے تمہیں فون کر رہی ہے تم پک اپ کیوں نہیں کر رہے؟"

ان کی بات پر اس نے اپنے پرسنل موبائل کو چیک کیا جو سائلنٹ پر لگا ہوا۔ سحر بیگم کی پندرہ مس کال دیکھ کر وہ شرمندہ ہوا۔

"سوری ڈیڈ! وہ فون سائلنٹ پر تھا میں نے دھیان نہیں دیا۔ مام کہاں ہیں؟"

اس نے وجہ بتا کر سحر بیگم کا پوچھا۔

"یہیں ہے لو بات کرو۔"

انہوں نے فون سحر بیگم کی جانب بڑھایا۔

"حاشر بیٹا! کب تک ماں باپ سے دور رہنا ہے؟ ہمیں کیوں سزا دے رہے ہو؟"

انکا بھیگا لہجہ حاشر کو مزید شرمندہ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"آج واپس آرہا ہوں۔" وہ جانتا تھا وہ یہی جملہ سننا چاہتی ہیں اس لیے اس نے ان کی خوشی کی خاطر واپس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ابیہا کے جانے کے بعد وہ گھر والوں سے بھی غافل ہو گیا تھا۔ اسے ابیہا پر غصہ تھا جس نے اس سے کیا وعدہ توڑا تھا ۔ایک مہینے بعد وہ گھر جا رہا تھا جہاں اس کی ابیہا کی یادیں تھیں مگر کون جانے آگے کیا ہونے والا تھا۔

****

"کام سمجھ گئے ہو نہ؟"

"جی سر جی! کل وہ لڑکی آپ کے سامنے ہو گی۔"

اس شخص نے مؤدب انداز میں کہا۔

"اس لڑکی کے ساتھ جو کوئی بھی کوشش کرنا ان کا کام بھی تمام ہو جائے مگر اس لڑکی کو زندہ میرے پاس لانا ہے۔ یہ رہا ایڈوانس باقی کام ہونے کے بعد۔"

ارباز کہہ کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ بس آج کا دن اور خوش ہو لو امید بی بی! کل تم

میرے پاس ہو گی اور پھر تم سے ہر حساب پورا کروں گا۔"

دل ہی دل میں وہ امید سے مخاطب تھا۔اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا تاکہ وہ ہر الزام سے بچ جائے۔

****

"ہیلپ! پلیز ہیلپ!"

آج کی میٹنگز کے بعد وہ بہت تھک گئی۔رومیو آج علیزے کو لے کر شاپنگ کروانے کے جانے والا تھا تو وہ اس کی غیر موجودگی کو بہت محسوس کر رہی تھی۔ بچپن سے وہ اس کا ساتھی تھا۔اب تک اس کی ترقی میں رومیو اس کے شانہ بشانہ کھڑا تھا۔رومیو کا تو بچپن سے ہی یہ خواب تھا کہ وہ اس کی دلہن بنے۔اس کے آگے پیچھے پھرتے رہنے کی وجہ سے ہی سب گھر والوں نے اس کا نام رومیو رکھ دیا تھا اور اسکی سنجیدہ طبیعت کو دیکھتے ہوئے گھر والوں اور خاص کر آفس سٹاف میں وہ مس کھڑوس کہلائی جاتی تھی۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ صرف رومیو لا سکتا

تھا۔وہ بھی اسکی عادی ہو چکی تھی۔اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اس نے گھر سے تھوڑا دور کار روکی اور پیدل چلنے لگی۔ تبھی اسے کسی کی آواز سنائی دی۔اس نے آواز کی سمت دیکھا۔وہ دوسری گلی سے آرہی تھی۔وہ جلدی سے اس طرف گئی۔آواز آنا بند ہو گئی تھی۔اس نے گلی کے کونے پر رک کر دیکھا۔ایک نقاب پوش شخص ایک ڈری سہمی لڑکی کی گردن پر چاکو رکھے اس کا پرس چھین رہا تھا۔وہ لڑکی چاکو کے ڈر سے خاموش سے ہو گئی تھی مگر آنکھ سے آنسو جاری تھے۔اس نے جلدی سے جا کر اس نقاب پوش کو کک لگائی۔وہ بنا سنبھلے سیدھا زمین پر گرا۔پھر غصے سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھا۔اس کے آگے بڑھتے ہی اس نے اس کی ناک پر مکا مارا۔اپنی ناک سے خون بہتا دیکھ اس شخص کو مزید غصہ آیا۔

"یو بچ!"اس نے گالی دیتے ہوئے اس پر چاکو سے وار کیا جو بوقت اس کے پیچھے ہو جانے کی وجہ سے چوک گیا۔اس نے اس کے چاکو والے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے مار کر چاکو گرا دیا۔پھر آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑ کر اس کے پیٹ میں لات

ماری۔وہ درد سے دہرا ہوتا نیچے بیٹھتا چلا گیا۔

"اس لڑکی کے گردن سے لپٹا سٹالر اس نے کھینچ کر اتارا اور اس نقاب پوش کے ہاتھ پیچھے کمر تک لے جا کر باندھ دیئے۔نقاب وہ اس کا اتار چکی تھی۔وہ کوئی سڑک چھاپ رابر تھا۔اسے باندھ کر اس نے اپنی پاکٹ سے فون نکالا۔

"ہیلو پولیس! ہیر از آ اسٹریٹ رابر۔یو شڈ اریسٹ ہیم ارجنٹلی۔آئی ول سینڈ یو دی لوکیشن۔کم سون۔"

لوکیشن سینڈ کرنے بعد وہ اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آر یو اوکے؟"

"میں ٹھیک ہوں شکریہ آپ کا۔"اس لڑکی نے اردو میں کہا۔

"آپ ایشئین ہیں؟"اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی! میں پاکستانی ہوں۔"اس لڑکی نے جواب دیا۔تبھی پولیس وہاں آ گئی اور رومیو بھی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیسے ؟علیزے کو لے کر نہیں گئے ؟"اس نے رومیو سے پوچھا۔

"ہم تو کب سے فارغ ہو کر گھر بھی پہنچ گئے تھے مگر مس کھڑوس تو اپنے آفس سے نکل گھر آنے کے بجائے مڑ گشتی پر نکلی ہوئی تھی۔لوکیشن ٹریس کر کر آنا پڑا مجھے۔"

اس کے منہ بنا کر بولنے پر جہاں وہ سنجیدگی کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی وہیں وہ لڑکی کھلکھلا کر ہنسی۔رومیو نے فوراً اس کی جانب دیکھا۔پھر کان کھجھاتے ہوئے اپنی مس کھڑوس کی جانب جو ابھی بھی سنجیدہ تھی۔

"تھینک یو میم!"

www.novelsclubb.com

پولیس آفسر اسے تھینک یو بول کر چلا گیا۔

"یہ کون تھا؟"

رومیو نے پریشانی سے پوچھا۔

"اپنا کوٹ دو۔"اس کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ اپنا کوٹ اتار کر اسے دے چکا

تھا۔اس نے رومیو کا کوٹ خود پہنا اور اپنا اتار کر اس لڑکی کو دے دیا۔

"آؤ تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر دیں۔"

وہ لڑکی خاموشی سے اس کے ساتھ ہو لی۔آگے چلتا رومیو اس سے سب پوچھ رہا تھا

اور وہ اپنے سنجیدہ لہجے میں اسے سب بتا رہی تھی۔اچانک رومیو پیچھے مڑا۔

"آپ کا نام مس!"

"امید۔"

****

تم آس ہو، تم پاس ہو

اس چھوٹی سی زندگی میں

ایک تم ہی تو خاص ہو

دانیہ ایک ڈائری کھول کر بیٹھی تھی۔اس کے بچپن کی یادیں قید تھیں اس

میں۔ایک تصویر پر ہاتھ پھیرتے وہ مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کاش کہ میں کبھی تم سے مل پاؤں۔"

وہ تصویر کو دیکھتی اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنی پھوپھو کی آواز سنائی دی۔

"کہاں مر گئی ہے سنائی نہیں دے رہا کیا؟"

ان کی غصے بھری آواز سن کر وہ جلدی سے ڈائری بند کر کر اٹھی۔ڈائری کو الماری میں رکھ کر وہ کمرے سے باہر آئی۔

"جی پھوپھو!"

"جی پھوپھو کی بچی! نیچے آ اور سنبھال اس مصیبت کو۔"

انہوں نے زمین پر بے ہوش پڑی روزینہ کی جانب اشارہ کیا۔وہ جلدی سے سیڑھیاں اترتی ان کے پاس آئی اور انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی۔

ان کے ٹھنڈے پڑتے جسم کو دیکھ کر وہ رونے لگی۔

"سبحان! سبحان!" وہ اپنی پھوپھو کے بیٹے کو بلانے لگی جو اپنے کمرے سے باہر آ کر ایک بے زار نظر اس پر ڈال کر گھر سے نکل گیا۔

"پھوپھو! امی کو ہاسپیٹل لے کر جانا ہے۔ سبحان کو بلائیں نہ وہ میری مدد کرے۔"

اس نے روتے ہوئے کہا۔

"میرے بچے کو پریشان نہ کر پانی ڈال اس کے چہرے پر اٹھ جائے گی۔ کام نہ کرنے کے بہانے ہیں بس۔"

وہ تنفر سے کہتی کمرے میں چلی گئی۔ دانیہ نے افسوس سے انہیں جاتا دیکھا پھر گھر سے باہر آ گئی۔ ساتھ والی تہمینہ خالہ اور ان کے بیٹے کی مدد سے روزینہ کو ہاسپیٹل لے کر آئی۔ جہاں انہیں ایڈمٹ کر لیا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

ابیہا کو گئے ایک ماہ ہو گیا تھا۔ وہ پچھلے ایک مہینے سے پاکستان میں تھا۔

سحر بیگم سے بات کرنے کے بعد اس نے واپس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا جب اس کے موبائل پر کال آنا شروع ہوئی۔ اس نے نمبر دیکھ کر کال پک اپ کی۔

"اگر بات کام کی نہ ہوئی تو مجھے اپنی شکل کبھی مت دیکھانا۔"

اس نے غصے سے کہا پھر دوسری جانب کچھ کہے جانے پر وہ سیدھا کھڑا ہوا۔

"ہاسپیٹل کا نام!"

اس نے پوچھا۔

"میں آرہا ہوں۔"

فون پاکٹ میں رکھ کر وہ کار کی کیز اٹھا کر روم سے نکل گیا۔

"حاشر حمدانی! اس بار آپ کو جانے نہیں دے گا زینی خالہ!"

وہ دل ہی دل میں کہتا تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

****

"امی! ہم حویلی نہیں جا رہے کیا؟"

امید نے نیلم بیگم سے پوچھا۔

"نہیں بیٹا! ہم شہر جا رہے ہیں۔"

"لیکن امی میرا سامان؟"

امید نے پوچھا۔

"بیٹا! تمہارا سامان پہلے ہی گھر پہنچ چکا ہے اور فکر نہ کرو جو رہ گیا ہو گا وہ خرید لیں گے۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تبھی ان کی کار کے آگے ایک کار رکی۔ بروقت بریک لگا کر ڈرائیور نے کار کو بیلنس کیا۔اس سے پہلے کہ وہ کار سے باہر نکلتا سامنے کار میں سے تین آدمی اس نکل کر ان کی جانب آئے۔ان کے ہاتھوں میں گن دیکھ نیلم بیگم بھی کافی حد تک خوفزدہ ہو گئیں۔

"نکل باہر!"

ان کی کار کو بیچ راستے میں روک لیا گیا تھا۔ نجانے کون لوگ تھے وہ شکل سے تو وہ گنڈے موالی لگ رہے تھے۔انہوں نے ڈرائیور کو کار سے باہر نکالا۔ پھر کار میں بیٹھی امید کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔ نیلم بیگم نے اپنے فون سے پولیس کو کال کرنا

www.novelsclubb.com

چاہی تو اس شخص نے ان پر گن تان لی۔

"دیکھو میڈم! جو کہہ رہے ہیں وہ کرو ورنہ جو ہو گا اس کا ذمہ ہم پر نہیں ہو گا۔"

اس آدمی نے کہہ کر اپنے ساتھی کو اشارہ کیا۔ جس نے امید کو پکڑ کر باہر نکالا۔

"کیا چاہیئے تم لوگوں کو؟" نیلم بیگم نے کار سے نکل کر پوچھا۔

"ہمیں جو چاہیئے تھا وہ مل گیا۔"

وہ زبردستی امید کو ساتھ لیجاتے ہوئے بولا۔

"اس کا کیا کروں۔ صاحب نے کہا تھا۔ جو ساتھ ہے انہیں ختم کر دینا۔"

اس کے ایک اور ساتھی نے پوچھا۔

"کر دو ختم پھر۔"

بے نیازی سے کہتے وہ آگے بڑھنے لگا تو بڑھ نہ پایا۔ اس نے پیچھے مڑ کر امید کو دیکھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی۔ وہ اسے گھسیٹنے لگا تو امید نے ایک جھٹکے سے اس سے ہاتھ چھڑایا۔ اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتا امید نے ماہر کراٹے باز کی طرح اس کی

بازو اور گردن پر وار کیا۔ وہ زمین پر گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اسکے باقی دو ساتھی امید کی جانب بڑھے۔ امید نے بھاگ کر ایک کو کک لگائی اور دوسرے کو گردن سے دبوچ لیا۔ کچھ دیر میں وہ تینوں کو بے ہوش کر چکی تھی۔

نیلم بیگم حیران سی اس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی دوسری جانب وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی حیران ہو رہی تھی۔ تبھی اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔

****

"السلام علیکم! میں حاشر حمدانی ہوں۔ دانیہ کو بلا دیں۔" وہ اس وقت ایک چھوٹے سے مکان میں کھڑا تھا۔ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی زینی خالہ اس گھر میں رہتی تھی۔

"آپ دانیہ کے کیا لگتے ہیں؟" سامنے کھڑی عورت اسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں اس کا کزن ہوں اس کی سگی خالہ کا بیٹا۔اب اسے بلا دیں گی یا کچھ اور بھی تفیش کرنی رہتی ہے۔"

حاشر نے طنزیہ کہا تو اس سے نظر چرا کر گھر کے اوپر والے پورشن میں دانیہ کو بلانے چلی گئی۔

حاشر اس گھر کو دیکھتا ہوا ماضی میں چلا گیا۔

"تمہیں کیا ملے گا پاکستان جا کر؟"اس نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے زینی پھوپھو کو ڈھونڈنا ہے۔مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ بہت پریشان ہیں انہیں ہماری ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں جا رہا ہوں اگلے مہینے پاکستان ڈھونڈ لوں گا زینی خالہ کو تمہیں کیا ضرورت ہے جانے کی۔"وہ ابھی بھی اس کے جانے کے خلاف تھا۔

"تم کیونکہ اتنا خلاف ہو رہے ہو میرے وہاں جانے پر؟"

"کیونکہ وہاں کے حالات اچھے نہیں ہیں۔"

"حالات تو یہاں کے بھی اچھے نہیں ہیں۔"اس نے دوبدو جواب دیا۔

"ابیھا! اپنے شوہر کی کبھی تو مان لیا کرو۔"وہ زچ ہوا۔

"میں بھی جاؤں گی تمہارے ساتھ اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

اس نے کہہ کر رخ موڑ لیا۔

"کیوں ہیں آپ یہاں؟"

دانیہ کی آواز اسے ماضی سے باہر لائی۔

"تمہیں لینے آیا ہوں۔اب سے تم اس گھر میں نہیں رہو گی۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

آج اتنے سالوں بعد آپ لوگوں ہم یاد آ گئے پہلے کہاں تھے آپ لوگ جب میرا باپ مرا۔جب مجھے اور میری ماں کو محتاجگی کی زندگی گزارنی پڑ رہی تھی۔آپ لوگوں نے آج بھی بہت دیر کر دی میری ماں بھی چلی گئی ہے۔اب کس حق سے آپ کے گھر جاؤں؟"

دانیہ نے روتے روتے اس سے سوال کیا۔حاشر سنجیدگی کے ساتھ اس کو بولتے سن رہا تھا۔اس کے خاموش ہونے پر ایک قدم آگے بڑھ کر اس کے سامنے آیا۔

"ہو گیا تمہارا؟اب اپنا سامان لاؤ اور چلو میرے ساتھ کیونکہ تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا ابھی وقت نہیں ہے میرے پاس۔"

اس کے دوٹوک لہجے پر دانیہ کو مزید غصہ آیا۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی؟"

اس نے غصے سے کہا۔

"میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں اس لیے جو کہا ہے وہ کرو ورنہ میرے پاس اور بھی بہت طریقے ہیں تمہیں یہاں سے لے جانے کے مگر میں انہیں استعمال نہیں کرنا چاہتا۔"

اس کی ہٹ دھرمی دیکھ کر دانیہ اسے گھورتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی کچھ دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے بیگ کے ساتھ باہر آئی۔

******

"امی! یہ لیں آپ کی چائے۔"

امید نے چائے کا کپ ان کی جانب بڑھایا۔انہوں نے کپ لے کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔امید ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"پرسوں جو ہوا اچھا نہیں ہوا۔وہ لوگ تمہیں لینے آئے تھے۔آج شانزل آرہا ہے میں سوچ رہی ہوں اسے سب بتادوں تاکہ وہ تمہاری حفاظت کا بندوبست کر سکے۔"

نیلم بیگم نے کہا۔ان کی اتنی محبت پر وہ مسکرادی۔

"میں ٹھیک ہوں امی!"

امید نے محبت سے ان کا ہاتھ تھاما۔

"میں جانتی ہوں تم ٹھیک ہو ڈاکٹر نے بھی کہا ہے تمہیں جلد سب یاد آجائے گا۔ ویسے مجھے نہیں پتہ تھا میری بیٹی اتنا اچھا لڑ لیتی ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"پتہ نہیں سب کیسے ہو گیا پھر مجھے ایسا لگا کہ شاید یہ پہلی بار نہیں تھا کہ میں نے کسی کو ایسے مارا ہو۔"

امید پریشانی سے گویا ہوئی۔ نیلم بیگم اس کی پریشانی سمجھ رہی تھی۔ ذہن کے پردے سے سب کچھ اچانک غائب ہو جانا بہت تکلیف دیتا ہے۔

"امی! آپکی چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے میں دوبارہ بنا کر لاتی ہوں۔"

انہیں پریشان دیکھ نے امید نے بات بدلی اور چائے کا کپ اٹھا کر روم سے باہر آنے لگی تبھی روم میں داخل ہوتے شانزل سے ٹکرا گئی۔ چائے نے اس کے کپڑے خراب کر دیئے تھے۔ اس نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہو دا ہیل آر یو؟"

اس کے غصے سے پوچھنے پر امید ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"سوری! میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا غلطی سے ہو گیا۔"

امید نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"شانزل بیٹا! بس کر دو اسے گھورنا انجانے میں ہوا یہ۔"

نیلم بیگم نے کیا تو وہ امید کے پاس سے گزرتا اندر چلا گیا۔اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے وہ نیلم بیگم کے گلے لگ گیا۔

"میں نے بہت مس کیا آپ کو مام!"

محبت سے کہتا وہ آنکھ موند کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ نیلم بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

امید خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔کچھ دیر بعد جب وہ چائے لے کر روم میں آئی تو شانزل نیلم بیگم کی گود میں سر رکھے ہی سو گیا تھا۔

"بہت تھکا ہوا تھا میرا بچہ!"

نیلم بیگم نے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔امید مسکرا دی۔

****

"میم! آج بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ ہے اس کے بعد مسٹر جوزف کے ساتھ میٹنگ ہے پھر رومیو سر کے ساتھ ڈنر ہے۔"

اس کی پی اے جو روانی سے پورے دن کا شیڈول بتا رہی اس کے گھورنے پر نظریں جھکا گئی۔

"سوری میم! وہ غلطی سے منہ نکل گیا۔"

وہ جانتی تھی مس کھڑوس کو غصہ رومیو نام سن کر آیا ہے اس لیے فورا معذرت کی۔

"تم جا سکتی ہو اب۔"

www.novelsclubb.com

اسے جانے کا کہہ کر وہ ایک فائل کھول کر پڑھنے لگی۔ تبھی کیبن کا ڈور اوپن ہوا۔ اس نے فائل سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں مگر وہ پہچان گئی تھی رومیو ہی ہو گا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہاری وہ دوست کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔۔۔"

وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔

"امید! اور وہ میری دوست نہیں ہے صرف تھوڑی سی بات چیت کی تھی اس سے۔"

اس نے فائل بند کرتے ہوئے اس سے کہا۔ رومیو نے اپنی ہنسی دبائی۔

"دوست نہیں ہے اس لیے دو دن سے باقاعدگی کے ساتھ اس سے مل رہی ہو۔"

رومیو نے ہلکے پھلکے لہجے میں طنز کیا۔

"شرمندہ کرنا چاہ رہے ہو تو کوشش بے کار ہے۔"

اس نے دوسری فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔ رومیو نے اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔

"مجھ سے تو اپنی فیلنگ چھپانے کی کوشش بھی مت کرنا۔ تمہاری آنکھوں سے دل کا حال جان لیتا ہوں میں۔"

رومیو نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم امید کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے۔"

اس نے بات بدلتے ہوئے کہا۔رومیو نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔اس کی مس کھڑوس جانے کب نارمل ہو گی۔

"اس کا میسج آیا ہوا ہے وہ تمہارے ساتھ نیشنل ہسٹری میوزیم جانا چاہتی ہے۔"

رومیو نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں کیسے معلوم؟"

اس نے آگے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ میں نے اسے اپنا نمبر دیا ہوا ہے تمہارا تو کوئی بھروسہ نہیں کام میں الجھ کر اس کا فون ہی نہ اٹھاؤ۔"

www.novelsclubb.com

رومیو کی وضاحت پر اس نے اسے گھورا۔

"سارے ایکسپریشن تمہارے بیویوں والے ہیں مگر بیوی بننے کو تیار نہیں ہو۔"

رومیو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے میسج کر دیا ہے اسے کل چلیں گے نیشنل ہسٹری میوزیم تم علیزے کو بھی

بتا دینا اسے بھی ساتھ چلنا ہے۔"

وہ کہتی ہوئی اپنی چیئر سے کھڑی ہوئی۔

"چلو! میٹنگ اٹینڈ نہیں کرنی۔"

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے ساتھ لیجاتے ہوئے بولی۔رومیو اس کی جانب دیکھتا اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

****

"دانیہ بیٹا!"

سحر بیگم نے روم میں داخل ہو کر اسے پکارا جو اندھیرا کیئے بیڈ کے ایک کونے میں گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔اپنے نام کی پکار پر اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔سحر بیگم نے لائٹ آن کی۔

وہ بالکل اس کی امی جیسی تھی۔وہ بھاگ کر ان کے پاس آئی اور ان سے لپٹ گئی۔

"امی! آپ کہاں چلی گئی تھیں۔اپنی بیٹی کو چھوڑ کر مت جایئے گا۔"

"دانیہ بیٹا! میں تمہاری خالہ ہوں۔"

انہوں نے اپنے آنسو روکتے ہوئے کہا۔وہ یک دم ان سے الگ ہوئی۔

"میری کوئی خالہ نہیں ہے۔ جنہوں نے میری ماں کو اکیلا چھوڑ دیا ان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

وہ غصے سے بولی۔

"بیٹا! ہم نے بہت ڈھونڈا تھا زینی کو مگر وہ پاکستان میں ہے یہ نہیں جانتے تھے ۔ہمیں تو لگا کہ وہ یو ایس اے میں ہی کہیں ہے۔ایک سال پہلے ابیہا اور حاشر نے ہی معلوم کیا تھا کہ وہ اور جبران پاکستان چلے گئے تھے۔یقین جانو بیٹا! ہم بہت مجبور تھے ہمارے پاس تو جبران کا بھی کوئی پتہ بھی نہیں تھا کیسے ڈھونڈتے ہم تم لوگوں کو۔حاشر کے ہی کسی دوست نے زینی کے ہاسپیٹل میں ہونے کا بتایا۔وہ تو بہت عرصے سے تم لوگوں کو ڈھونڈ رہا تھا۔اس نے تو اپنی محبت تک کھو دی بیٹا!"

وہ روتے روتے اسے سب بتانے لگیں۔

"مام! میں پاکستان میں ہوں یہ بات ابیھا کو کیسے معلوم ہوئی؟"اس نے سحر بیگم سے پوچھا۔

"بیٹا! اس نے تمہارے ڈیڈ کی باتیں سن لی تھیں۔"

سحر بیگم نے اسے بتایا۔

"مام! اب کہاں ہے وہ؟ میں فون کر رہا ہوں مگر وہ ریسیو نہیں کر رہی۔"

"بیٹ! وہ کل اپنے گھر گئی تھی اس کے بعد سے اس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔"

سحر بیگم نے پریشانی سے کہا۔

"مام! اس نے بس ایک میسج کیا ہے کہ مجھے اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے تھا۔مام! وہ فون نہیں اٹھا رہی اب۔ڈیڈ سے کہیں اسے دیکھیں جا کر۔"

اس نے کہہ کر فون کٹ کر دیا۔وہ مسلسل ابیھا کو کال کر رہا تھا جواب کی بات اٹھالی گئی تھی۔

"ابیھا! کہاں ہو تم؟"

اس نے بے چینی کے ساتھ پوچھا۔

"جہاں مجھے ہونا چاہیئے۔"

ابیہا نے کہا تو اسے غصے آ گیا۔

"ابیھا! میں نے پوچھا کہاں ہو تم؟"

حاشر نے غصے سے پوچھا۔

"پاکستان!" اس نے ایک لفظی جواب دیا۔

"ابیھا!۔۔۔۔۔۔" حاشر نے غصے سے اس کا نام لیا۔

"میں نے کہا تھا تمہیں مجھے ساتھ لے کر جانا مگر تم نے میری بات نہیں مانی تو مجھے خود آنا پڑا۔"

ابیھا کی بات مکمل ہوتے ہی اسے ایک روزدار دھماکے کی آواز سنائی دی اور فون کٹ گیا۔

حاشر ابیھا کو پکارتا رہ گیا۔

"عدنان! گاڑی نکلواؤ جلدی۔" ابیھا کی لوکیشن معلوم کرتے ہی باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ ابیھا کے فون تک پہنچ گیا تھا۔ وہ ایک ڈھابے والے کے پاس تھا۔

"یہ فون آپ کے پاس کیسے آیا؟"

حاشر نے اس سے پوچھا۔

"وہ جی آدھے گھنٹے پہلے ایک بس یہاں رکی تھی اس کا ٹائر پھٹ گیا تھا۔ اس بس میں جو مسافر تھے ان میں سے ہی کسی کا ہے یہ فون۔ میں نے ابھی دیکھا تھا یہ فون۔"

"بس کہاں جا رہی تھی اور کتنی دیر ہوئی ہے بس کو یہاں سے نکلے ہوئے؟"

حاشر نے پوچھا۔

"وہ جی دس منٹ ہوئے ہیں بس کو یہاں سے گئے۔"

عدنان کو گاڑی اسٹارٹ کرنے کا کہہ کر وہ ابیھا کا فون اس آدمی سے لے کر کار میں بیٹھ گیا۔ تیزی سے ڈرائیو کرتے ہوئے عدنان بار بار حاشر کی جانب دیکھ رہا تھا جس

کی نظریں اس بس ڈھونڈ رہی تھی۔ پھر ایک جگہ انہیں وہ بس نظر آ گئی۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اس کی نظروں کے سامنے بس میں بلاسٹ ہوا۔ عدنان نے فوراً اس کا سر پکڑ کر نیچے جھکایا۔ وہ اس بس سے کافی فاصلے پر تھے مگر دھماکے کی شدت زیادہ تھی۔

عدنان کا ہاتھ خود سے ہٹاتا وہ کار سے نکلا۔ اس کے لڑکھڑاتے قدم اس کی زندگی چھن جانے کی گواہی دے رہے تھے۔ وہ زمین پر بیٹھ کر پوری قوت سے چلایا تھا۔

"ابیھا!!!!!!"

اس کی آنکھ سے آنسو جاری تھے۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اپنے ایک رشتے کے کھونے کا دکھ منائے پھر ابیھا کے لیے دکھی ہو جو اس کی ماں کی تلاش میں خود کی زندگی ہی گنوا بیٹھی تھی۔ وہ خاموشی سے سحر بیگم کے گلے لگ گئی۔

****

"آمنہ بی! ایک کپ کافی بنا دیں پلیز!"

شام کے چار بج رہے تھے وہ ابھی سو کر اٹھا تھا۔ نیلم بیگم بھی اسے سوتا دیکھ ڈسٹرب نہ کرتے ہوئے روم سے باہر آ گئی تھی۔ان کا ارادہ اس کی پسند کا کھانا بنانے کا تھا۔ مگر اسے آرام سے نیند پوری کرتے دیکھ وہ دوپہر میں بھی اسے اٹھا نہ سکیں۔وہ ابھی گھر سے باہر گئی تھی ان کا روز کا معمول تھا گھر کے نزدیکی پارک میں چہل قدمی کرنا۔آمنہ بی بھی ان کے ساتھ چلی گئی تھی۔امید نے نیند سے بوجھل شانزل کی آواز سنی تو روم سے نکل کر کچن میں چلی گئی۔کچھ دیر بعد وہ کافی بنا کر شانزل کے روم میں آئی۔شانزل واش روم میں تھا۔وہ جلدی سے کافی رکھ کر روم سے نکل آئی۔شانزل واش روم سے باہر آیا تو روم کے دروازے سے ایک ڈوپٹہ غائب ہوتے دیکھ کر حیران ہوا پھر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھے کافی کے مگ پر نظر پڑی تو سمجھ گیا کہ آمنہ بی ہوں گی۔ٹاول سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے بنیان پہنا اور کافی کا مگ اٹھا کر کھڑکی کے پاس آ گیا۔کافی کا پہلا سپ لیتے ہی وہ جان گیا کہ کافی آمنہ بی نہیں بنائی۔ مگر اسے کافی پسند آئی تھی۔وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا کافی پینے لگا تبھی اس

کی نظر نیچے گارڈن میں ٹہلتی امید پر پڑی۔وائٹ فراک پر ریڈ ڈوپٹہ لیے وہ ایک گلاب کے پھول پر اپنی انگلیاں پھیر رہی تھی۔

کچھ پل تو شانزل اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔اس کے ذہن میں ایک شبی بنی تھی جسے وہ ہر بار کی طرح اس بار جھٹک گیا۔

"یہ کون ہے اور یہاں کیوں رہ رہی ہے؟"

شانزل نے سوال کیا مگر اپنے فون کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

نیلم بیگم کے آنے پر امید بھی ان کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

"کچھ تو کرنا پڑے گا۔اتنی آسانی سے تو اس امید کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا میں۔اسے کسی بھی طرح اپنا بنانا ہی ہے مجھے۔اب یہ ارباز حسن کی ضد بن گئی ہے۔

(ارباز کرسی سے اٹھ کر ٹہلنے لگا)

شکل سے تو اتنی معصوم لگتی ہے اور تین ہٹے کٹے آدمیوں کو اس نے دھول چٹادی۔

داد دینی پڑی گی اس لڑکی کی ہمت کی۔"

ارباز سیگرٹ پیتا ہوا مسلسل اپنی ناکامی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔اس کا ذہن نئی پلاننگ کر رہا تھا۔اپنے نئے پلان کو سوچ کر اس کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آئی تھی۔اب بس اس پر عمل کرنا تھا۔

"پہلے تم سے نبٹ لوں ذرا امید بی بی! پھر بڑی امی کا بھی مکمل بندوبست کر دیں گے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

****

www.novelsclubb.com

"شانزل بیٹا! مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

فون پر بات کرتا شانزل فون کٹ کرتا ان کی متوجہ ہوا۔

"بیٹا! میں نے تمہیں اپنی دوست کے بارے میں بتایا تھا شائلہ! امید اس کی بیٹی ہے۔"

"وہ جو لڑکی یہاں رہ رہی ہے وہ؟"

شانزل نے پوچھا۔

"ہاں! میں ہی اسے اپنے ساتھ لائی ہوں حویلی میں اسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔"

"لیکن اسے حویلی میں رہنا ہی کیوں تھا؟ میرا مطلب ہے شائلہ آنٹی کے پاس کیوں نہیں رہتی وہ؟"

شانزل نے نارمل لہجے میں پوچھا۔

"کیوں کہ شائلہ اب اس دنیا میں نہیں رہی۔"

وہ شائلہ اور امید سے ملاقات سے رہ کر اب تک کی ساری روداد اسے بتانے لگیں۔

"مام! اتنا کچھ ہو گیا اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں۔"

ساری بات سننے کے بعد وہ حیرت زدہ بھی تھا اور پریشان بھی۔

"بیٹا! تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے کچھ نہیں بتایا لیکن وہ لوگ جب امید کو ساتھ لے جانے کی بات کر رہے تھے تو میں بہت ڈر گئی تھی۔ میں نہیں

چاہتی ایسا دوبارہ ہو۔تم اس کی حفاظت کے کچھ کرو۔"

نیلم بیگم کا افسردہ لہجا اور امید کے لیے پریشانی دیکھ کر وہ انہیں تسلی دینے لگا۔ایک گھنٹے بعد ان کے گھر کے باہر گارڈز موجود تھے۔جو اس نے نیلم بیگم اور امید کی حفاظت کے لیے بلوائے تھے۔اپنے دوست کے ذریعے وہ پولیس کو بھی اس معاملے میں انوالو کر چکا تھا۔

ایک دن کے ریسٹ کے بعد اس کی شوٹ اسٹارٹ ہو چکی تھی۔وہ نیولوکیشن دیکھنے جانے والا تھا۔جیسے ہی وہ روم سے جانے کے نکلا اسے امید گارڈن میں جاتی ہوئی دیکھائی دی۔وہ آہستہ سے چلتا اس کے پیچھے آیا۔

"مس امید!"

اس کے پکارنے پر وہ مڑی۔

"مجھے آنٹی کی موت کا دکھ ہے۔ان کا اور آپ کا ساتھ شاید اتنا ہی تھا۔مام نے مجھے بتایا کہ آپ کو ماضی کا کچھ یاد نہیں۔جب تک آپ کو کچھ یاد نہیں آتا تب تک آپ کو

احتیاط کرنی ہے ہو سکتا ہے آپ کے ماضی میں ہی کچھ ایسا ہوا ہو جس کی وجہ سے وہ لوگ آپ کے پیچھے پڑے ہیں۔(شانزل نے انسپکٹر علی کی بات دہراتے ہوئے کہا جو اس نے کیس ڈسکشن کے دوران اس سے کی تھی)جب تک آپ یہاں ہیں آپ کی حفاظت کا بندوبست میں کر دوں گا۔"

شانزل کہہ کر واپس مڑ گیا۔امید کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے پھر سے کوئی یاد آ گیا تھا۔امید خاموشی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔شانزل کی بات سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ یہاں مستقل رہنے کے لیے نہیں آئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

"مام! ڈیڈ کب تک آئیں گے؟"

وہ لوگ خاموشی سے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔آج اتنے دنوں بعد دانیہ روم سے باہر نکلی تھی۔کچھ بھی نارمل نہیں تھا مگر سب ہی ایسے ظاہر کر رہے تھے جیسے سب نارمل ہو گیا ہو۔حاشر نے پاکستان میں ایک کمپنی کے سیونٹی پرسنٹ شیئرز خرید

لیے تھے۔ کیلیفورنیا میں ان کا بزنس دانش حمدانی اس کے ڈیڈ اور اشعر زوریز ابیھا کا بھائی سنبھال رہے تھے۔ وہ خود کو مصروف سے مصروف تر کر رہا تھا۔ دانش صاحب پاکستان آنے والے تھے وہ روزینہ کے جنازے میں شریک ہو کر واپس چلے گئے تھے۔ حاشر نے ڈائینگ ٹیبل پر خاموشی نوٹ کی تو نیلم بیگم سے پوچھنے لگا۔

"میری بات نہیں ہوئی ان سے بیٹا! آج کل بہت بزی رہتے ہیں وہ۔"

سحر بیگم نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"دانیہ! تمہارا یونی کا بہت حرج ہو گیا ہے کل سے یونی جانا اسٹارٹ کر دو۔ ڈرائیور تمہیں چھوڑ بھی آئے گا اور پک بھی کر لے گا۔"

حاشر نے سنجیدگی سے کہا۔ دانیہ نے حیرانی سے اسے دیکھا جو جب سے ملا تھا بس اسے آرڈر ہی دے رہا تھا۔

"میں اپنا اچھا برا جانتی ہوں تو میری فکر کرنا چھوڑ دیں رہی یونی کی بات تو میں خود جا سکتی ہوں مجھے آپ کی سروس نہیں چاہیئے۔"

وہ غصہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر حاشر کا لہجہ اسے غصہ کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔ حاشر نے اس کی جانب دیکھا۔ اس کی مماثلت تھوڑی تھوڑی ابیہا سے تھی۔ وہ کچھ پل تک اسے دیکھتا رہا پھر فوراً نظروں کا زاویہ بدل لیا۔ دانیہ نے اس کی حرکت بخوبی نوٹ کی تھی۔

"مام! مجھے کچھ کام ہے میں جا رہا ہوں رات کو دیر سے آؤں گا۔"

حاشر کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔ دانیہ کو اس کا بی ہیویر تھوڑا عجیب لگا۔

"دانیہ بیٹا! تم کھانا کھاؤ۔ جب سے ابیہا گئی ہے یہ ایسا ہی ہو گیا ہے۔"

ان کے لہجے کا دکھ دانیہ نے بھی محسوس کیا تھا۔

"خالہ! مجھے ابیہا کی فوٹو دیکھائیں گی؟"

دانیہ نے پوچھا۔

"حاشر کا روم بھرا پڑا ہے ابیہا کی تصویروں سے۔ تم کھانا کھالو پھر دیکھاتی ہوں۔"

سحر بیگم نے کہا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

****

"امید!"

شانزل گھر میں داخل ہوا تو اسے امید لاؤنج میں کھڑی دیکھائی دی۔اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی۔امید کی بنائی کافی اسے پسند آئی تھی اس لیے اس نے اسے ہی مخاطب کر لیا۔

"جی!"

امید نے پوچھا۔

"ایک کپ کافی بنا سکتی ہو پلیز!"

شانزل نے ریکویسٹ کی تو اسنے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تھینک یو!"

وہ کہہ کر روم میں چلا گیا۔نیلم بیگم اپنے روم کے دروازے میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔آج ان دونوں کو دیکھ کر ان کے دل میں ایک خواہش جاگی تھی۔وہ شانزل

www.novelsclubb.com

سے بات کرنے کے لیے اس روم کی جانب چل دیں۔وہ دروازہ ناک کر کر اندر داخل ہوئی تو شانزل بیڈ پر نیم دراز تھا۔وہ مسکرا دیں۔

"شانزل بیٹا! مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

نیلم بیگم کی آواز پر وہ اٹھ کر بیٹھا۔اسے لگا تھا امید ہو گی کافی رکھ کر چلی جائے گی۔نیلم بیگم اس کے پاس بیٹھ گئیں۔

"کیا بات کرنی ہے مام! آپ مجھے بلا لیتی میں آ جاتا آپ کے پاس۔"

شانزل نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا! مجھے تم سے امید۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فون کی آواز پر انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔حسن صاحب کی کال تھی۔

"السلام علیکم دیور جی! خیریت آپ نے فون کیا؟"

انہوں نے فون پک اپ کرتے ہی کہا۔

"آپ اور بھابھی دونوں آنا چاہ رہے ہیں۔"

"کس سلسلے میں؟"

دوسری جانب کہی جانے والی بات پر وہ کچھ پل کے لیے خاموش ہو گئی پھر دل میں فیصلہ کرتے گویا ہوئی۔

"دیور جی! ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں امید اور شانزل کی منگنی کر چکی تھی شائلہ کی زندگی میں ہی۔"

نیلم بیگم کی بات پر حیران ہوتا شانزل یک دم اٹھ کر بیٹھا۔ اس نے بولنے کے لیے منہ کھولا تو نیلم بیگم نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"جی بالکل! منگنی کا بڑا فنکشن تو حویلی میں ہی ہو گا۔"

کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد انہوں نے فون بند کر دیا اور شانزل کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"آپ کس منگنی کی بات کر رہی ہیں دو دن پہلے تو ملا ہوں اس سے میں۔"

شانزل نے چڑتے ہوئے کہا۔

"شانزل! وہ اچھی لڑکی ہے۔ میں اسے کیسے ارباز جیسے مزاج کے لڑکے کے حوالے کر سکتی ہوں۔ پھر میری بھی یہی خواہش ہے۔"

نیلم بیگم نے اسے سمجھایا۔

"مام! میں اس سے شادی نہیں کر سکتا انفیکٹ میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتا ابھی تو بالکل بھی نہیں۔ آپ ارباز کو منع کر دیں کہ آپ اس کے ساتھ امید کی شادی نہیں کرنا چاہتیں۔"

شانزل نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنا آسان نہیں ہوتا انکار کرنا کوئی جواز ضروری ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے امید کو بہو بنانا باقی تمہاری مرضی۔"

وہ کہہ کر روم سے نکل گئیں۔ ان کے جانے کے بعد امید روم میں داخل ہوئی۔

"یہ آپ کی کافی۔"

امید کی آواز پر وہ اس کی جانب مڑا۔

"نکلو میرے روم سے دوبارہ میرے سامنے مت آنا سمجھی تم۔"

امید کو روم سے نکالنے کے بعد وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا۔

****

"اف!۔۔۔۔۔۔۔۔شانزل کول ڈاؤن! غصہ نہیں۔"

امید کو روم سے نکالنے کے بعد شانزل خود کو ریلکس کرنے لگا۔پھر برا سا منہ بناتے ہوئے دروازے کھولا۔

"امید!"

روم سے کچھ فاصلے پر کھڑی امید کو پکارا۔امید مڑ کر اسے دیکھنے لگی جو روم سے نکل اس کے پاس آرہا تھا۔

"سوری!اور تھینک یو کافی کے لیے۔"

اس کے ہاتھ سے کافی لے کر وہ اپنی بات کہہ کر جا چکا تھا۔امید حیران ہوتی اس کا بی ہیویر دیکھ رہی تھی پھر سر جھٹک کر نیلم بیگم کے روم کی جانب چلی گئی۔

"امی!"

نیلم بیگم کے روم کے دروازے میں کھڑے ہو کر اس نے انہیں پکارا تو نیلم بیگم نے اسے اشارے سے اندر بلایا۔

"امی! آپ پریشان ہیں؟"

ان کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"میں تمہارے لیے بہت پریشان ہوں بیٹا! میری کوئی بیٹی نہیں تھی تو مجھے پتہ نہیں تھا بیٹی کی ذمہ داری اتنی بڑی ہوتی ہے۔ میں تمہیں غلط ہاتھوں میں نہیں دے سکتی۔ اس لیے میں نے شانزل سے بات کی ہے تمہاری اور اس کی شادی کی مگر وہ نہیں مان رہا۔ اسے شادی ہی نہیں کرنی۔ یہ بھی کوئی وجہ ہوئی انکار کی۔"

نیلم بیگم نے پریشانی سے گویا ہوئی۔ امید آہستگی سے اٹھ کر اپنے روم میں آگئی۔ نیلم بیگم نے کھانے کی ٹیبل پر اسے بلایا۔ شانزل کو وہاں نہ دیکھ کر اور نیلم بیگم کے افسردہ چہرے کو دیکھ کر وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہو گئی۔ ان دونوں کی ناراضگی کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وجہ وہی ہی تو تھی۔وہ خاموشی سے کھانا کھا کر روم میں آگئی۔وہ بستر میں لیٹی مسلسل نیلم بیگم کی بات کو سوچ رہی تھی۔سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

رات کے گیارہ بجے وہ چلا کر اٹھی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا جو اس نے دیکھا ہے اس کا تعلق اس کی پچھلی زندگی سے ہے یا یہ صرف ایک خواب تھا۔اسے اس بات تو یقین ہو چکا تھا کہ اس کا ماضی ویسا نہیں تھا جیسا اسے بتایا جا رہا تھا۔وہ کچھ دیر ایسے ہی بیٹھی رہی پھر اٹھ کر روم سے نکل گئی۔اس کا رخ شانزل کے روم کی جانب تھا۔وہ دروازہ ناک کر کر روم میں داخل ہوئی۔شانزل اسے دیکھ کر حیران ہوا۔

"اس وقت میرے روم میں آنے کی وجہ؟"

شانزل نے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی صبح امی جگی ہوتی ہیں اس لیے مجھے اس وقت آنا پڑا۔"

اس کے چہرے پر ناگواری دیکھتے اس نے جواب دیا۔

"جلدی بولو!"

احسان جتانے والے انداز میں کہا گیا۔

"آپ امی سے ناراض مت ہوں۔"

"تو کیا ان کی بات مان کر تم سے شادی کر لوں؟"

اس کی بات کاٹتا وہ غصے سے بولا۔

"نہیں! آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے مت کریں کیونکہ میں بھی آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔"

اس کی بات پر اس نے حیران ہوتے اسے دیکھا۔

"آپ بس آنٹی کے سامنے مجھ سے ٹھیک سے بات کر لیا کریں۔ رہی شادی کی بات تو وہ میں آنٹی کو خود سمجھا دوں گی۔ آپ کی ناراضگی سے وہ پریشان ہوتی ہیں۔"

"رکو!"

وہ جانے لگی تو شانزل نے اسے روکا۔

"جی!"

"مجھ سے شادی کیوں نہیں کر سکتی؟"

اس نے عجیب لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ میرا دل کہہ رہا ہے مجھے آپ شادی نہیں کرنی چاہیئے۔"

وہ کہہ کر روم سے نکل گئی۔

"یا تو یہ پاگل ہے یا مجھے پاگل کر دے گی۔امی کے سامنے ٹھیک سے بات کر لیا کریں مطلب کیا ہے اس کا اس بات سے میں اس سے کیسے بات کرتا ہوں۔

اف! شانزل بیٹا! کیا مسٹری ہے اس لڑکی کی پتہ لگانا پڑے گا جلد ہی۔"

خود سے بات کرتا وہ اپنا فون سائیڈ پر رکھ کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔

****

"کہاں ہے وہ؟"

وہ ہاسپیٹل میں داخل ہو کر سیدھا علیزے کے پاس آئی تھی۔علیزے نے ایک روم

کی جانب اشارہ کیا تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ سامنے بیڈ پر وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔ سر پر پٹی بندھی تھی۔ اسے صحیح سلامت دیکھ کر اسے سکون ملا تھا۔

"وہیں کھڑی رہو گی مس کھڑوس! آ گئی ہو تو میرا حال چال ہی پوچھ لو۔"

آنکھیں بند کیے ہی وہ بولا تھا۔ اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"کب تک پہنچ رہے ہیں آپ؟"

اسے کسی سے بات کرتا سن کر رومیو نے آنکھیں کھولیں۔ وہ فون بند کرتی اس کے پاس آئی۔

"کون آ رہا ہے؟ کس سے بات کر رہی تھی؟"

"تمہاری خواہش پوری کرنے جا رہی ہوں۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں۔"

اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"پانچ منٹ کے لیے خاموش ہو سکتے ہو تم؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں! جب تم میرے سامنے ہو تو خاموشی بھی دور بھاگ جاتی ہے مجھ سے۔"

"اور عقل بھی۔"

اس نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ تبھی دور کھلا اور کچھ لوگ اندر آئے۔

"ڈیڈ! آپ لوگ؟"

اس نے پوچھا۔

"جی! تو مولوی صاحب تشریف رکھیے۔ یہ ہیں دونوں بچے جن کا نکاح کروانا ہے۔

"

اپنے ڈیڈ کے منہ سے نکاح کا سن کر اس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"مجھے تو آنے دیں میرے بنا نکاح کیسے ہو گا۔"

امید ہانپتی ہوئی روم میں داخل ہوئی۔ سب مسکرا دیئے سوائے ایک کے۔ امید نے ایک ڈوپٹہ اس کے سر پر ڈال دیا۔ نکاح کا مرحلہ طے ہوا تو سب انہیں مبارک باد دینے لگے۔ رومیو کے چہرے کی خوشی اسے ایک نیا سکون پہنچا رہی تھی۔ سب کے

روم سے جانے کے بعد وہ اس کے پاس آئی اور جھک کر اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"تمہاری زندگی میری امانت ہے مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔"

رومیو نے اس کے چہرے پر تکلیف کے اثار دیکھے۔اس کا ایک معمولی کا ایکسیڈنٹ اس کی مس کھڑوس کو ڈرا گیا تھا۔اس نے آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور دل کے مقام پر رکھ دیا۔

تیرے دل سے میری روح تک

تیری بات سے میری ذات تک

اک سفر تھا بے خیالی کا

اک موسم تھا خوشحالی کا

تجھے پا کر جو ہم تیرے ہوئے

پھر ڈر کے دل پر بسیرے ہوئے

تیری خوشی سے میری مسکان تک

www.novelsclubb.com

تیری محبت سے میرے عشق تک

اک زمانہ تھا انجانہ سا

اک میل تھا پرانہ سا

محبت جو جذبہ تھا بیگانہ سا

کر ہی گیا ہے ہمیں دیوانہ سا

اب تو بس میں ہوں تیرا ساتھ ہے

میرا عشق تو بس تیری ذات ہے

آہستگی سے کہتا وہ اس کے آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ یکدم پیچھے ہوئی۔

"وہ کون سا دن ہو گا جب میری مس کھڑوس شرمائے گی۔"

اس نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کی ڈکشنری میں شرمانا ورڈ ہی نہیں ہے۔"

امید نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اور مسکرانا بھی۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو امید ہنس دی۔

"تمہیں مسکراتے دیکھ کر ہی تو لگتا ہے میں خوش ہوں۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی جو امید سے بات کرتا ہوا ہنس رہا تھا۔

****

"دانیہ! کہاں تھی تم اتنے دن؟"

زوہا نے اس یونیورسٹی میں داخل ہوتے دیکھا تو فوراً اس کے پاس آ کر پوچھا۔

"امی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے آہستگی سے کہا تو زوہا نے اسے گلے لگا لیا۔اس کے پاس کہنے کو الفاظ ہی نہیں تھے۔وہ کیسے اس کا دکھ کم کرتی۔اس لیے خاموشی سے اسے ساتھ لگائے رونے دیا۔

"زوہا! میری ایک ہیلپ کرو گی؟"

دانیہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم کہو کیا کرنا ہے؟"

زوہا نے کہا۔

"کچھ ہفتوں پہلے تمہارے کزن نے مجھے ڈرامہ ڈبنگ کی آفر کی تھی۔ کیا وہ مجھے یہ کام دے سکتا ہے؟"

دانیہ نے اس سے کہا۔

"دانیہ یار! فکر نہ کرو میں کہوں گی اس سے۔اب چلو کلاس میں جلدی۔"

وہ اسے لے کر آگے چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری پھوپھو تنگ کرتی ہو گی اب تو اور زیادہ؟"

اس نے چلتے چلتے پوچھا۔

"میں ان کے پاس نہیں رہتی۔"

دانیہ نے کہا تو زوہا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔دانیہ نے اسے حاشر اور سحر

بیگم کے بارے میں بتایا تو مزید حیران ہوئی۔

"یار! جب تمہاری خالہ اتنی امیر ہیں تو تمہیں کیا ضرورت ہے جاب کی۔"

"میں ان کی ذمہ داری نہیں ہوں۔مجھے اپنے لیے کچھ کرنا ہے کیونکہ وہ لوگ جلد ہی واپس چلے جائیں گے میں پاکستان سے کہیں نہیں جاسکتی میری ماں ہے یہاں۔اور یہاں رہنے کے لیے مجھے خود کو مضبوط بنانا۔"

"تمہارا وہ ڈریم بوائے! اس کا کچھ معلوم ہوا کہاں ہے وہ؟"

زوہا نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"شاید وہ بھی مجھے بھول گیا ہے بھلا دس سال پرانی دوستی کو کون یاد رکھتا ہے اور دس سال کافی ہوتے ہیں شاید کسی کو پوری طرح بھلانے کے لیے۔"

دانیہ نے افسردگی سے کہا اور کلاس میں داخل ہو گئی۔زوہا بھی اس کے پیچھے چل دی۔

****

بے نام سی خاموشی ہے

اور ربط بھی پرانا ہے

یادوں کا اک دریا ہے

اور کوئی نہ کنارا ہے

وہ بھول کر ہم کو بیٹھا ہے

اور ہمیں بس یادوں کا سہارا ہے

اک امید لگائے بیٹھے ہیں

ہاں ہم خود کو چھپائے بیٹھے ہیں

تجھے پانا گر امتحان تھا

تجھے کھو کر بے حال بیٹھے ہیں

ساتھ جینے کا جو وعدہ تھا

ہم اسے نبھائے بیٹھے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"سر! کل ان کی سرجری ہے۔ان کے زخم تقریبا بھر چکے ہیں مگر یہ ابھی بھی کوما میں ہیں۔"

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا۔

"ٹھیک ہے آپ سے کل ملاقات ہوتی ہے۔"

حاشر کہہ کر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ ملیں گے نہیں ان سے؟"

ڈاکٹر نے پوچھا۔

"میں اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں اور جب یہ انتظار ختم ہو گا تبھی میں اس سے ملوں گا۔"

کئی بار پوچھے جانے والے سوال کا بلآخر ڈاکٹر کو جواب مل ہی گیا ہے تھا۔

****

I used to believe

We were burning on the

Edge of something beautiful

Something beautiful

Selling a dream

Smoke and mirrors keep us

Waiting on a miracle

On a miracle

Say go through the

Darkest of days

Heaven's heartbreak away

Never let you go

Never let me down

www.novelsclubb.com

Oh,Its been a hell of ride

Driving the edge of knife

Never let you go

Never let me down

Don't you give up

Nah Nah Nah

I won't give up

Nah Nah Nah

Let me love you

Let me love you

"کیوں سنتے ہو یہ فضول گانے؟"

"کیوں تمہیں پسند نہیں ہے اس لیے۔"

www.novelsclubb.com

گانے کے بول سن کر اس کے دماغ میں مختلف آوازیں گونجنا شروع ہو گئی تھی۔کار میں آن میوزک امید کو ڈسٹرب کر رہا ہے اس بات سے انجان شانزل سنجیدگی سے سامنے دیکھتا کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے شانزل کچھ زیادہ ہی پر تکلف ہو گیا تھا۔اگر امید اسے ٹوکتی تو اس کا جواب ہوتا تھا۔

"تم نے ہی کہا تھا تم سے اچھے سے بات کروں۔"

اسے شانزل جیسے شخص سے اتنی زیادہ فرمابرداری کی توقع نہیں تھی۔آج وہ اسے لے کر شاپنگ مال جا رہا تھا۔اس کا ارادہ پہلے اپنی میٹنگ اٹینڈ کرنے کا تھا پھر امید کو شاپنگ کروانے کا۔اس نے مطلوبہ ایڈریس پر کار روک کر میوزک آف کیا۔

"تم چاہو تو اندر آسکتی ہو؟"

شانزل نے اسے آفر کی۔

"نہیں! میں یہیں ٹھیک ہوں۔"

امید نے کہا تو وہ کندھے اچکاتا بلڈنگ کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جانے

کے بعد وہ پھر سے اپنی سوچوں میں مصروف ہو گئی۔

"کون ہے وہ اور کیوں اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی میں۔آخر کیا رشتہ ہے میرا اس سے؟"

وہ مسلسل اپنے خواب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

****

"دانیہ جبران نام ہے اسکا۔میں صرف یہ چاہتا ہوں اس شوبز انڈسٹری کی گندگی اس سے دور رہے۔"

حاشر نے جمال انصاری کی جانب ایک چیک بڑھایا۔

"میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں سر! ہم پوری کوشش کریں گے انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔لیکن یہ نہیں لے سکتا میں۔"

اس نے چیک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی میرے گھر کی عزت ہے اور بہت زیادہ خوددار ہے تو میں مجبوری میں اس کو

یہاں کام کرنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ یہ اس کی حفاظت کی قیمت ہے۔"

وہ چیک اس کی ٹیبل پر رکھ کر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے معلوم نہیں ہونا چاہیئے کہ میں یہاں آیا تھا۔"

حاشر نے کہنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتا وہ اس کے روم سے باہر آگیا۔ شانزل اس کے پاس سے گزرتا روم میں داخل ہو گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ ایریا تک آیا۔ امید جو اپنی سوچوں میں گم سم بیٹھی تھی اس کے پاس سے گزرنے پر چونکی تھی۔ وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا امید اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ وہ اس کے پیچھے جا رہی تھی۔ اس کے کار میں بیٹھنے پر امید نے اس کے چہرے کی ایک جھلک دیکھی۔ اس کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔ جیسے ہی وہ کار پارکنگ سے نکلی وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر گئی۔

"صرف تمہارے کہنے پر میں ان ڈراموں پر پیسہ لگا رہا ہوں۔"

شانزل نے جمال کو کہا۔ تبھی ڈور ناک ہوا۔

"کم ان۔"

جمال کے اجازت دینے پر پیون اندر آیا۔

"وہ صاحب جی! گارڈ آیا تھا کہہ رہا تھا ان صاحب کے ساتھ جو میڈم تھی وہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔"

پیون کی بات سن کر شانزل جمال کو بعد میں ملنے کا کہہ کر روم سے نکل گیا۔

****

"تم نے تو وعدہ کیا تھا نہ میں کہیں بھی چلی جاؤں تم مجھے ڈھونڈ لو گے۔ دیکھو نہ مجھے ضرورت ہے تمہاری۔ اب اور انتظار نہیں ہو رہا مجھ سے۔"

www.novelsclubb.com

دانیہ اپنے ہاتھ میں پکڑی اپنے اسکول کے فنکشن کی فوٹو کو دیکھتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ اس کا اسکول میں آخری دن تھا وہ جا رہا تھا۔

"تم میری بیسٹ فرینڈ ہو دیکھنا ایک دن ہم پھر ساتھ ہوں گے۔"

"اگر میں کہیں کھو گئی تو؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا چاہے تم کہیں بھی چلی جاؤ۔"

اس کے انداز پر وہ ہنس دی۔ فون کی بیل پر ہوش میں آئی۔

"کیسی ہو زوہا؟"

اس نے فون پک اپ کرتے ہی پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے۔"

"کیسی گڈ نیوز؟"

دانیہ نے پوچھا۔

"جمال بھائی نے کل تمہیں بلایا ہے اور انہیں تمہاری یونی ٹائمنگ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کو آپریٹ کرنے کے لیے بھی ریڈی ہیں۔"

"تھینک یو زوہا!"

دانیہ نے احسان مند ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کی ضرورت نہیں ہے میں نے بس ان سے پوچھا تھا اور وہ فوراً ریڈی ہو

گئے کہہ رہے تھے تم بہت ٹیلنٹڈ ہو اور انہیں ایسی ہی آواز چاہیئے تھی اپنے ڈرامے کی مین ہیروئن کے لیے۔"

زوہا نے کہا تو مسکرا دی۔

"پھر بھی۔۔۔۔۔"

"کوئی پھر ور نہیں ٹریٹ دو مجھے اچھی سی۔"

زوہا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کل یونی میں ملتے ہیں پھر لے لینا ٹریٹ بھی۔"

دانیہ نے ہنستے ہوئے کہا دروازے پر ناک ہوئی تو اس نے بعد میں بات کرنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔ سحر بیگم روم میں داخل ہوئی۔

"ارے خالہ! آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آجائیں۔"

دانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر وہ اندر تک پر سکون ہو گئی تھیں۔ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئیں۔

"بیٹا! میں تمہیں کچھ بتانے آئی تھی۔اگلے ہفتے میں واپس جا رہی ہوں۔حاشر ابھی یہیں رکے گا۔اس کی کچھ ذاتی مصروفیات ہیں۔میں بس یہ چاہتی ہوں تم خود کو اکیلا نہ سمجھو۔تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو۔"

انہوں نے ازلی نرم لہجے میں کہا۔ان کے جانے کی بات پر وہ اداس تو ہوئی تھی مگر ایک نہ ایک دن تو انہیں جانا ہی تھا۔ان کا گھر وہیں تھا۔

"خالہ! میں یہیں رہنا چاہتی ہوں۔جب تک میری پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی۔"

وہ صاف منع کر کر ان کا دل نہیں دکھان چاہتی تھی۔

"جیسی تمہاری مرضی بیٹا!"

وہ دل میں کچھ سوچتی بولیں اور اٹھ کر وہاں سے آ گئی۔

****

شانزل اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔امید کے دماغ پر پریشر ڈالنے کی وجہ سے ہی اسکی طبیعت بگڑی تھی۔ڈاکٹر نے اسے زیادہ سٹریس لینے سے منع کیا

www.novelsclubb.com

تھا۔شانزل نے ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر اس کی جانب دیکھا جو کھڑکی سے باہر دیکھتی سوچوں میں گم تھی۔

"اتنا زیادہ سوچو گی تو مزید بیمار ہو جاؤ گی۔خود کو تھوڑا وقت دو۔ تمہیں سب یاد آجائے گا۔"

شانزل نے کہا۔امید نے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ دھندلے چہرے مجھے مزید پریشان کرتے ہیں۔ایسا لگتا ہے کچھ بہت خاص ہے جو مجھ سے دور جا رہا ہے۔"

امید نے بے بسی سے کہا۔شانزل نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

"سامنے کوئی ہے؟"

امید نے سنسان سڑک پر کسی کو گرا دیکھ کر شانزل کو متوجہ کیا۔شانزل نے کار روکی۔

"باہر مت جائیں شانزل! رات کا وقت ہے ہو سکتا ہے یہ کوئی ٹریپ ہو۔"

امید نے کہا تو شانزل نے باہر نکلنے کا ارادہ کینسل کرتے کار کو اسٹارٹ کیا۔اس سے پہلے وہ کار چلاتا کچھ لوگ درختوں کے پاس سے نکل کر آئے اور ان کی کار کو گھیر لیا۔

"کوئی ہوشیاری مت کرنا ہمیں صرف یہ لڑکی چاہیئے۔"

ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔شانزل نے غصے سے مٹھی بند کی۔امید کے سر پر گن تنی دیکھ کر وہ خاموشی سے باہر آیا۔دوسری طرف سے امید بھی اتر گئی تھی۔

"مجھے اپنے ساتھ کیوں لے جانا چاہتے ہو؟"

اس نے ڈائریکٹ سوال کیا۔

"ہاہاہا! بچے ایسے سوال کرتے اچھے نہیں لگتے۔چپ چاپ چلو ہمارے ساتھ۔"

مزاحیکہ خیز انداز میں کہتا وہ جیسے ہی اس کا ہاتھ پکڑنے لگا امید نے ایک پنچ اس کے چہرے پر مارا۔اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔

"تیری اتنی ہمت تو مجھے مارا۔"

وہ شخص غصے سے کہتا اس کی جانب بڑھا۔شانزل نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

اپنے ساتھ کھڑے شخص کی گن چھین لی اور وہی گن اس پر تان لی۔

"کس کے کہنے پر کر رہے تھے یہ سب؟"

ادھر شانزل اس شخص سے پر گن تانے اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا دوسری جانب امید نے باقی تینوں آدمیوں کا برا حال کر دیا تھا۔ شانزل نے اس شخص کے سر پر گن مار کر اسے بے ہوش کر دیا اور امید کی جانب مڑا۔ وہ اس آدمی کے منہ پر پنچ مار رہی تھی۔

"بولو! کیا جانتے ہو میرے بارے میں؟ کون بھیج رہا ہے تمہیں؟ بولو! بولتے کیوں نہیں ہو؟"

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل چلا کر اس سے پوچھ رہی تھی۔ شانزل تیزی سے اس کے پاس آیا۔

"امید! بس کرو۔"

شانزل نے اسے روکنا چاہا تو اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"امید!"

شانزل نے ایک بات پھر اسے پکارا۔

"نہیں ہوں میں امید۔"

وہ یک دم چلائی تھی اور زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

****

"یہ کیا تم ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی؟"

"کیا مطلب؟ میں بالکل ریڈی ہوں۔"

حاشر نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"آج نکاح ہے ہمارا تمہاری کوئی بزنس میٹنگ نہیں ہے جو تم سوٹ پہن لیا ہے۔"

حاشر نے اس بزنس وومن کو ٹوکا۔

"مجھ سے نہیں پہنے جاتے یہ ہیوی ڈریس۔"

اس نے بیڈ پر پڑی میکسی کی جانب اشارہ کیا۔

"کم سے کم آج کے دن تو یہ نخرے بند کر دو۔"

اس کے ہاتھ میں میکسی پکڑاتا وہ اسے ڈریسنگ روم کی جانب دھکیل چکا تھا۔وہ منہ بناتی اندر چلی گئی۔وہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا۔اس نے فوراً اس کی جانب دیکھا۔وہ میکسی کو بامشکل سنبھالتی باہر آئی۔

"پہلی اور آخری بار میں ایسا لباس پہن رہی ہوں۔"

اس کی بات وہ مسکرا دیا۔

"حاشر!"اپنے نام کی پکار پر وہ ہوش میں آیا۔وہ کہیں بھی نہیں تھی۔

"حاشر بیٹا!کب تک اسکی یادوں کے سہارے جیو گے۔اپنی زندگی میں آگے بڑھو۔وہ اب واپس نہیں آئے آگئی۔مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا بیٹا۔"

آخر میں ان کا لہجہ بھیگ گیا۔

"ماما!زندگی اس کے ساتھ گزارنے کا وعدہ کیا تھا اس نے وعدہ توڑ دیا مگر میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔"

وہ کہہ کر روم سے نکل گیا۔وہ جیسے جان گیا تھا کہ وہ اس سے کیا بات کرنے آئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں۔وہ سامنے دیوار پر لگی تصویر کو دیکھ پھیکا سا مسکرا دیں۔کمرے سے نکلنے کے بعد اس نے اپنے فون سے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"کچھ پرا گرس ہوئی؟"

اس نے سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا۔دوسری جانب کوئی حوصلہ افزا جواب نہ ملنے پر اس نے فون کاٹ دیا۔

****

"حاشر!"

حاشر جیسے ہی گھر میں داخل ہوا دانیہ نے اسے پکارا۔اس نے دانیہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"وہ مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔"

دانیہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کو آپس میں مسلتے ہوئے کہا۔

"بولو!"

حاشر نے سنجیدگی سے کہا۔وہ جانتا تھا کہ دانیہ اسے کیا بتانے والی ہے مگر جان کر بھی انجان بن رہا تھا۔

"مجھے ہائر کر لیا ہے جمال انصاری نے۔اس کو میری سب شرائط بھی منظور ہیں۔وہ۔۔۔۔۔۔"

"صرف تمہارے ضد کرنے پر میں نے تمہیں اس کام کی اجازت دی ہے۔میں بس یہ چاہتا ہوں اب تمہیں کم از کم ہم لوگوں سے شکایت نہ ہو۔"

اس کی بات کاٹ کر وہ اپنی بات کہہ کر جا چکا تھا۔دانیہ شرمندہ ہو گئی تھی۔وہ اس کے ساتھ ہمیشہ بدتمیزی کر جاتی تھی۔وہ مسلسل حاشر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"خالہ نے کہا تھا یہ پہلے ایسے نہیں تھے ابیہا کے جانے کے بعد ایسے ہو گئے ہیں۔ کبھی ہنستے بھی نہیں ہیں۔ محبت چھن جانا شاید سچ میں بہت تکلیف دیتا ہے۔"

وہ حاشر کے لیے دکھی ہوتی کچن میں چلی گئی۔اس کا ارادہ حاشر کے لیے چائے بنانے

کا تھا۔

"کیا کر رہی ہو بیٹا؟"

سحر بیگم نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"خالہ! میں حاشر کے چائے بنا رہی تھی۔"

دانیہ نے پتیلی میں پتی ڈالتے ہوئے کہا۔

"وہ چائے نہیں پیتا بیٹا!"

سحر بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! اب کیا کروں؟"

اس نے پتیلی کی جانب معصومیت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا! تم ایسا کرو اس کے لیے کافی بنا لو اور یہ جو چائے ہے یہ ہم پی لیں گے۔"

ان کے مشورے پر وہ مسکرائی تھی۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ اس کے روم کے باہر

www.novelsclubb.com

تھی۔اندر سے اس کے بات کرنے کی آواز آ رہی تھی شاید وہ فون پر بزی تھا۔دانیہ نے دروازہ ناک کیا اور اندر داخل ہو گئی۔

"ٹھیک ہے! ڈیٹلیز مجھے بھیج دینا۔۔۔۔۔۔میٹنگ کتنے بجے ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثوبان صدیقی سے کہنا حاشر حمدانی کے ساتھ ڈیل کرنی ہے تو خود میٹنگ میں آئے ورنہ ڈیل کو بھول جائے۔"

لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے پاک تھا۔وہ فون بند کر کر مڑا تو روم میں کوئی نہ تھا۔سینٹر ٹیبل پر کافی کا مگ اور ایک چٹ رکھی تھی۔حاشر نے چٹ اٹھائی۔

"میرا خیال رکھنے کا شکریہ! اور اپنی ہر غلطی کے سوری۔"

اس نے چٹ واپس رکھ دی۔کافی پینا وہ چھوڑ چکا تھا اس لیے خاموشی سے صوفے پر لیٹ گیا۔نگاہوں کا مرکز ابیہا کی تصویر تھی۔

****

"امید! کہاں ہو تم؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شانزل نے اسے پورے گھر میں ڈھونڈ لیا تھا۔اب وہ ٹیریس پر آیا۔ مگر یہاں بھی اسے نہ پا کر وہ جیسے ہی مڑا پیچھے کھڑی امید کو یک دم ڈر گیا۔

"کیا کر رہی ہو ہارٹ فیل ہو جاتا میرا ابھی۔"

اپنے دل پر ہاتھ رکھتا وہ اپنی دھڑکن کو نارمل کرتے ہوئے بولا۔

"کیوں ڈھونڈھ رہے تھے مجھے تم؟"

امید نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"تمہیں یہ بتانے کے لیے کہ کل سنڈے ہے اور میں پورا دن فری ہوں اس لیے انگیجمنٹ کی شاپنگ ہمیں کل ہی کرنی ہے تم تیار رہنا۔"

"میں نے کہا تھا نہ مجھے شادی نہیں کرنی تو کیوں کر رہے ہو یہ سب؟"

اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے کل بھی بتایا تھا کہ شادی نہیں انگیجمنٹ ہو رہی ہے اور یہ سب کرنے کی وجہ۔۔۔۔۔میں کیوں بتاؤں تمہیں؟تم نے مجھے بتایا کہ تم نے اس دن کسے دیکھا

تھا؟"

شانزل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے بتاؤں تمہیں وہ کون تھا مجھے نہیں یاد بس ایک لمحے کے لیے اس کا چہرہ نظروں کے سامنے آیا تھا۔"

امید کے لہجے میں بے بسی شانزل نے بھی محسوس کی تھی۔

"اس دن تمہیں کڈنیپ کرنے کے لیے جو لوگ آئے تھے انہیں ارباز نے بھیجا تھا۔ تم سے منگنی کرنے کا مقصد صرف اسے بتانا ہے کہ وہ تم سے دور رہے۔"

شانزل نے اسے مزید پریشان کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وجہ بتادی۔

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ لوگ ارباز کے کہنے پر ایسا کر رہے تھے؟"

امید نے اس سے پوچھا۔

"جب تم مائیک ٹائیسن کی طرح ان لوگوں کو ادھر ادھر پٹک رہی تھیں نہ تب ان کا ایک ساتھی خوش قسمتی سے میرے سامنے کھڑا تھا۔ اس سے پوچھ گچھ کی تو سب بتا

دیا اس نے۔"

شانزل نے فاتحانہ انداز میں بتایا۔

"اتنی آسانی سے بتا دیا اس نے؟"

امید کو ابھی بھی ڈاؤٹ تھا۔

"اس کے باقی ساتھیوں کی حالت دیکھ کر تو وہ گن سے کم اور تم سے زیادہ ڈر گیا تھا۔ فر فر سب بتا دیا۔"

شانزل نے ہنستے ہوئے کہا۔ امید مسکرا بھی نہ سکی۔ اس کی پریشانی تو وہیں کی تھی۔

"نیچے چلو تم یہاں کونسی مارشل آرٹ کی پریکٹس کر رہی ہو۔"

اسے پھر سے اپنی سوچوں میں واپس جاتے دیکھ کر شانزل اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ نیچے لے آیا۔

****

"حاشر حمدانی کے ساتھ میٹنگ ارینج کرو۔ یہ کام کل ہی ہونا چاہیئے۔"

ثوبان نے اپنے پی اے کو کہا۔اس کا پی اے یس سر کہتا ہوا کیبن سے نکل گیا۔

"حاشر حمدانی ثوبان صدیقی کو تمہارا ہارا ہوا چہرہ دیکھنا ہے۔بہت غرور تھا تمہاری بیوی کو تمہارے نام کا۔وہ تو اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے۔اب تمہیں تڑپتا دیکھ کر ہی مجھے سکون ملے گا۔"

غصے سے ایک ایک لفظ بولتا وہ آخر میں مسکرایا تھا۔

"ابیہا حاشر حمدانی اگر تم میری بات مان لیتی تو آج شاید زندہ ہوتیں۔"

ثوبان ابیہا کو مخاطب کرتا بولا تھا۔وہ ابیہا سے اپنی آخری ملاقات یاد کرنے لگا۔

"ثوبان صدیقی؟"

www.novelsclubb.com

ریسیپشن پر آکر اس نے صرف نام پوچھا تھا۔

"سر میٹنگ میں ہیں ابھی۔آپ کی اپائنٹمنٹ کتنے بجے کی تھی میم؟"

ریسپشنسٹ نے پروفیشنل انداز میں سوال کیا۔

"میٹنگ روم کہاں ہے؟"

اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا گیا تھا۔اس کا لہجہ ریسیپشنسٹ کو ڈرا گیا تھا۔اس نے ایک روم کی جانب اشارہ کر دیا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔ریسیپشنسٹ فورا اسکے پیچھے آئی۔

"میم!آپ وہاں نہیں جا سکتی۔سر نے منع کیا۔پلیز میم!"

ریسیپشنسٹ کی التجا پر وہ رکی۔

"دوبارہ مجھے روکنے کی ہمت مت کرنا۔آج تمہارے باس کو اپنے کیے کا حساب دینا ہے۔"

غصے سے کہتی وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گئی۔میٹنگ میں خلل ثوبان کو پسند نہیں تھا ابھی بھی دروازہ کھلنے پر اس کے چہرے پر ناگواری آئی تھی۔اس نے جیسے ہی سامنے دیکھا تو حیران رہ گیا۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسکے سامنے آئی۔منہ پر پڑنے والا تھپڑ ثوبان کو ہوش میں لایا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔"

غصے سے بولتے ہوئے اس نے جیسے ہی اسے مارنا چاہا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے کے ساتھ اس کمر سے لگا دیا۔ سب لوگوں کے سامنے اپنی بے عزتی پر اس کا خون خول رہا تھا مگر اس کی پکڑ سے خود کو آزاد نہیں کروا پا رہا تھا۔

"بہت اچھی پلینگ تھی تمہاری مگر وہ کیا ہے نہ ابیہا حاشر حمدانی کو چھو بھی پانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔"

اس کے کان کے قریب چہرہ کر کر وہ بولی نہیں غرائی تھی۔

"تم نے جو آج حاشر کے ساتھ کیا اس کے بعد مجھے تمہارا شکریہ تو کرنا ہی چاہیئے نہ آج تمہاری وجہ سے میں ابیہا حاشر حمدانی بن چکی ہوں لیکن حاشر کو چوٹ پہنچانے کی سزا بھی تمہیں ملے گی۔"

ابیہا نے کہہ کر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا۔ پھر میٹینگ روم میں موجود باقی لوگوں کی جانب متوجہ ہوئی۔

"یہ شخص اگلے چوبیس گھنٹوں میں کیلیفورنا کی پولیس کسٹڈی میں ہو گا اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خلاف کیس میں نے کیا ہے۔اس کے دیوالیہ ہونے سے پہلے آپ لوگوں کا جو حصہ اس کمپنی میں ہے اسے الگ کر لیں مزید آپ لوگ خود سمجھدار ہیں۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی وہ جا چکی تھی۔

دو دن میں وہ واقعی ہی اپنی کمپنی کھو چکا تھا۔اس کے اپنے ساتھی اسے چھوڑ گئے تھے۔ابیہا نے انہیں ایک جھوٹے کیس کا کہہ کر اسے کیلیفورنیا میں دیوالیہ کر دیا تھا۔بدلے کی آگ میں جلتے ہوئے وہ ابیہا کو پاکستان میں آتے ہی مروا چکا تھا۔اب بس حاشر کو اجڑا دیکھنا چاہتا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

شاپنگ کرنا اسے پہلے بھی پسند نہیں تھا اور اب بھی وہ بس بے دلی سے سب چیزیں دیکھ رہی تھی۔

"دانیہ بیٹا! یہ دیکھو!"

سحر بیگم نے ایک ڈریس اسے دیکھایا۔

"اچھا ہے خالہ۔"

اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔

سحر بیگم وہ ڈریس پیک کروانے کے بعد اس شاپ سے باہر آ گئی۔ وہ اسے لے کر سیکنڈ فلور تک لے جانے لگی۔ سحر بیگم کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی لفٹ بند ہو گئی۔ دانیہ سیڑھیوں سے جانے کا ارادہ کرتی واپس مڑی۔ اس نے سامنے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔ آج اتنے سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا کسی سے محو گفتگو تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ وہ آہستہ سے اس کی جانب قدم بڑھانے لگی۔ ارد گرد سے بے گانہ وہ اس کی جانب کھنچی جا رہی تھی۔ وہ فون پر بات کرتا اس کے سائیڈ سے گزر کر چلا گیا۔ دانیہ فوراً مڑی۔ وہ جو فون پر بات کر رہا تھا۔ انجانے احساس کے تحت رکا۔ وہ پیچھے مڑا۔ کچھ پل تو وہ بھی اسے دیکھتا رہ گیا پھر فون بند کرتا مسکراتے ہوئے اس کے پاس آیا۔

"اگر میں غلط نہیں ہوں تو تم دانیہ ہی ہو نہ دانیہ جبران؟"

اس کے پوچھنے پر وہ مسکرائی تھی۔اسے خوشی ہوئی تھی کہ وہ اسے بھولا نہیں تھا۔

"آپ نے بالکل صحیح پہچانا ہے شانزل شارق حسین میں دانیہ جبران ہی ہوں۔"

دانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں تھیں تم اتنے سال اپنا گھر بھی چھوڑ دیا؟"

شانزل نے پوچھا۔

"ابو کے جانے کے بعد سب چھوڑنا پڑ گیا تھا۔"

"اب کہاں رہتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

شانزل نے پوچھا۔اس کے ابو کے بارے میں تو اسکول لائف میں جانتا ہے مزید پوچھ کر اس کو دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس سے پہلے دانیہ کچھ بولتی شانزل کا فون رنگ ہوا۔شانزل نے فون پک اپ کیا۔

"بس آرہا ہوں۔تم تب تک رنگ پسند کر لو۔"

شانزل نے کہہ کر فون بند کیا اور دانیہ کی طرف دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"امید تھی۔۔۔۔۔۔اوہ! تم تو جانتی ہی نہیں امید کو۔امید میری ہونے والی فیانسی ہے۔اگلے ہفتے ہماری انگیجمنٹ ہے۔"

شانزل نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔دانیہ کے چہرے سے مسکراہٹ یک دم غائب ہوئی۔

"آؤ تمہیں ملواتا ہوں۔"

شانزل نے کہا تو اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو مجھے جانا ہے میری خالہ مجھے ڈھونڈ رہی ہوں گی۔مبارک ہو تم دونوں کو۔امید کو بھی میری طرف سے مبارک باد دے دینا۔"

دانیہ کہہ کر لفٹ کی جانب مڑ گئی۔شانزل حیران ہوتا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔پھر امید کی بات یاد آتے ہی واپس مڑا۔دانیہ لفٹ میں داخل ہوئی اور کب سے رکے

آنسوؤں کو بہنے دیا۔

****

"کاش وہ آیا ہی نہ ہوتا۔ میں اس کا انتظار کرتی رہی اور وہ کسی اور کا ہو گا۔ اس نے تو اپنا وعدہ بھی توڑ دیا۔ امی! دیکھیں نہ آپ کی بیٹی کا انتظار رائیگاں چلا گیا۔"

دانیہ طبیعت خرابی کا بہانہ بنا کر سحر بیگم کے ساتھ واپس آ گئی تھی۔ وہ جب سے آئی تھی روم میں بند بس رو رہی تھی۔ سحر بیگم نے بہت بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس نے کچھ نہ بتایا۔ سحر بیگم نے حاشر کو فون کر کر بلایا تھا۔

"امی! میں کیا کروں بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔ امی! بتائیں نہ کیسی کم کروں اس تکلیف کو؟"

دانیہ نے روزینہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تبھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا۔ حاشر ازلی سنجیدگی چہرے پر سجائے اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے نیچے قالین پر بیٹھی تھی اور حاشر اس کے سامنے صوفے پر۔

"رو کیوں رہی ہو؟ کھانا بھی نہیں کھایا۔"

جتنی سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا دانیہ نے بامشکل خود کو رونے سے باز رکھا۔

"امی کی یاد آ رہی ہے۔"

دانیہ نے سر نیچے کرتے ہوئے جواب دیا گویا اس کی آنکھیں سچ نہ بول دیں۔

"زینی خالہ کہتی تھی آنسو انمول ہوتے ہیں یہ کسی کی یاد سے زیادہ کسی کی دی گئی تکلیف سے بہتے ہیں۔اس تکلیف کو برداشت کر کر ہی آنسوؤں کو بے مول ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔"

دانیہ نے اس کی جانب دیکھا۔وہ شاید اس کی حالت سے باخبر تھا۔حاشر کو اپنی جانب دیکھتے پا کر وہ فورا نظریں جھکا گئی۔

"میں نہیں جانتا تمہارے آنسوؤں کی وجہ لیکن اتنا جانتا ہوں میری زینی خالہ کی بیٹی اتنی تو مضبوط ہو گی کہ دکھوں پر رونے کے بجائے ان کا سامنا کرے۔"

حاشر نے اب کی بار نارمل لہجے میں کہا۔اس کا مقصد دانیہ کو ریلیکس کرنا تھا اس کام

میں وہ کچھ حد تک کامیاب ہو گیا تھا۔

"اگر کوئی آپ سے ہمیشہ ساتھ رہنے کا وعدہ کر کر توڑ دے تو کیا کرنا چاہیئے۔ کیسے اس دکھ کو کم کرنا چاہیئے؟"

دانیہ نے اس سے سوال کیا مگر اس کے چہرے کے تاثرات سے اسے بتا گئے تھے کہ اس نے اپنی تکلیف کو کم کرنے لیے حاشر کا زخم تازہ کر دیا تھا۔

"آئی ایم سوری!"

دانیہ نے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کچھ لوگوں کا ساتھ زندگی میں مختصر ہوتا ہے۔ اس پل دو پل کے ساتھ کے لیے خود کو زندگی بھر تکلیف میں رکھنا بے وقوفی ہے۔"

حاشر کہہ کر جانے کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پھر آپ کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہیں۔ ایہا کا ساتھ بھی شاید مختصر ہی تھا آپ کی زندگی میں۔"

حاشر کے بات کرنے سے اسے حوصلہ ملا تھا اور خود کو بھول کر اس کی ذات کے بارے میں سوال کرنے لگی۔

"ابیہا اور میرا ساتھ اس زندگی سے اگلی زندگی تک کا ہے۔ وہ میری زندگی میں پہلے بھی تھی اور اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ نیچے آجاؤ مام کھانے پر انتظار کر رہی ہیں۔"

حاشر کہہ کر جا چکا تھا دانیہ لاجواب ہو گئی تھی اس کے آگے مزید کچھ کہہ ہی نہ سکی۔

****

"کیسے ہو ارباز؟"

شانزل نے خوشی سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔

"میں تو ٹھیک ہوں تم سناؤ بہت خوش لگ رہے ہو؟"

ارباز نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے پوچھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ شانزل اس کے سامنے ہو اور وہ اس کی جان لے لے۔

www.novelsclubb.com

"دراصل میں نے یہ ہوچھنے کے لیے کال کی تھی کہ حویلی میں سب ارینجمنٹس ہو گئے ہیں۔تم تو جانتے ہو میں اتنا بزی رہتا ہوں بار بار حویلی نہیں آسکتا اور تم میرے اکلوتے چچازاد ہو تمہیں ہی سب سنبھالنا ہے۔"

شانزل کی باتیں اسے مزید طیش دلا رہی تھی مگر وہ سب برداشت کرتا اسے سن رہا تھا۔

"سب ارینجمنٹس ہو جائیں گے تم بتاؤ کب آرہے ہو؟"

"میں تو ایک دن پہلے ہی آؤں گا میرے کچھ پراجیکٹس ہیں جنہیں ڈیلے نہیں کیا جاسکتا۔"

www.novelsclubb.com

شانزل نے عزر پیش کیا۔

"لیکن۔۔۔۔۔۔(ارباز جو کچھ بولنے والا تھا شانزل کے بولنے پر رکا)مام اور امید پرسوں آجائیں گی۔میں ڈرائیور کے ساتھ انہیں بھیج دوں گا۔"

شانزل کے بات سن کر اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔

"ٹھیک ہے یار تو کام کر اپنا مجھے بھی ڈیرے پر جانا ہے۔"

"اوکے بائے بڈی!"

شانزل نے کہہ کر فون بند کر دیا۔ پھر امید کی جانب دیکھا جو اس کی اتنی لمبی گفتگو سے اکتائی ہوئی بیٹھی تھی۔

"چارہ ڈال دیا ہے اب باقی کام تمہارا ہے۔"

شانزل نے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"مام کہاں ہیں؟"

شانزل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سامنے والی شمیلہ آنٹی کی برتھ ڈے پارٹی ہے آج تو وہاں گئی ہیں۔"

امید نے اسے بتایا تو اس نے منہ بنایا۔

"انہیں اپنی گولڈن جوبلی منانے کی کیا سوجھی وہ بھی سال میں دوسری بار؟"

شانزل کے انداز پر امید کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ شانزل نے غور سے اس کا

مسکراتا چہرہ دیکھا۔

"آخری بار کب مسکرائی تھی تم؟"

شانزل کے پوچھنے پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرا مطلب ہے یہ بات تو سنہرے الفاظ میں لکھی جانی چاہیئے کہ مابدولت فلحال امید صاحبہ نے آج مسکرانے کا کشٹ اٹھایا ہے۔"

شانزل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہوا میں لکھتے ہوِئے کہا۔

"وٹ؟ فلحال امید؟؟؟؟؟اور یہ کشٹ کیا ہے؟"

امید نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"صحیح کہہ رہا ہوں فلحال تو تم امید ہی ہو کیونکہ تمہیں اپنا نام یاد نہیں ہے اور کشٹ کا مینیگ گوگل کر لو۔"

شانزل نے کہہ کر اپنے روم کی جانب قدم بڑھا دیئے۔اس کی میٹینگ تھی آج جمال کے ساتھ اور وہ لیٹ ہو گیا تھا۔امید اسے جاتا دیکھ رہی تھی پھر اس کی بات یاد

www.novelsclubb.com

آتے ہی ہنس پڑی۔

****

سحر بیگم کی کال پر وہ میٹینگ کے درمیان ہی سے اٹھ آیا تھا، باقی کی میٹینگ عدنان نے اٹینڈ کی تھی۔ ثوبان کا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو گیا تھا۔ اس کی کمپنی کوئی چھوٹی کمپنی نہیں تھی وہ مزید ترقی کر لیتا اگر ابیہا اس کو برباد نہ کرتی۔ اس کا بزنس اب پاکستان تک محدود تھا۔ اس کا دماغ نئی چال بن رہا تھا۔ وہ حاشر کے ساتھ پارٹنر شپ کر کر کیلیفورنیا میں اپنے قدم ایک بار پھر جمانا چاہتا تھا۔ ابیہا تو تھی نہیں تو اسے کوئی خطرہ بھی نہیں تھا۔ حاشر کے میٹنگ چھوڑ کر جانے کے غصے پر وہ آفس میں ہی سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ مزید برداشت نہ ہوا تو اسے فون ملا دیا۔

"مسٹر حاشر! کاروبار میں ایٹیٹیوڈ کو لے کر نہیں چلا جاتا۔ آپ کا میٹینگ کو ادھورا چھوڑ جانے کو میں کیا کہوں؟"

"مسٹر ثوبان صدیقی! پہلی بات دوبارہ مجھ سے اس لہجے میں بات مت کرنا اور

دوسری بات میٹنگ جب تک اہم تھی میں نے اٹینڈ کی تھی۔ پیپرز پرسوں تک مل جائیں گے۔ پارٹنر شپ مبارک ہو۔"

حاشر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔ ثوبان کو غصہ تو بہت آیا مگر اپنے پہلے قدم کی کامیابی پر وہ برداشت کر گیا۔

"شروعات تو اچھی ہوئی ہے اب بس آگے کی پلینگ پر دھیان دینا ہو گا۔"

گلاس وال کے پار دیکھتے ہوئے وہ خود سے مخاطب تھا۔

****

"حاشر! آپ بزی تو نہیں ہیں؟"

www.novelsclubb.com

دانیہ کافی کے دو مگ تھامے روم کے دروازے پر کھڑی اس سے پوچھنے لگی جو ثوبان سے بات کر کر فون رکھ رہا تھا۔

"نہیں! بزی نہیں ہوں۔ تمہیں کوئی کام تھا؟"

حاشر نے اس پوچھا۔ اس نے اندر آ کر ایک کافی کا مگ اس کے آگے ٹیبل پر رکھا۔

"میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟"

دانیہ نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا تو حاشر نے ہاں میں سر ہلایا۔

"مجھے کچھ جاننا ہے آپ سے۔"

اس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا جاننا چاہتی ہو؟"

حاشر نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جیسے امی کی باتیں کرتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے وہ آپ کے بہت قریب تھیں۔آپ کو ان کے بارے میں سب یاد ہے؟"

"میں آٹھ سال کا تھا اور آٹھ سال کا بچہ آسانی سے یاد کر لیتا ہے۔"

آپ تو مجھ سے بہت بڑے ہیں مگر لگتے نہیں ہیں۔"

دانیہ نے حیران ہوتے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"ابیہا اور میں اکثر جھگڑتے تھے کہ زینی خالہ اس کے روم میں سوئیں گی۔پھر زینی

خالہ ہمیں گیسٹ روم میں لے آتی تھیں اور ہم دونوں ان کے ساتھ سوتے تھے۔"

حاشر کے چہرے کی مسکراہٹ دانیہ کو بتا رہی تھی کہ ابیہا اور اس کی زینی خالہ اس کے لیے کیا معنی رکھتی ہے۔

****

"زینی پھوپھو! وہ انکل کون تھے جو ابھی آپ سے بات کر رہے تھے؟"

روزینہ حاشر اور ابیہا کو لے کر مال میں آئی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے مال کے اندر داخل ہوئے تو روزینہ جبران سے ٹکرا گئی۔ جبران جو پاکستان سے یہاں پڑھنے آیا تھا مال کے ریسٹورینٹ میں پارٹ ٹائم ویٹر کی جاب کرتا تھا۔ اس کی چھٹی ہو چکی تھی وہ واپس ہاسٹل جا رہا تھا جب جلد بازی میں وہ اندر داخل ہوتی روزینہ سے ٹکرا گیا۔

"آئی ایم سو سوری میم!"

اس نے جلدی سے معافی مانگی۔

"ڈونٹ بی پینیک! ایویری تنگ از اوکے۔"

روزینہ نے اسکا ہڑبڑانا اور ڈرنا محسوس کیا تو بولی۔

"بی کیئر فل نیکسٹ ٹائم۔"

مسکرا کر اسے کہتی وہ واپس مڑ گئی۔ جبران ابھی تک اس کے چہرے کی کشش میں کھویا ہوا تھا پھر مسکرایا اور ہر خیال جھٹکتا وہ مال سے باہر نکلتا چلا گیا۔ ابیہا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی اس کے پاس آنے پر روزینہ سے پوچھ بیٹھی۔

"بیٹا! وہ غلطی سے مجھ سے ٹکرا گئے تھے۔ میں انہیں نہیں جانتی۔"

روزینہ کہہ کر انہیں لے کر لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

****

"پھوپھو! وہ جو انکل اس دن آپ سے ٹکرائے تھے نہ انہیں ابھی میں نے یہاں دیکھا۔"

ابیہا روزینہ کی بوتیک میں بیٹھی تھی۔اس کا روزینہ کے ساتھ آج لانگ ڈرائیو کا پروگرام تھا حاشر کو آج اس نے نہیں بتایا تھا مقصد اسے چڑانا تھا۔

"کہاں پر؟" روزنیہ نے ایک ڈریس کو ہینگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ وہاں؟"

اس نے ابیہا کے ہاتھ سے کئے اشارے کی سمت دیکھا تو اسے جبران نظر آیا۔چہرے سے بیمار لگ رہا تھا۔وہ ڈریس چھوڑ کر اس کے پاس گئی۔

"ایکسکیوزمی!"

روزینہ نے اسے مخاطب کیا۔وہ جو باہر ہو رہی بارش کی وجہ سے مال سے باہر نہیں گیا تھا کسی شناسا آواز پر چونکا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔آپ گھر جا کر ریسٹ کیوں نہیں کر لیتے؟"

اسے اردو میں بات کرتا سن جبران حیران ہوا۔اس کی حیرانی بھانپ کر وہ مسکرائی۔

"کچھ سال پہلے ہی شفٹ ہوئے ہیں ہم لوگ یہاں، ورنہ ہم بھی پاکستانی ہی ہیں۔"

اس نے بتانے پر وہ مسکرانے۔کیسے اس نے اس کے دل میں آیا سوال جان لیا تھا۔

"باہر کا موسم خراب ہے اس لئے کچھ وقت کے لئے یہاں رکا ہوا ہوں۔"

اس نے بھی یہاں رکنے کی وجہ بتائی۔

"کوئی کنوینس نہیں ہے آپ کے پاس؟"

روزینہ کے پوچھنے پر وہ جبرا مسکرایا۔

"اسٹوڈنٹ ہوں یہاں پر ایسی سہولیات کیسے ہو نگی میرے پاس۔"

روزینہ کو وہ بیمار کے ساتھ ساتھ پریشان بھی لگا۔

"آپ ایسا کریں ہمارے ساتھ چلیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتی ہوں۔"

روزینہ نے آفر کی۔وہ شش و پنج میں پڑ گیا۔

"کیا ہوا؟"

"ہم ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں اور آپ مجھے ساتھ چلنے کی آفر کر رہی ہیں۔"

جبران نے اپنی الجھن بیان کیا۔

"آپ کو ڈراپ کرنے کے لیے جان پہچان ضروری ہے تو ٹھیک ہے، میرا نام روزنیہ افضل ہے۔ یہ سامنے میرا بوتیک ہے جو کل ہی اوپن ہوا اور سامنے چیئر پر بیٹھی لڑکی میری بھتیجی ہے۔ اب آپ بتائیں؟"

اس کے ایسے سب بتانے پر وہ حیران تو ہوا پھر مسکرا دیا۔

"میرا نام جبران نظیر ہے۔ یہاں پڑھنے کے لئے آیا ہوں دو مہینے بعد میری پڑھائی مکمل ہو جائے گی۔ اپنے خرچے کے لئے گھر پر پریشان نہیں کر سکتا اس لئے اسی مال کے ریسٹورینٹ میں ایک ویٹر ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس کے ایمانداری سے سب بتانے پر وہ متاثر ہوئی۔

"ہو گئی جان پہچان اب آپ رکیں میں بس ابھی آتی ہوں۔"

وہ اسے رکنے کا کہہ کر اپنی بوتیک میں واپس گئی۔ کچھ دیر بعد وہ ابیہا کے ساتھ آتی دیکھائی دی۔

وہ اسے لے کر پہلے ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔اسے تیز بخار تھا۔اس کے ہاسٹل ڈراپ کرنے کے بعد وہ ابیہا کو لے کر گھر آ گئی جہاں حاشر اس کا منتظر تھا۔

"خالہ! یہ اچھی بات نہیں ہے آپ اس کو اپنے ساتھ لے گئیں اور مجھے نہیں۔"

حاشر کا پھلا منہ دیکھ کر جہاں سب ہنسے تھے وہیں ابیہا اسے ٹھینگا دیکھاتی اپنے روم کی جانب بھاگ گئی۔حاشر بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

****

"کیسے ہیں آپ جبران؟"

روزینہ اب ایک ہی مال میں ہونے کی وجہ سے اس سے روز ہی مل لیتی تھی۔دونو ں آہستہ آہستہ ایک دوسرے کے عادی ہو رہے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں کیسے آنا ہوا؟"

"مجھے بھوک لگی تھی تو سوچا تمہارے ساتھ ڈنر ہی کر لیا جائے۔"

اسکی بات پر وہ مسکرایا۔

"آپ کی بوتیک کی سیلنگ کیسی جا رہی ہے؟"

اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے جبران نے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں۔اس مال کا اونر بہت ہی بد تمیز ہے بلکل میری بوتیک کے سامنے اس نے دوسری بوتیک اوپن کروادی جہاں ڈسکاؤنٹ بھی رکھ دیا۔میری سیلنگ اچھی نہیں جا رہی تو مجھے بوتیک چھوڑنے کا کہہ رہا ہے۔"

غصے سے چہرہ بگاڑ کر بولتی وہ جبران کو بھی پریشان کر گئی۔اگر وہ یہاں سے چلی جاتی تو شاید وہ اس سے دوبارہ نہ مل پاتا۔

کچھ دنوں سے وہ روزینہ کے لئے اپنی بدلتی فیلنگز کو اگنور کر رہا تھا۔اسی مہینے اسے واپس بھی جانا تھا۔اس نے سوچا وہ روزینہ کے سامنے اپنی فیلنگز ظاہر کر دے۔

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"زینی! مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

"تو کہو میں سن رہی ہوں۔"

روزینہ جیسے جانتی تھی وہ کیا کہنے والا ہے۔

"میں کچھ دن بعد پاکستان واپس جا رہا ہوں۔ جانے سے پہلے تمہیں اپنے دل کی بات بتانا چاہتا ہوں۔"

روزینہ دم سادھے اس کی بات سن رہی تھی۔

"مجھ سے شادی کرو گی؟ میں نہیں جانتا کب تمہارے بارے ایسا سوچنا شروع کیا لیکن اتنا جانتا اپنی زندگی میں میں نے اگر کسی کو اتنا چاہا ہے تو وہ تم ہو۔ اگر تم انکار بھی کر دو گی تو مجھے برا نہیں لگے گا۔ میں تمہارے بھائی جیسی آسائشیں نہیں دے پاؤں گا تمہیں لیکن جو ہو گا وہ تمہارا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

جبران کی بات مکمل ہوئی تو کب سے خاموش بیٹھی روزینہ نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

"میرے بھائی سے کب بات کرو گے؟"

اس کے ایک جملے نے جبران کا چہرہ خوشی سے بھر دیا تھا۔

****

پاکستان جانے سے پہلے وہ روزینہ کے گھر آیا تھا۔ سحر بیگم، دانش صاحب، ذوریز صاحب، حاشر ابیہا اور اشعرؑ سبھی ہی گھر میں موجود تھے۔ ابیہا اور حاشر کی برتھ ڈے پارٹی تھی۔ دونوں ایک ہی دن ایک ہی وقت پر پیدا ہوئے تھے۔ ابیہا کی ماں امریکن تھی۔ اس کی پیدائش کے بعد ہی طلاق لے کر الگ ہو گئی تھی۔ روزینہ نے اسے سب سے ملوایا۔ جب اس نے ان کے گھر آنے کا مقصد بتایا تو ذوریز صاحب نے انکار کر دیا۔ وہ اپنی بہن کی شادی ایک بے روزگار سے نہیں کرنا چاہتے تھے ۔ روزینہ نے انہیں بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانے تو جبران کے ساتھ ہی گھر سے نکل آئی، ہر رشتہ پیچھے چھوڑ کر۔ باقی سب کے زور دینے پر ذوریز صاحب اکیلے انہیں واپس لانے چلے گئے مگر روزینہ اور ان کا دوبارہ ملنا لکھا ہی نہیں تھا۔ راستے میں ایک ایکسیڈینٹ کی وجہ سے وہ دنیا سے چلے گئے۔ ابیہا نے زینی خالہ کے جانے کا بہت اثر لیا۔ وہ بہت سنجیدہ ہو گئی تھی۔ جیسے جیسے بڑی ہو رہی تھی، خود تک محدود

ہو گئی تھی۔اس کے بنائے خول میں داخل ہونے کی اجازت صرف حاشر کی تھی جو ہر وقت اس کے آگے پیچھے رہتا تھا۔اشعر (ابیہا کا بھائی) مذاق میں اسے رومیو کہتا تھا۔آہستہ آہستہ سب نے ہی اسے رومیو کہنا شروع کر دیا تھا۔ابیہا اپنی سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے جب بزنس کی دنیا آئی تو مس کھڑوس کہلانے لگی۔حاشر کوشش کر رہا تھا زینی خالہ کا معلوم کروانے کا مگر اسے جبران کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا۔پھر انہیں امید ملی جس کے ذریعے اسے زینی خالہ کا انفارمیشن ملی اور وہ ابیہا کو بنا بتائے پاکستان آ گیا مگر یہاں آ کر اس نے ابیہا کے ساتھ ساتھ اپنی زینی خالہ کو بھی کھو دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"امی ابو کے ساتھ پاکستان آ گئی تھیں۔یہاں آ کر انہوں نے نکاح کر لیا تھا۔گھر میں سب ہی نے امی کو تسلیم نہ کیا۔کچھ دن ناراض رہنے کے بعد سب ان کے ساتھ نارمل بی ہیو کرنے لگے۔"

ساری بات بتانے کے بعد حاشر خاموش ہو گیا تھا۔کچھ دیر بعد اس خاموشی کو دانیہ کی آواز نے توڑا۔

"ابو کو یہاں بہت اچھی جاب مل گئی تھی۔سب اچھا جا رہا تھا دادو اور پھوپھو کبھی کبھی امی کو میکہ نہ ہونے کا طعنہ دیتی تھی۔امی انتظار کرتی تھی اپنے بھائی کا،اپنی بہن کا کہ شاید وہ ان سے ملنے آئیں۔پھر ایک دن ابو چلے گئے اور ہم اکیلے رہ گئے۔کچھ دن دادو زندہ رہیں مگر پھر وہ بھی نہ رہیں۔ہم بڑے گھر سے چھوٹے گھر میں آ گئے۔پھوپھو اپنے بیٹے کے ساتھ وہیں رہنے لگیں۔وہ امی کو بہت تنگ کرتی تھی۔میری امی نے ان کی ہر بد تمیزی برداشت کی،ہر حکم مانا اور بدلے میں صرف ذلت ہی ملی انہیں۔وہ جو بوتیک چلا رہی ہیں وہ بھی میری امی کی محنت کا نتیجہ ہے۔"

دانیہ خاموش ہوئی تو حاشر اپنی جگہ سے اٹھا اور کپ بورڈ کی جانب بڑھ گیا۔وہ ایک فائل کے ساتھ واپس آیا اور اسے دانیہ کی جانب بڑھایا۔

"یہ کیا ہے؟"

"کھول کر دیکھ لو۔"

دانیہ نے جیسے جیسے فائل میں موجود کاغزات پڑھ رہی تھی اس کا چہرہ حیرانی سے بھرتا جا رہا تھا۔

"یہ؟؟؟؟؟"

"یہ وہ مال ہے جس کے مالک نے زینی خالہ سے ان کی بوتیک چھینی تھی۔ابیہا نے یہ مال خریدا تھا۔یہ زینی خالہ کے نام پر ہے کچھ دن تک تمہارے نام پر ٹرانسفر ہو جائے گا۔"

حاشر نے نارمل لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں؟میرا کوئی حق نہیں بنتا اس پر یہ ابیہا کا ہے۔"

ابیہا نے اس مال کو اپنے نام پر نہیں خریدا تھا۔یہ زینی خالہ کا حق تھا جو ان کے جانے کے بعد اب تمہارا ہے۔""

حاشر نے سنجیدگی کے ساتھ اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن!!!!!!!"

"دانیہ رات ہو چکی ہے یو مے گو ناؤ۔"

حاشر کے کہنے پر وہ وہاں سے اٹھ کر آ گئی۔

****

"امی! آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

امید نے نیلم بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ایسی کیا بات ہے جس کو پوچھنے کے لئے اجازت لینے پڑ رہی ہے؟"

انہوں نے محبت بھرے لہجے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"امی! مجھے کچھ جاننا ہے آپ سے۔"

امید کے لہجے کی بے بسی انہیں کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی۔

"کیا جاننا چاہتی ہو؟"

کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"آپ کہتی ہیں میں آپ کی دوست کی بیٹی ہوں تو میری ماں کہاں رہتی تھی اور اس دن کیا ہوا تھا؟ ہم آپ کے ساتھ کیوں تھے؟"

امید کے سوالوں سے وہ خود پریشان ہو گئی تھی۔

"امی! بتائیں نہ؟"

امید نے التجائی انداز میں کہا تو انہوں نے ایک لمبی سانس لی اور امید کی جانب دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"اس دن مجھے وکیل کے پاس جانا تھا۔ میں نے کچھ پراپرٹی کے پیپرز بنوائے تھے اور اسے سلسلے میں حیدر آباد جا رہی تھی۔ میں نے شانزل کو بھی نہیں بتایا تھا اس بارے میں۔ راستے میں گاڑی خراب ہوئی تو قسمت اچھی ہونی کی وجہ سے قریب ہی ایک ڈھابہ مل گیا۔ اس ڈھابے کے پاس تم اور شائلہ مجھے ملی تھیں۔ میں اسکول لائف کے بعد تب مل رہی تھی اس سے۔ اسی نے مجھے بتایا کہ تم اس کی بیٹی امید ہو۔ تم لوگ حیدر آباد میں رہتے تھے اور وہیں جا رہے تھے میرے ضد کرنے پر تم

لوگ میرے ساتھ آ گئے مگر راستے میں گاڑی کے بریک فیل ہو گئے۔ گاڑی سامنے سے آتے ٹرک سے ٹکراتی اس سے پہلے ہی تم نے مجھے اور شائلہ کو کود جانے کو کہا۔ ڈرائیور تو پہلے ہی کود گیا تھا۔ شائلہ اور میں بھی کود گئے مگر شائلہ کا سر سڑک کنارے لگے پتھر سے ٹکرایا۔ تم گاڑی میں ہی تھی جب میں نے گاڑی کو ٹکراتے دیکھا۔ تمہیں بہت چھوٹ آئی تھی۔ شائلہ سے میری وہ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ اس کے بعد تو تم جانتی ہو کیا ہوا۔"

سچائی جاننے کے بعد امید نے ان کا ہاتھ تھاما۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔"

اس کے لہجے میں سنجیدگی نیلم بیگم کو ڈرا گئی۔

"میں آپ کی دوست کی بیٹی امید نہیں ہوں۔ مجھے جو دھندلے چہرے نظر آتے ہیں، ان میں میری ماں کہیں نہیں ہوتی۔ شانزل جانتا ہے کہ میں امید نہیں ہوں اور------"

www.novelsclubb.com

"اور کیا؟؟؟؟"

نیلم بیگم نے پوچھا۔

"منگنی بھی بس ایک ڈرامہ ہے کیونکہ ارباز مجھے کڈنیپ کروانا چاہتا تھا۔اس سے سچائی جاننے کے لئے یہ ڈرامہ کرنے کے شانزل نے کہا تھا۔"

"اس کا مطلب وہ ابھی بھی تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا؟"

نیلم بیگم نے دکھ سے کہا۔

"صرف وہ ہی نہیں میں بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔مجھے ابھی اصل امید کو ڈھونڈنا ہے اگر میں امید نہیں ہوں تو امید کون ہے اور کہاں ہے اور اس کے لئے مجھے حیدر آباد جانا ہو گا۔بس ایک بار ارباز سے سچائی معلوم ہو جائے۔"

اس کی بات پر نیلم بیگم خاموش ہو گئی۔وہ صحیح ہی تو کہہ رہی تھی،وہ خود کی سچائی جانے بنا کیسے زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لے لے۔

"میری تمہارے ساتھ ہوں بیٹا!"

نیلم بیگم نے محبت سے کہا تو وہ ان کے گلے لگ گئی۔

"میں پہچان کچھ بھی ہو لیکن آپ ہمیشہ میری امی رہیں گی۔"

امید نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا تو نیلم بیگم مسکرا دیں۔

****

"جمال! اگلے دو تین دن کے لئے میں بہت بزی رہوں گا تو سیٹ پر آ نہیں سکوں گا ۔"

شانزل نے کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایسا بھی کونسا کام آ گیا ہے کہ تم کال بھی نہیں پک کر سکو گے؟"

جمال نے پوچھا تو شانزل نے ایک گھونٹ کافی کا بھرا۔اسے امید کی بنائی کافی یاد آ گئی۔

"کہاں گم ہو گئے ہو؟"

جمال نے اسے خیالوں میں گم دیکھ کر پوچھا۔

"کہیں نہیں! اور میں نے سیٹ پر آنے کا کہا کال پک کرنے کا نہیں بولا۔"

شانزل نے اس پر طنز کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"جب آپ کہتے ہیں نہ آپ سیٹ پر نہیں آئیں گے تو آپ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوتے ہو ہیں۔ نہ فون ملتا ہے آپ نہ آپ خود۔"

جمال کی بات وہ بنا شرمندہ ہوئے مسکرایا تھا۔ تبھی دروازہ ناک ہوا۔

"کم ان!"

جمال نے کہا تو دانیہ اندر داخل ہوئی۔

"جمال سر آج کی ریکارڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ اب میں جا سکتی ہوں؟"

دانیہ کی آواز سن کر شانزل نے مڑ کر دیکھا۔

"دانیہ تم یہاں؟؟"

شانزل نے حیرانی سے پوچھا۔ دانیہ بھی اسے وہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"تم دونوں جانتے ہو ایک دوسرے کو؟"

جمال نے پوچھا۔

"ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے ہم دونوں یہ مجھ سے دو سال جونیئر تھی۔"

"یہ تو اچھی بات ہو گئی اسکول کے دوست آج اتنے سالوں بعد مل رہے ہیں اور ایک ہی پروفیشن میں ہیں۔"

جمال نے خوشگوار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا جمال! میں چلتا ہوں۔(اس نے جمال سے ہاتھ ملایا پھر دانیہ کی جانب مڑا)آپ کو میں ڈراپ کر کر دوں مس معصوم کیوٹی!"

شانزل نے اسے اس کے اسکول میں دیئے گئے نام سے پکارا تو دانیہ نے اس کی جانب دیکھا۔

"سب یاد ہے مگر وعدہ بھول گئے۔"

اس نے دل ہی دل شکوہ کیا۔

"چلو بھی۔"

اسے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"سر! میں----"

دانیہ نے جمال کی جانب دیکھ کر کچھ بولنا چاہا تو اس نے روک دیا۔

"آپ جا سکتی ہیں مس دانیہ! آپ کے دوست سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں۔"

اس کی بات سے شرمندہ ہوتی وہ کیبن سے نکل آئی۔ وہ پارکنگ میں آئی تو ایک کار کے پاس اسے شانزل کھڑا دیکھائی دیا۔ شاید اسی کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے ایک سامنے آکر رک گئی۔ شانزل نے فرنٹ ڈور کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو بنا اس کی جانب دیکھے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی مشکل سے تمہیں تمہارے ڈرپوک والے خول سے نکالا تھا ایک بار پھر خود پر وہی خول چڑھا لیا ہے تم نے؟"

شانزل نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے اسے ڈپٹنے والے لہجے میں کہا۔

"میں ڈرپوک نہیں ہوں۔"

دانیہ نے احتجاج کرنا چاہا۔

"تم جانتی ہو امید! جیسے پہلی ملاقات میں ڈرپوک لڑکی سمجھا تھا اس نے میری آنکھوں کے سامنے تین تین ہٹے کٹے مردوں کی ایسی بری حالت کر دی تھی وہ اس سے رحم مانگ رہے تھے اور ایک تم ہو آج تک نہیں بدلی۔"

آخر میں اس نے تاسف سے سر نہ میں ہلایا۔ امید کا نام سن کر ہی دانیہ کے چہرے پر تکلیف کے آثار آئے پھر اس نے جلد ہی خود کو کمپوز کر لیا۔

"جب انسان کو ہر جگہ ڈیگریڈ کیا جائے اور کوئی آپ کے ساتھ نہ ہو تو شاید انسان ایسا ہو جاتا ہے۔ پھر تم نے بھی تو وعدہ توڑ دیا نہ اپنا۔ تم نے کہا تھا مجھے ڈھونڈ لو گے۔"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گئی۔ شانزل نے ایک نظر اسے دیکھا جو سامنے دیکھ رہی تھی پھر گویا ہوا۔

"میں نے ڈھونڈھا تھا تمہیں، بہت ڈھونڈھا تھا پھر اپنی ہائیر اسٹڈیز کے لئے ملک

کے باہر چلا گیا۔ مجھے کچھ بننا تھا ہاں اس دوران تمہارے خیال میرے ذہن سے نکل گیا مگر میں تمہیں بھولا نہیں تھا۔ واپس آکر بھی میں نے تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی مگر تم تو جانے کہاں جا کر چھپ گئی تھی۔"

شانزل کے چہرہ اس کے لہجے کی سچائی بتا رہا تھا۔

ابو کے جانے کے بعد سب خراب ہوتا چلا گیا تھا۔ ہم پھوپھو کے رحم و کرم پر آ گئے تھے۔ پچھلے مہینے امی کی بھی دیتھ ہو گئی۔"

دانیہ کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر شانزل نے سامنے پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اس کی جانب بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بہت دکھ اور افسوس ہے کہ میں تمہارا دوست ہو کر بھی تمہارے دکھ میں تمہارے ساتھ نہیں تھا۔"

دانیہ نے لفظ دوست پر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں دوست! وہ دوست ہی تو تھا اس نے کب کوئی اور وعدہ کیا تھا۔"

دانیہ نے دل میں سوچا۔

"یہ دیکھو تم سے باتوں کے دوران ہم کہاں نکل آئے ہیں؟ایڈریس بتاؤ اپنا؟"

شانزل نے ہلکے پھلے انداز میں کہا تو دانیہ نے اسے حمدانی ولا کا ایڈریس دے دیا۔شانزل نے اس بنگلے سے سامنے کار روکی۔دانیہ باہر نکلنے لگی شانزل نے اسے روکا۔

"یہ گھر؟؟؟"

"یہ میری خالہ کا گھر ہے۔اتنے سالوں بعد جیسے آپ ملے ہیں میرے رشتے دار بھی مجھے مل گئے۔"

www.novelsclubb.com

دانیہ نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر جاب کیوں؟"

شانزل ابھی بھی حیران تھا۔

"جاب میرا اپنا فیصلہ ہے۔خالہ اور حاشر نہیں چاہتے میں جاب کروں لیکن میں

بوجھ نہیں بننا چاہی۔مجھے بھی خود مختار بننا ہے۔"

"ڈیٹس دا سپریٹ!"

شانزل لہجے پر وہ مسکرادی۔

"نمبر دو اپنا؟"

شانزل نے کہا تو اس نے بلا جھجھک اسے اپنا نمبر دے دیا۔

"اگر وہ دوستی نبھا رہا ہے تو میں بھی دوستی نبھاؤں گی۔"

دل میں سوچتی وہ گیٹ پار کر گئی۔شانزل نے بھی اپنی کار آگے بڑھالی۔

"دانیہ بیٹا!"

www.novelsclubb.com

سحر بیگم نے اسے پکارا تو وہ انہیں سلام کرتی ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"کچھ کہنا ہے آپ کو خالہ!"

دانیہ نے پوچھا تو وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"بیٹا! تم تو جانتی ہو کہ کل میں واپس جا رہی ہوں۔ایسے میں تم یہاں اکیلی رہ جاؤ گی

۔حاشر یہیں ہو گا مگر------(وہ کچھ دیر کو رکی۔دانیہ نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی)تم تو جانتی ہو یہ امریکہ نہیں پاکستان ہے۔یہاں ایسے بنا کسی جائز رشتے کے ایک لڑکی اور لڑکے کا اکھٹا رہنا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔"

"خالہ!میں ہاسٹل میں رہ لوں گی۔"

دانیہ نے بھیگے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ہاسٹل میں رہنے کا نہیں کہہ رہی۔میں چاہتی ہوں تمہارا اور حاشر کا نکاح ہو جائے۔آج تمہارے انکل بھی آجائیں گے وہ حاشر سے بات کر لیں گے۔ایسا کرنے سے تمہیں بھی ایک سہارا مل جائے گا۔کب تک ایسے اکیلی زندگی گزارو گی؟"

دانیہ ان کی بات سن کر بنا کوئی جواب دیئے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔سحر بیگم نے اسے ایسے جاتے دیکھا تو دانش صاحب کو فون ملانے لگیں۔اب وہ ہی حاشر کو منا سکتے تھے۔

****

"سر! آپ کی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔"

ثوبان کے ساتھ آج پھر اس کی میٹنگ تھی۔ڈاکٹر کی بات سن کر اس نے میٹنگ کینسل کی اور آفس سے نکل گیا۔

اس کا رخ ہاسپیٹل کی جانب تھا۔ریش ڈرائیو کرتا وہ ہاسپیٹل پہنچا تھا۔ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد وہ اس روم کی جانب بڑھا جہاں اسے رکھا گیا تھا۔دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے بیڈ پر لیٹے وجود نے بے بسی سے اسے دیکھا۔وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر بول نہیں پا رہی تھی۔

"دھماکے کی وجہ سے بس کا شیشہ انکی وو کل کارڈ کو متاثر کر گیا ہے۔کچھ عرصہ تک یہ بول نہیں پائیں گی۔"

ڈاکٹر کی بات اس کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے۔

"تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی امید! اور یہ تمہارے رومیو بھائی کا تم سے وعدہ ہے۔"

اس کی بات پر وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی پھر اس نے کچھ پوچھنا چاہا۔ وہ ابیہا کے بارے میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ تو اسی سے ہی ابیہا کا پوچھ رہی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے نیند کا انجیکشن دے کر سلا دیا تھا۔ حاشر روم سے باہر آ گیا۔

"میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا مس کھڑوس! کب تک چھپو گی مجھ سے۔"

حاشر نے ابیہا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ پھر ہاسپٹل سے باہر نکل گیا۔

****

"زندگی عجیب ہو گئی ہے۔ وہ ہو رہا ہے جو میں نہیں چاہتی۔ میں کیسے خود کو اس شخص کی زندگی کا حصہ بنا لوں جسکی زندگی اس کی مر چکی منکوحہ کے گرد گھومتی ہے۔

میرا کیا مقام ہو گا اس زندگی میں؟

کیا اس گھر میں میں آپ کی بیٹی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتی امی! کیوں ایک ان چاہے رشتے کا بوجھ برداشت کروں۔""

وہ اپنی امی کی تصویر سے باتیں کرتی مسلسل رو رہی تھی۔اس کی ماں نے کبھی اسے کمزور نہیں بننے دیا تھا۔ مگر اپنی ماں کے جانے کے بعد وہ اب مجبور ہو رہی تھی۔وہ نہیں بندھنا چاہتی تھی اس رشتے میں۔ مگر آج سحر بیگم کی باتیں اسے مجبور کر رہیں تھی۔ایک طرف اپنی محبت کو کھو دینے کا دکھ تھا تو دوسری جانب ان چاہا رشتہ۔ وہ بے بس ہو رہی تھی۔

"یہ گھر تمہارا ہے اور اس گھر میں رہنے کے لیے تمہیں کسی ان چاہے رشتے میں بندھنے کی ضرورت نہیں۔"

وہ جو اس سے بات کرنے آیا تھا اس کی باتیں سن کر کہہ کر چلا گیا۔اس کا رخ سحر بیگم کے روم کی جانب تھا۔

"مام! آپ نے دانیہ سے کیا کہا ہے؟"

سحر بیگم نے اس کے سنجیدہ چہرے کو غور سے دیکھا۔

"میں نے اس سے تمہاری اور اس کی شادی کی بات کی ہے۔"

سحر بیگم نے اسے بتایا۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟اور ڈیڈ بھی شاید آپ کے بات کرنے پر مجھے فورس کر رہے تھے۔"

"ہم تمہارا بھلا چاہتے ہیں۔ابیہا اب واپس نہیں آئے گی کب تک اس کی یاد میں زندگی گزروگے؟"

سحر بیگم نے اس سے پوچھا۔

"ابیہا واپس آئے گی اسے میں لاؤں گا۔"

اس لہجے میں کچھ ایسا تھا جو سحر بیگم کو حیران کر گیا۔

"حاشر!ابیہا------"

"وہ زندہ ہے مام!اور بہت جلد ہمارے ساتھ ہو گی۔"

وہ روم سے نکلتا چلا گیا۔سحر بیگم خوشی اور دکھ کی ملی جلی کیفیت میں گھری بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"حاشر حمدانی کی زندگی میں تمہارے علاوہ کسی کی گنجائش نہیں۔"

اپنے کمرے میں آکر اس نے سامنے لگی فوٹو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

****

"دانیہ بیٹا! مجھے تم سے بات کرنی ہے۔کیا مجھے تمہارا تھوڑا ٹائم مل سکتا ہے؟"

دانیہ دو دن بعد ان کے سامنے آئی تھی۔دو دن سے وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے بچ رہی تھیں۔سحر بیگم کو شرمندگی تھی اپنی بات پر کہ وہ اسے مجبور کر رہی تھی تو دانیہ کو گلٹ تھا ان کی بات کا مان نہ رکھنے کا۔

"خالہ! مجھے شرمندہ تو مت کریں۔"

وہ شرمندہ سی ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"بیٹا! اس دن میں نے تم سے جو کہا تھا-----(وہ خاموش ہوئیں) بیٹا! میں شرمندہ ہوں تم سے وہ سب کہنے پر۔"

"خالہ! شرمندہ مت ہوں آپ تو اچھا ہی سوچ رہیں تھی نہ۔"

www.novelsclubb.com

انہیں شرمندہ دیکھ وہ فورا بولی تھی۔

"نہیں بیٹا! میری غلطی ہے مجھے اپنا فیصلہ تم دونوں پر مسلط نہیں کرنا چاہیئے تھا۔حاشر کی بات بھی صحیح ہے میں زیادہ ہی سوچ رہی تھی۔"

سحر بیگم نے کہا۔

"خالہ! آپ زیادہ نہ سوچیں اس بات کو۔بس سب بھول جائیں۔"

دانیہ نے ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"تم جانتی ہوں بیٹا! حاشر شروع سے ابیہا اور زینی کو لے کر پوزیسو تھا۔پہلے ابیہا اور پھر زینی دونوں ہی اس سے دور چلی گئیں۔میرا بیٹا بہت ٹوٹ گیا ہے اندر سے مگر خود پر سنجیدگی کا خول چڑھائے وہ کسی کو خود تک رسائی نہیں دے رہا تھا۔میں بس اسی لئے چاہتی تھی کہ تم اس زندگی میں آجاؤ۔"

سحر بیگم کا لہجہ دکھ سے بھرا تھا۔

"ان دونوں کا جانا ایسے ہی لکھا تھا خالہ! ہو سکتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ وہ

نارمل ہو جائیں۔میں نے بھی توامی کے بنا رہنا سیکھ لیا ہے نہ۔"

اس کے لہجے کا دکھ سحر بیگم کو بتا گیا کہ وہ صرف نارمل دکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

"حاشر کہتا ہے ابیہا زندہ ہے وہ اسے لے آئے گا۔"

سحر بیگم کی بات پر دانیہ حیران ہوئی۔

"خالہ! آپ نے تو کہا تھا کہ وہ اس دن بس دھماکہ میں------"

"حاشر نے ہی مجھے بتایا تھا یہ سب۔لیکن اب وہ کہہ رہا ہے کہ ابیہا زندہ ہے۔"

سحر بیگم خود بھی کنفیوز ہو رہی تھیں۔

"خالہ! زیادہ مت سوچیں، حاشر آئے گا تو اس سے پوچھ لینا آپ۔"

دانیہ کی بات پر انہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اچھا خالہ! مجھے دیر ہو رہی ہے یونی کے لئے، آپ زیادہ ٹینشن مت لیجئے گا اور کچھ کھا لیجئے گا۔"

www.novelsclubb.com

دانیہ ان کے گلے لگ کر ڈرائینگ روم سے نکل گئی۔

****

"پلان کیسا جا رہا ہے؟"

وہ اپنی کار میں بیٹھا تھا۔کان میں بلوٹوتھ ڈیوائس لگائی ہوئی تھی جس پر وہ امید سے رابطے میں تھا۔امید اور نیلم بیگم گاؤں جانے کے لئے نکل چکے تھے۔شانزل ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد نکلنے والا تھا۔انہیں گئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا تو شانزل نے ایک بار پھر اس سے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہی ہے ابھی تک تو۔مجھے تو کوئی گڑبڑ نہیں لگ رہی۔"

امید نے جواباً کہا۔

"مجھے پتہ نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے اب وہ تمہیں کڈنیپ کروانے کی غلطی نہیں کرے گا۔دو بار جو اس کے ساتھ ہو چکا ہے اس سے سبق تو سیکھ ہی گیا ہو گا۔"

شانزل نے ہنستے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے جیسے اس بار وہ کچھ اور کرنے والا ہے۔"

"کچھ اور مطلب؟"

شانزل نے پوچھا۔

"مطلب شاید تمہیں نقصان پہنچانا چاہے۔کیئر فل رہنا۔"

امید نے اپنی خدشہ ظاہر کرتے ہوئے اسے محتاط رہنے کا کہا۔

"اگر ایسا ہوا تو میرا کیا ہو گا؟ مجھے تو تمہاری طرح فائیٹ کرنا بھی نہیں آتا۔تم مجھے بچا لو گی نہ؟"

شانزل کا لہجہ مزاحیہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویری فنی! زندگی میں کچھ سیکھ لیتے تو ایسے لڑکی سے مدد تو نہ مانگ رہے ہوتے۔"

امید نے طنز کیا،اس کا سنجیدہ لہجا ایک پل کو شانزل کو حیران کر گیا۔وہ سنجیدہ رہتی تھی مگر اس کا لہجہ اتنا کاٹ دار پہلی بار ہوا تھا۔

"امید! آر یو اوکے؟"

شانزل نے پوچھا تو وہ جیسے ہوش میں آئی۔

"آئی ایم سوری! پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا؟"

وہ جیسے شرمندہ ہوتی خود بھی اپنے کچھ دیر پہلے والے لہجے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"ریلکس امید! تم اپنے ارد گرد نظر رکھو میں بھی نکلنے لگا ہوں۔"

"جی ٹھیک ہے!"

امید نے فون بند کیا اور نیلم بیگم کی جانب دیکھا جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی ارد گرد دیکھنے لگی۔ ذہن میں بار بار ایک ہی شخص آ رہا تھا جس کی شکل وہ یاد نہیں کر پا رہی تھی۔ اس کا نام اسے یاد آ گیا تھا مگر یہ بات اس نے شانزل کو نہیں بتائی تھی۔

****

"جی خالہ! میں بس آنے لگی ہوں۔ آج ریکارڈنگ نہیں تھی میں بھول گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔بس واپس آنے لگی ہوں۔"

دانیہ سحر بیگم سے بات کر رہی تھی۔وہ بس اسٹاپ پر کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی۔حاشر کے بہت بار کہنے پر بھی وہ گاڑی استعمال نہیں کرتی تھی۔وہ خود کو آسائیشوں کا عادی نہیں بنانا چاہتی تھی۔اس نے فون بند کر کر سامنے دیکھا تو ایک کار اس کے آگے آکر رکی۔وہ شانزل کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا کیونکہ کل اس کی انگیجمنٹ تھی اور وہ ابھی تک شہر ہی میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھ جاؤ تمہیں ڈراپ کر دوں گا۔تمہارے سوال کا جواب بھی دے دوں گا۔"

شانزل نے کہا۔موسم میں خنکی بڑھ گئی تھی۔سردی اتنی زیادہ تو نہیں تھی مگر شانزل کو محسوس ہو رہی تھی۔

"شانزل! میں چلی جاؤں گی۔آپ رہنے دیجئے۔"

دانیہ نے انکار کیا۔

"کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔ کراچی کے حالات تو تم جانتی ہو نہ پھر کیوں ضد کر رہی ہو؟"

شانزل نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔ وہ خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے پھلے منہ کو دیکھ کر شانزل نے اپنی ہنسی دبائی۔

"تمہارے منہ میں کیا ہے؟"

شانزل کے سوال کرنے پر دانیہ نے شانزل کی جانب دیکھا۔

"کچھ بھی نہیں!"

www.novelsclubb.com

"تو پھر تمہارے یہ دونوں گال کیوں پھولے ہوئے ہیں؟"

شانزل نے معصومیت سے سوال کیا۔ اس کی بات کا مطلب جیسے ہی سمجھ آیا دانیہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

"بتائیں اب آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ آپ تو گاؤں جانے والے تھے نہ؟"

"جانے والا تھا نہیں بلکہ جا رہا تھا پھر تمہیں بس اسٹاپ پر دیکھ کر سوچا پہلے تمہیں ڈراپ کر دوں۔"

شانزل نے اسے بتایا۔

"آپ امید اور آنٹی کو لے کر نہیں جا رہے؟"

"نہیں! ابھی اس کا اکیلا جانا ہی ضروری ہے۔"

شانزل نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ وہ پہلی بار آپ کے گھر جا رہی ہے اور آپ نے اسے اکیلے ہی بھیج دیا؟"

www.novelsclubb.com

وہ جی بھر کر حیران ہوئی۔

"پہلی بار نہیں جا رہی وہ ایک مہینہ رہ کر آئی ہے وہاں۔ سب کو جانتی ہے وہاں پر۔"

شانزل کی باتیں اسے مزید حیران کر رہی تھی۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا۔امید آپ کی کزن ہے کیا؟"

دانیہ نے باقاعدہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میری کزن نہیں ہے بلکہ میری مام کی فرینڈ کی بیٹی ہے۔اڑھائی ماہ پہلے کار ایکسیڈنٹ امید کی والدہ چل بسی اور امید کی یاداشت چلی گئی۔تب سے وہ مام کے ساتھ رہ رہی تھی۔"

شانزل نے اسے امید کی آدھی سچائی بتائی۔

"یعنی وہ آپ کے ساتھ رہتی تھی اور آپ کو پسند آگئی اور شادی کا فیصلہ کر لیا۔"

دانیہ نے بظاہر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پسند تو وہ مجھے ہے مگر شادی کا فیصلہ نہیں لیا میں نے۔"

"مطلب!"دانیہ کے لئے اس کی باتیں سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔

"مطلب یہ کہ-------ویسے تو یہ ایک سیکریٹ ہے مگر کوئی بات نہیں تم بھی تو میری دوست ہی ہو نہ تمہیں بتانے سے کچھ نہیں ہو گا۔(دانیہ ابھی بھی نا سمجھی سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے دیکھ رہی تھی)امید کو دراصل میرے کزن سے خطرہ ہے اور اس سے بچانے کے لئے مجھے منگنی کا شور مچانا پڑا۔میرا اس سے اب تک تو شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔بس کچھ وقت کے لئے ارباز سے اسے بچا کر رکھنا ہے تاکہ اس کو سب یاد آجانے پر اس کی زندگی میں واپس لوٹایا جائے۔"

شانزل نے نارمل انداز میں پوری بات اس کے گوش گزار کی۔

"اور امید!اس کا کیا تم منگنی توڑ دو گے تو اس پر کیا بیتے گی؟"

وہ روہانسی ہوئی۔اسے امید کی جگہ اپنا آپ لگا۔

"اس پر کیا بیتے گی مطلب؟وہ تو مجھے صاف صاف انکار کر چکی ہے کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی،اور تم زیادہ نہ سوچو!تمہارا گھر آگیا ہے۔چلو شاباش!اچھے بچوں کی طرح کی گھر جاؤ۔"شانزل نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

وہ گم سم سی کار سے اتر کر گھر کے اندر کی جانب چل دی۔شانزل نے اس کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی کار آگے بڑھالی۔

****

حویلی میں ان کا استقبال اچھے سے کیا گیا تھا۔وہ حویلی کی ہونے والی بہو کی حیثیت سے پہلی بار حویلی میں قدم رکھ رہی تھی۔اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا جبکہ دوسری جانب نیلم بیگم کے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ تھی۔

"مبارک ہو ہونے والی بھابھی صاحبہ!"

ارباز نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے اس سے کہا۔امید نے اسے گھور کر دیکھا۔

"راستے سے ہٹو! ورنہ جو حال تمہارے بھیجے گئے ان گنڈوں کیا تھا تمہارا بھی ویسا ہی حال بنا دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

غصے سے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی۔ارباز خباثت سے ہنستا پیچھے ہو گیا۔

"بھابھی! آپ چلیں میں آپ کو آپ کا دریس دیکھاتی ہوں۔"

حمیرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیجاتے ہوئے کہا۔وہ بنا کچھ کہے اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی۔حویلی میں سب مہمان آ گئے تھے۔رات کے وقت شانزل

بھی آ گیا تھا۔اس کے چہرے کی خوشی ارباز کو آگ لگا رہی تھی۔ منگنی سے پہلے امید اور شانزل کو ملنے نہیں دیا جا رہا تھا۔شانزل کو یہ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اس نے فون پر بات کرنا چاہی تو اس کی کزنوں نے کرنے نہ دی۔ جیسے تیسے رات تو گزر گئی۔اگلے دن ہی ہر کوئی مصروف پھر رہا تھا۔حویلی میں گہما گہمی جاری تھی۔امید کو تیار کرنے کے لئے شہر سے بیوٹیشن کو بلایا گیا تھا۔حویلی کے پچھلے گارڈن میں سجاوٹ کی گئی تھی۔ جیسے ہی دن ڈھلا شانزل کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔کل سے اب تک وہ امید سے نہیں مل پایا تھا۔نیلم بیگم اس کے پاس آئی۔وائٹ پینٹ کوٹ میں وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماشااللہ! میرا بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے اللہ نظر بد سے بچائے! آمین!"

اس کا ماتھا چھوم کو وہ محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"مام! کہاں ہے آپ کی بیٹی؟"

شانزل کے لہجے کی بے تابی پر وہ مسکرا دیں۔

"کچھ دیر انتظار کر لو پھر وہ آ جائے گی۔ چلو میرے ساتھ اسٹیج پر۔"

وہ اسے لے کر اسٹیج کی جانب بڑھ گئیں۔ سب لوگ اس سے آ کر مل رہے تھے۔ گاؤں کے سبھی لوگوں کو بھی بلایا گیا تھا۔ یہی بات اربازکو مزید کھل رہی تھی۔

"کانگراچولیشن مسٹر شانزل!"

انجانی آواز پر شانزل نے مڑ کر دیکھا۔

"ویل تھینک یو! لیکن میں نے آپکو پہچانا نہیں۔"

شانزل نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ثوبان صدیقی ہے۔ اربازکا دوست ہوں۔"

اس نے تعارف کروایا تو شانزل مسکراتے ہوئے اس سے بات کرنے لگا۔

اچانک سب لائٹس آف ہو گئی۔ شانزل نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ایک لائٹ آن ہوئی جس کا فوکس سامنے سے آنے والی شخصیت تھی۔ وائیٹ

ڈریس میں دلہن کی طرح تیار امید اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی۔وہ کنفیوز ہو رہی تھی کیونکہ وہ کسی کو دیکھ نہیں پا رہی تھی مگر جانتی تھی سب کی نگاہوں کا مرکز وہی ہی ہے۔شانزل اسٹیج سے اتر اس کی جانب بڑھا۔وہ اس کے ساتھ چلتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جس پر امید اسے گھوری سے نوازنا نہیں بھولی تھی۔اسٹیج پر لیجانے کے بعد سب لائٹس آن ہو گئیں۔نیلم بیگم اسٹیج پر شانزل کی دادی کو لے آئیں۔دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی۔اس کے بعد مبارک بعد کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا۔سب لوگوں کے چہرے پر خوشی تھی سوائے دو لوگوں کے جو اپنی اپنی سوچ میں گم امید کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

"بس کچھ دن اس کے بعد تم بولنے لگو گی۔"

حاشر دو دن سے بلاناغہ اسے دیکھنے آتا تھا۔وہ بولنے کی کوشش کرتی تھی مگر بول نہیں پا رہی تھی۔اس حادثے نے اس کے آدھے چہرے کو جلا دیا تھا۔اس کی بے

ہوشی کے دوران ہی اس کے چہرے کی سرجری ہو چکی تھی مگر یہ سرجری اس کی پہچان بدل چکی تھی۔عدنان نے ہی بس حادثے کے تمام وکٹمز پر نظر رکھی ہوئی تھی۔اسے جب معلوم ہوا کہ ایک لڑکی جس کا چہرہ آدھا جھلسا ہوا ہے اس کا کوئی رشتہ دار سامنے نہیں آیا تو اس نے حاشر کو بتایا۔وہ اسے پہچان گیا تھا۔اس نے امید کو پرائیویٹ ہاسپٹل میں شفٹ کروایا۔حاشر سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ابیہا گئی تو کہاں گئی۔بس میں وہ نہیں تھی لیکن اس کی تمام چیزیں اسی بس سے ملی۔اس نے سب کو یہی بتایا کہ ابیہا اس بس میں تھی۔وہ امید کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔جس دن اسے امید کے بارے میں معلوم ہوا تھا اسی دن اس نے اپنی زینی خالہ کو دیکھا تھا۔انہیں اسی ہاسپٹل میں لایا گیا۔ان کی کنڈیشن بہت سیریس تھی۔ڈاکٹر زکا کہنا تھا ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔حاشر ان سے ملنے گیا۔ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑا وہ وجود اسے اپنی زینی خالہ کہیں سے نہیں لگ رہی تھی۔ان کا چہرہ صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا۔

"خالہ!"

ان کے قریب جا کر اس نے انہیں پکارا۔انہوں نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولیں۔وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"خالہ! میں حاشر----"

حاشر نے انہیں یاد کروایا۔انہوں نے مسکرانے کی کوشش کی۔وہ ان کا ہاتھ تھام کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"ابی--ہا!---"

انہوں نے بولنے کی کوشش کی۔حاشر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"آپ کو ابھی تک مجھ سے زیادہ اس کی فکر ہے نہ؟؟"

حاشر نے مصنوعی ناراضگی دیکھائی۔وہ مسکرائی۔

"بھائی----کو کہنا---مجھے معاف---ک-ر---دیں۔"

وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھیں۔

"سب آپ سے محبت کرتے ہیں، آپ کو یاد کرتے ہیں اور ابیہا تو مس کھڑوس بنی ہوئی ہے، ہر وقت ناک پر غصہ رہتا ہے اس کی۔ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر آپ کو ہی اس کو پہلے جیسا کرنا ہے۔"

حاشر کی باتوں پر وہ تکلیف برداشت کرتی مسکرا رہی تھی۔ تبھی ان کا سانس اکھڑنے لگا۔

"ڈاکٹر!!!!!!"

حاشر نے چلا کر ڈاکٹر کو پکارا۔ روزینہ نے اس کی جانب دیکھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں۔ حاشر ان کی جانب جھک گیا۔

"میری---بیٹی---خیال---رکھنا۔"

وہ مزید کچھ نہ بول پائیں۔ ڈاکٹر انہیں چیک کر رہا تھا مگر وہ جان گیا تھا اس کی خالہ ہمیشہ کے لئے چلی گئی ہیں۔ وہ روم سے باہر آیا تو دانیہ اس کی جانب لپکی۔

"امی؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

اس نے اندر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ چلی گئیں۔"

حاشر نے سنجیدگی سے کہا۔دانیہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔عدنان اس کے کہنے پر کیلیفورنیا فون کر کر روزینہ کی ڈیتھ کا بتا چکا تھا۔روزینہ کی ڈیتھ کے دو دن بعد سب واپس چلے گئے سوائے سحر بیگم اور حاشر کے۔حاشر اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا۔اس کے بعد سے وہ مسلسل امید کی خبر گیری کرتا رہتا تھا۔آج بھی وہ اسی کے سامنے بیٹھا اسے تسلی دے رہا تھا۔اس نے ایک کاغذ اس کی جانب بڑھایا۔حاشر نے اسے لے کر پڑھا۔

"بھائی!!ابیہا اور امی کہاں ہیں؟؟ابیہا نے اس دن کہا تھا وہ آپ کو کانٹیکٹ کر لے گی۔"

حاشر نے پڑھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"امید!اس دن جو ہوا وہ مجھے بتا سکتی ہو؟؟؟"

www.novelsclubb.com

حاشر نے اس سے سوال کیا تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔اس نے ہاں میں سر ہلایا۔وہ پھر سے کاغذ پر کچھ لکھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وہ کاغذ اس کی جانب بڑھایا۔

"بھائی! ابیہا کو جب معلوم ہوا کہ آپ پاکستان میں ہیں تو وہ تبھی پاکستان آنے کے لئے نکل گئی۔میں امی کو لے پاکستان آ رہی تھی ابیہا بھی ہمیں ائیر پورٹ پر ملی۔بھائی کوئی ہمارا پیچھا کر رہا تھا۔وہ ابیہا کو مارنا چاہتا تھا۔میں نے ابیہا کو کہا کہ وہ کار کے بجائے بس میں ہمارے ساتھ جائے مگر ہم اسے چکمانہ دے سکے بس کا ٹائر پھٹنے پر ہم لوگ بس سے اترے تو میں نے اسی شخص کو وہاں بھی دیکھا۔پھر امی کی ایک دوست انہیں مل گئی۔میں نے ابیہا کو ان کے ساتھ جانے کو کہا اور خود بس میں بیٹھ گئی اس شخص کی نظروں میں آئے بغیر پھر وہ بس میں دھماکہ ہو گیا۔ابیہا نے اپنا فون بھی مجھے دیا تھا تاکہ آپ میری لوکیشن ٹریس کر کر مجھ تک پہنچ جائیں وہ آپ کو کود کانٹیکٹ کرنے والی تھی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حاشر حقیقت جان کر بہت حیران ہوا۔

"تم جانتی ہو وہ کون تھا جو ابیہا کو مارنا چاہتا تھا؟؟؟"

حاشر کے سوال پر اس نے شرمندگی سے سر جھکا دیا۔

****

(چار ماہ پہلے)

"میں آپ کو ابیہا بلا سکتی ہوں؟"

امید نے ابیہا سے پوچھا جو سنجیدگی سے نیشنل ہسٹری میوزیم میں رکھے ڈائینو سارس کے ڈھانچے کو دیکھ رہی تھی۔امید کے پوچھنے پر ابیہا نے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ کیا ہے نہ مس کھڑوس کہنا تھوڑا عجیب لگتا ہے۔"

امید نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ابیہا ہی تو تم مجھے ابیہا بلا سکتی ہو۔"

ازلی سنجیدگی سے اجازت دی گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابیہا! وہ-----ایک بات پوچھوں؟؟؟"

امید نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے پوچھا۔وہ لوگ اب ڈائینو سارس ہال میں داخل ہو رہے تھے۔

"کیا پوچھنا چاہتی ہو تم؟؟"

اس نے مڑ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آپ اتنا سنجیدہ کیوں رہتی ہو؟؟؟"

"میری نیچر ہی ایسی ہے۔"

وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

"لیکن!!!!"

امید ہانپتے ہوئے اس کے پیچھے آئی۔ابیہا بہت تیز قدم اٹھا رہی تھی۔

"رومیو بھائی آپ کو اتنا ہنسانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی آپ نہیں ہنستی؟؟ان کا دل دکھتا ہو گا نہ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

امید کی بات پر اس کے قدم رکے۔

"وہ جانتا ہے میں ایسی ہی ہوں۔"

ابیہا نے پھر سنجیدگی سے کہا۔

"ابیہا!!!"

"تمہاری امی کیسی ہیں اب؟؟؟"

ابیہا نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا۔

"امی! بالکل ٹھیک ہیں۔آپ کو پتا ہے انہوں نے باسط کو پسند کر لیا ہے۔"

"کانگراچولیشن!"

www.novelsclubb.com

اس کے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہنے پر ابیہا نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

امید کیلیفورنیا میں اپنے تایا کے پاس رہنے آئی تھی۔یہاں اس کے تایا کا بیٹا باسط اسے پسند کرنے لگا۔پسند تو امید بھی اسے کرتی تھی۔شمائلہ اس کی شادی اتنی دور کرنے پر رضامند نہیں تھی،اس لئے اس کے تایا اور تائی نے دونوں ماں بیٹی کو اپنے

پاس کچھ دن کے لئے بلایا تھا تاکہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکیں۔ باسط سے جھگڑ کر وہ اکیلی گھر سے نکل آئی تھی جب ابیہا نے اسے اسٹریٹ رابر سے بچایا۔ وہ پاکستان سے تھی یہی چیز ابیہا کو اس میں انٹرسٹ لینے پر مجبور کر رہی تھی۔ وہ روز اس سے مل رہی تھی۔

"کس بات کی مبارک بعد دی جا رہی ہے؟"

حاشر نے ان کے پاس آ کر پوچھا۔

"کچھ چیزیں سیکرٹ بھی رہنی چاہیئے رومیو بھائی!"

امید نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ایسا نہ میری مدد کے بنا تم لوگوں کا کام نہ ہو۔"

حاشر نے اسے تنگ کیا۔

"علیزے کہاں ہے؟"

ابیہا کے بات بدلنے پر اس نے منہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تھک گئی ہے اس لئے باہر چلی گئی ہے۔"

امید تم حاشر کے ساتھ آگے کا پارٹ دیکھ لو مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ کہہ کر بنا کچھ سنے واپس کی جانب مڑ گئی۔وہ جیسے ہی میوزیم سے باہر آئی سامنے سے آتا شخص اس سے ٹکرایا۔

"اوہ! آئی ایم ریئلی ویری سوری!"

اس نے فورا معذرت کی۔ابیہا نے اس کی جانب دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔

"اسٹرینج!"

وہ ابھی بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جب کسی نے اس کے ساتھ کھڑا ہو کر اس کو پکارا۔ابیہا نے مڑ کر اسے دیکھا۔امید بھاگ کر اس کے پاس آئی۔حاشر بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔

"ابیہا!!!!!نائس نیم!!!تم سے ملنا پڑے گا مس ابیہا! ثوبان صدیقی کو آپ پسند آگئی ہیں اور جو چیز ثوبان کو پسند آجائے اسے اسکا ہونا ہی پڑتا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہی کی جانب دیکھتا وہ بول رہا تھا۔

****

"میم! ایک نیو کمپنی ہے جو ہمارے ساتھ کام کرنا چاہتی ہے۔"

ابیہا نے سیکریٹری کی بات سن کر اس کے ہاتھ سے فائل لی جس میں اس نیو کمپنی کی انفارمیشن تھی۔

"میٹنگ ارینج کر لو اور رومیو کو انفارم کر دینا۔"

ابیہا اس کو آرڈر دیتی اپنی لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ سیکریٹری کے جانے کے بعد ابیہا نے امید کو فون ملایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ غالبا آفس میں ہوتی ہیں اس وقت؟"

حاشر کی آواز سن کر اس نے اپنا موبائل دیکھا۔ اس نے امید کو کال کی تھی یہ حاشر کا نمبر کیسے مل گیا مگر نمبر تو امید کا ہی تھا۔

"وہ کیا ہے امید کے ساتھ آج لنچ کا وعدہ کیا تھا وہی پورا کر رہا ہوں۔"

ابیہا کے بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا۔

"میٹنگ میں ٹائم پر پہنچ جانا۔"

اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔

"لو جس سے بات کرنے کے فون کیا تھا اس سے تو کی نہیں۔"

حاشر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کیوں انہیں تنگ کرتے ہیں؟"

"میری نیچر ہے۔"

امید کے پوچھنے پر حاشر نے سنجیدگی سے کہا۔

"وہ بھی ایسے ہی بولتی ہیں۔"

"اسی سے سیکھا ہے۔"

وہ دونوں ہنسنے لگے۔

"امید! انہیں جانتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

حاشر نے یک دم سنجیدہ ہوتے ہوئے اس کے سامنے ایک تصویر کی؟"

یہ تو روزینہ آنٹی ہیں؟آپ کیسے جانتے ہیں انہیں؟؟"

امید نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ میری خالہ ہیں۔کچھ سال پہلے بچھڑ گئی تھی۔اس دن تم نے فون میں اپنی بچپن کی تصویر دیکھائی تو تمہارے ساتھ جو لڑکی تھی وہ خالہ جیسی لگ رہی تھی۔اس لئے پوچھا۔"

حاشر نے اسے بتایا۔

"یہ لوگ تو کراچی میں رہتے تھے، ہم اسکول میں ساتھ تھے پھر یہ اسکول چھوڑ گئی۔اس کے بعد ہم لوگ بھی حیدر آباد میں شفٹ ہو گئے۔"

"تم ان کے پرانے گھر کا ایڈریس دے سکتی ہوں؟"

حاشر نے پوچھا۔

"بھائی! مجھے اس کے گھر کا ایڈریس تو یاد نہیں ہاں اسکول کا نیم یاد ہے۔"

امید سے معلومات لے کر اس نے عدنان، اپنے پی اے کو پاکستان میں روزینہ کا پتا لگانے کا کہا۔

****

ابیہا جیسے ہی میٹنگ روم میں داخل ہوئی، سب کی نظریں اس پر پڑیں۔ ثوبان تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ اتنی بڑی کمپنی کی اونر ہو گی یہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا۔

"گڈ ایوننگ ایوری ون!"

وہ ایک ساتھ سب کو مخاطب کر کر اپنی کرسی سنبھال چکی تھی۔ ثوبان نے بنا وقت ضائع اسے اپنی کمپنی کی بریفنگ دینا شروع کی جسے وہ سنجیدگی کے ساتھ سنتی رہی۔ ثوبان کے علاوہ بھی وہاں اور لوگ تھے جو ڈفرنٹ کمپنیز سے تعلق رکھتے تھے مگر ثوبان نے اپنا نمائندہ بھیجنے کے بجائے خود آنے کو ترجیح دی تھی۔ سب لوگوں نے اپنی بریفنگ دے دی تو ابیہا اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کانگراچولیشن مسٹر ثوبان! ہمیں آپ کے ساتھ کام کر کر خوشی ہو گی۔ روزی

آپ کو انفارم کر دے گی نیکسٹ میٹنگ ڈے فکس ہونے کے بعد۔ تھینک یو ایوری ون!"

وہ کہہ کر جا چکی تھی۔ وہاں موجود کچھ لوگوں کے چہرے پر غصہ تھا تو کچھ کے چہرے پر ناکام ہونے کا دکھ۔ ثوبان مسکراتا ہوا اپنی پی اے کے ہمراہ میٹنگ روم سے نکل گیا۔

****

"کہاں بزی رہتی ہیں آپ آج کل؟"

ایک ہفتے بعد امیدا بیہا سے مل رہی تھی۔

"بزنس کا بزی شیڈول ہوتا ہے۔"

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو اپنے رشتوں کو تو وقت دینا چاہیئے نہ۔ آپ کا بھائی اتنے دن بعد آیا ہے اور آپ اس سے ملنے بھی نہیں گئیں؟"

www.novelsclubb.com

"اشعر سے میں کل ہی مل چکی تھی، وہ بھی میرا ہی بھائی ہے اس کے پاس بھی وقت نہیں ہوتا۔"

اشعر ابیہا کے ساتھ بزنس سنبھالتا تھا۔ وہ اس سے بڑا تھا مگر ابیہا کی سنجیدہ طبیعت کے سامنے وہ چھوٹے بھائیوں کی طرح بی ہیو کرتا تھا۔ وہ بزنس میٹنگ کے لئے دبئ اور ملائیشیا کا راؤنڈ لگاتا رہتا تھا۔ کل ہی وہ دبئ سے واپس آیا تھا۔ ابیہا اس سے ایک بار مل کر پھر سے اپنی بزنس میٹنگ میں الجھ گئ تھی۔ ابیہا نے کافی شاپ کے باہر کار روکی۔

"چلو!!!"

www.novelsclubb.com

وہ اسے باہر آنے کا کہہ کر کار سے اتر گئ۔

"ہیلو مس ابیہا!"

ثوبان کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔

"یہ کون ہے؟"

امید نے اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ مسٹر ثوبان ہیں۔ بزنس فیلو۔"

ابیہا نے تعارف کروایا۔

"مس ابیہا! میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

اس کے یک دم سنجیدہ ہو جانے پر ابیہا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ امید بھی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کہیئے مسٹر ثوبان!"

ابیہا نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔ ثوبان اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ امید نے اپنی ہنسی دبائی، یقیناً اگر وہ وہی کہنے والا تھا جو وہ سوچ رہی ہے تو بہت برا ہونے والا تھا اس کے ساتھ۔

"مس ابیہا ذوریز! میں نے جانتا کہ یہ محبت ہے نہیں لیکن جب سے آپ کو دیکھا ہے یہ دل بس آپ کا نام ہی لے رہا ہے، آپ کو ہی دیکھنے کی ضد کرتا ہے۔ مجھے تو

اب ہر وقت بس آپ کا ہی خیال رہتا ہے۔آپ کو ہر پل آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔ مس ابیہا! کیا آپ مجھے سے شادی کریں گی؟؟؟"

اس نے ساری بات اردو میں کہی تھی مگر آس پاس کھڑے لوگ سمجھ چکے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔وہ لوگ ابیہا کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔

"آپ نے جو کہنا تھا وہ کہہ چکے یا کچھ اور بھی کہنا باقی ہے؟"

ابیہا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ابیہا! میں----"

"یہ دیکھ رہے ہیں (اس نے اپنی انگلی میں موجود رنگ اس کے سامنے کی) آئی ایم آلریڈی انگیجیڈ مسٹر ثوبان!"

آس پاس کے لوگوں کے منہ سے بے ساختہ اووووووو نکلا تھا۔

"بہت جلد ابیہا حاشر حمدانی بھی کہلائی جاؤں گی۔آئی تھنک یہ جواب کافی ہو گا آپ کے لئے۔آپ کو بزنس پر توجہ دینی چاہیئے۔آپ کی کمپنی یہاں قدم نہیں جما سکتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر یہی حال رہا آپ کا تو۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا۔امید کے ہنسنے پر اسے غصہ آیا۔کیسے ان دو لڑکیوں نے اسے سرِ راہ ذلیل کیا تھا۔وہ تو اسے محبت دینا چاہتا تھا مگر اب اسے سبق سیکھانا ہی اس کا مقصد تھا۔وہ چپ چاپ وہاں سے چلا گیا۔

"مجھے تو لگا تھا آپ اسے تھپڑ بھی لگا دیں گی۔"

جو بات آرام سے سمجھائی جا سکے اس کے ہاتھ کا استعمال ضروری نہیں ہوتا۔"

ابیہا کہہ کر کافی شاپ کے اندر داخل ہو گئی۔امید بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

****

www.novelsclubb.com

"ابیہا! رومیو بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

وہ میٹنگ میں کسی کا فون پک نہیں کرتی تھی سوائے حاشر کے،ابھی بھی اس کا نمبر دیکھ کر اس نے فون پک کیا تھا مگر دوسری جانب امید کی کہی بات پر وہ فورا اپنی کرسی سی اٹھی تھی۔اس نے میٹنگ ڈس مس کی اور میٹنگ روم سے نکل آئی۔

"کہاں ہے حاشر؟؟؟"

ہاسپیٹل میں داخل ہوتے اس نے امید کو دیکھا۔وہ فوراً اس کے پاس آئی تھی۔

"وہ ٹھیک ہیں ابیہا!"

امید نے اسی تسلی دی۔

"مجھے اس سے ملنا ہے ابھی۔"

ابھی نے سنجیدگی سے کہا۔

"پہلے آپکو میری بات سننی ہے۔"

ابیہا جو آگے بڑھنے لگی تھی اس کی بات پر اسنے اچنبے سے امید کی جانب دیکھا۔

"رومیو بھائی کو کوئی مارنا چاہتا تھا۔وہ کار جان بوجھ کر ان کی کار سے ٹکرائی تھی۔میں نے خود دیکھا تھا اس شخص کو۔"

ابیہا نے غصے سے مٹھی بھینچی پھر اپنا فون نکالا۔

"کار کون چلا رہا تھا؟؟؟"

ابیہا نے غصے سے کسی سے پوچھا تھا۔دوسری جانب جواب ملنے پر اس نے غصے سے مٹھی بند کی۔

"پروف دو مجھے آدھے گھنٹے تک۔"

اس نے کہہ کر فون کٹ کر دیا۔

"ابیہا! کس سے بات کر رہی تھیں؟"

امید نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

"حاشر کا باڈی گارڈ!"

"ان کا باڈی گارڈ بھی ہے میں نے تو کبھی نہیں دیکھا۔"

وہ ابھی تک حیرت زدہ تھی۔

"میری فیملی کے ہر فرد کی حفاظت کے لئے باڈی گارڈ ہیں۔میں نے ہی انہیں ہائر کیا ہے حاشر کے علاوہ سب کو یہ بات معلوم ہے۔"

ابیہا نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

"انکل! اگر اپنے بیٹے کے نکاح میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو آجائیں۔ایڈریس بھیج رہی ہوں اور ایک نکاح خواں کو بھی لیتے آیئے گا۔"

ابیہا نے کہہ کر فون کاٹا تو امید خوشی سے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کے گلے لگ گئی۔

"میں کچھ دیر تک آتی ہوں تب تک تم رومیو بھائی سے مل لو سامنے سے رائٹ وہاں علیزے موجود ہے وہ آپکو رومیو بھائی سے ملوادے گی۔"

امید اس سے الگ ہوتی ہاسپٹل سے نکل گئی۔وہ پندرہ منٹ تک وہیں کھڑی خود کو پر سکون کر کر رہی تھی۔پھر ایک لمبی سانس خارج کرتی وہ آگے بڑھی۔اس کا رخ ہاسپٹل کے روم کی جانب تھا جہاں اس وقت حاشر تھا۔علیزے سے روم کا پوچھ کر وہ روم میں داخل ہو گئی۔سامنے بیڈ پر وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔سر پر پٹی بندھی تھی۔اسے صحیح سلامت دیکھ کر اسے سکون ملا تھا۔

"وہیں کھڑی رہو گی مس کھڑوس! آگئی ہو تو میرا حال چال ہی پوچھ لو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھیں بند کیے ہی وہ بولا تھا۔اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"کب تک پہنچ رہے ہیں آپ؟"

اسے کسی سے بات کرتا سن کر رومیو نے آنکھیں کھولیں۔وہ فون بند کرتی اس کے پاس آئی۔

"کون آرہا ہے؟ کس سے بات کر رہی تھی؟"

"تمہاری خواہش پوری کرنے جا رہی ہوں۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں۔"

اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"پانچ منٹ کے لیے خاموش ہو سکتے ہو تم؟"

"نہیں! جب تم میرے سامنے ہو تو خاموشی بھی دور بھاگ جاتی ہے مجھ سے۔"

"اور عقل بھی۔"

اس نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ تبھی ڈور کھلا اور کچھ لوگ اندر آئے۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ! آپ لوگ؟"

اس نے پوچھا۔

"جی! تو مولوی صاحب تشریف رکھیے۔ یہ ہیں دونوں بچے جن کا نکاح کروانا ہے۔

"

اپنے ڈیڈ کے منہ سے نکاح کا سن کر اس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"مجھے تو آنے دیں میرے بنا نکاح کیسے ہو گا۔"

امید ہانپتی ہوئی روم میں داخل ہوئی۔ سب مسکرا دیئے سوائے ایک کے۔ امید نے ایک ڈوپٹہ اس کے سر پر ڈال دیا۔ نکاح کا مرحلہ طے ہوا تو سب انہیں مبارک باد دینے لگے۔ رومیو کے چہرے کی خوشی اسے ایک نیا سکون پہنچا رہی تھی۔ سب کے روم سے جانے کے بعد وہ اس کے پاس آئی اور جھک کر اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"تمہاری زندگی میری امانت ہے مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔"

رومیو نے اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھے۔ اس کا ایک معمولی سا ایکسیڈنٹ

اس کی مس کھڑوس کو ڈرا گیا تھا۔اس نے آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور دل کے مقام پر رکھ دیا۔

تیرے دل سے میری روح تک

تیری بات سے میری ذات تک

اک سفر تھا بے خیالی کا

اک موسم تھا خوشحالی کا

تجھے پا کر جو ہم تیرے ہوئے

پھر ڈر کے دل پر بسیرے ہوئے

تیری خوشی سے میری مسکان تک

تیری محبت سے میرے عشق تک

اک زمانہ تھا انجانہ سا

اک میل تھا پرانہ سا

www.novelsclubb.com

محبت جو جذبہ تھا بیگانہ سا

کر ہی گیا ہے ہمیں دیوانہ سا

اب تو بس میں ہوں تیرا ساتھ ہے

میرا عشق تو بس تیری ذات ہے

آہستگی سے کہتا وہ اس کے آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ یکدم پیچھے ہوئی۔

"وہ کون سا دن ہو گا جب میری مس کھڑوس شرمائے گی۔"

اس نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کی ڈکشنری میں شرمانا ورڈ ہی نہیں ہے۔"

امید نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اور مسکرانا بھی۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو امید ہنس دی۔

"تمہیں مسکراتے دیکھ کر ہی تو لگتا ہے میں خوش ہوں۔"

www.novelsclubb.com

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی جو امید سے بات کرتا ہوا ہنس رہا تھا۔

اس کے موبائل پر بیپ ہوئی تھی تو اس نے فون چیک کیا۔ جارج کا میسج تھا۔ وہ غصے سے روم سے نکل گئی۔ آدھے گھنٹے بعد وہ اس بلڈنگ کے آگے تھی۔ ثوبان کا آفس تھرڈ فلور پر تھا۔ وہ لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

"ثوبان صدیقی؟"

ریسیپشن پر آکر اس نے صرف نام پوچھا تھا۔

"سر میٹنگ میں ہیں ابھی۔ آپ کی اپائنٹمنٹ کتنے بجے کی تھی میم؟"

ریسپشنسٹ نے پروفیشنل انداز میں سوال کیا۔

"میٹنگ روم کہاں ہے؟"

اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا گیا تھا۔ اس کا لہجہ ریسیپشنسٹ کو ڈرا گیا تھا۔ اس نے ایک روم کی جانب اشارہ کر دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔ ریسیپشنسٹ فورا اسکے پیچھے آئی۔

www.novelsclubb.com

"میم! آپ وہاں نہیں جا سکتی۔ سر نے منع کیا۔ پلیز میم!"

ریسیپشنسٹ کی التجا پر وہ رکی۔

"دوبارہ مجھے روکنے کی ہمت مت کرنا۔ آج تمہارے باس کو اپنے کیے کا حساب دینا ہے۔"

غصے سے کہتی وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گئی۔ میٹنگ میں خلل ثوبان کو پسند نہیں تھا ابھی بھی دروازہ کھلنے پر اس کے چہرے پر ناگواری آئی تھی۔ اس نے جیسے ہی سامنے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسکے سامنے آئی۔ منہ پر پڑنے والا تھپڑ ثوبان کو ہوش میں لایا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔"

غصے سے بولتے ہوئے اس نے جیسے ہی اسے مارنا چاہا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے کے ساتھ اس کمر سے لگا دیا۔ سب لوگوں کے سامنے اپنی بے عزتی پر اس کا خون خول رہا تھا مگر اس کی پکڑ سے خود کو آزاد نہیں کروا پا رہا تھا۔

"بہت اچھی پلینگ تھی تمہاری مگر وہ کیا ہے نہ ابیہا حاشر حمدانی کو چھو بھی پانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔"

اس کے کان کے قریب چہرہ کر کر وہ بولی نہیں غرائی تھی۔

"تم نے جو آج حاشر کے ساتھ کیا اس کے بعد مجھے تمہارا شکریہ تو کرنا ہی چاہیئے نہ آج تمہاری وجہ سے میں ابیہا حاشر حمدانی بن چکی ہوں لیکن حاشر کو چوٹ پہنچانے کی سزا بھی تمہیں ملے گی۔"

ابیہا نے کہہ کر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا۔ پھر میٹنگ روم میں موجود باقی لوگوں کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ شخص اگلے چوبیس گھنٹوں میں کیلیفورنا کی پولیس کسٹڈی میں ہو گا اس کے خلاف کیس میں نے کیا ہے۔ اس کے دیوالیہ ہونے سے پہلے آپ لوگوں کا جو حصہ اس کمپنی میں ہے اسے الگ کر لیں مزید آپ لوگ خود سمجھدار ہیں۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی وہ جا چکی تھی۔ ثوبان اپنے غصے کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کنٹرول کرتا واپس اپنی چیئر پر بیٹھا لیکن اس کے بیٹھتے ہی باقی میمبرز ایک ایک کر کر روم سے نکلتے چلے گئے۔اس نے غصے سے ٹیبل پر مکا مارا۔

"نام کیا ہے تمہارا؟؟؟"

ابیہا نے میٹنگ روم سے نکلی تو ایک جانب وہی ریسیپشنسٹ اداس کھڑی نظر آئی۔وہ اسکے پاس آئی اور پوچھا۔اس نے چہرہ اٹھا کر ابیہا کی جانب دیکھا۔

"میری ڈیوڈ(Merry David)۔"

"کل یہاں آجانا تمہاری جاب تمہیں مل جائے گی،اچھے سیلیری پیکج کے ساتھ۔"

اپنا کمپنی کارڈ وہ اسے دے کر آگے بڑھ گئی جبکہ وہ حیرانی سے اسے دیکھتی رہی۔

****

"کہاں چلی گئی تھی تم؟؟؟"

وہ ہاسپیٹل روم میں داخل ہوئی تو حاشر نے اس سے پوچھا۔

"کچھ کام تھا جو ختم کرنا ضروری تھا بس وہی کرنے گئی تھی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابیہا نے اس کے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔حاشر نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا اور آنکھیں موند لیں۔

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں یہ کیا کر رہے ہو؟"

ابیہا نے اس کی حرکت پر نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں محسوس کر رہا ہوں۔آج کا دن بہت بڑی خوشی دے گیا ہے مجھے۔"

آنکھیں بند کیئے ہی وہ بولا تھا۔ابیہا کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"ایک بات بتاؤ مس کھڑوس!"

آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

"کیا؟؟؟؟"

ابیہا ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔

"میں تمہیں مسکراتا ہوا،ہنستا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں، جیسے بچپن میں ہنستی تھی،اور تم جانتی ہو یہ بات تو کیوں میرے سامنے مسکرانے سے گریز کرتی ہو؟؟؟"

www.novelsclubb.com

حاشر کے سوال کا اسکے پاس جواب نہیں تھا، وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں ہنس نہیں پاتی۔اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ حاشر کے ہاتھ سے نکالا۔حاشر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو آگے بڑھ کر اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند چکی تھی۔حاشر مسکرا دیا۔اس کے گرد حصار باندھ کر وہ بھی آنکھیں موند گیا۔

****

"اس لڑکی کی وجہ سے میری ساری محنت، میرا سارا پیسہ ڈوب گیا۔وہ سب لوگ جو میرے ساتھ مل کر کام کرنے والے تھے سب ہی مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے۔اسے اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔"

www.novelsclubb.com

ثوبان سارا قرض ادا کر کر واپس جا رہا تھا۔اسے اپنا گھر تک بیچنا پڑ گیا تھا۔وہ غصے میں آفس کی ہر چیز کو تہس نہس کر رہا تھا۔

"سر!"

باسط نے اس کے کیبن میں جھانکا۔اسے ٹیبل پر سر سب چیزیں پھینکتے دیکھ اس نے

ثوبان کو بلایا۔

"کیا ہے؟؟؟"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

"سر! یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

"باسکٹ بال کھیل رہا ہوں، دیکھ نہیں رہے اپنا غصہ کم رہا ہوں۔"

اس نے دیوار پر لگی پینٹنگ کو اتار کر پھینکتے ہوئے کہا۔

"سر ایسا مت کریں۔ اگر نیچے والے آفس والوں نے کمپلین کر دی تو آپ کو جیل جانا پڑ سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

باسط نے اسے وارن کیا۔

"ان لوگوں کی اتنی مجال کہ ثوبان کو جیل بھیجیں گے۔"

وہ غصے سے باسط کو راستے سے ہٹاتا کیبن سے نکلا۔ باسط فوراً اس کے سامنے آیا۔

"سر کام ڈاؤن! غصہ صرف کام بگاڑتا ہے بناتا نہیں۔"

باسط کے لہجے نے اسے ایک پل کو تو چونکا دیا۔

"سر! اس دن جو لڑکی آفس آئی تھی----"

"ابیہا حاشر حمدانی!"

ثوبان نے اس کیا بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی سر! وہی، وہ میری فیانسی کی فرینڈ ہے۔ ایکچولی سر! اس ملک میں سروائیو کرنے کے لئے مجھے پیسہ چاہیئے میرے دادا میرے ڈیڈ کو ان کا حصہ دے چکے ہیں جس کی وجہ سے وہ یہاں تقریبا سیٹل ہو چکے تھے مگر پچھلے کچھ مہینوں میں ڈیڈ کو اتنا نقصان ہوا ہے کہ اب ہمیں یہاں اپنے پاؤں جمانے کے لئے مزید اماؤنٹ کی ضرورت ہو گی۔"

"یہ سب مجھے بتانے کی وجہ؟؟؟؟؟"

ثوبان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سر! حاشر اور ابیہا کچھ عرصے سے اپنی کسی ریلیٹو کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ کچھ دنوں

میں حاشر پاکستان جانے والا ہے انہیں لینے اور امید بھی واپس جا رہی ہے۔آپ یہاں ایہا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اس کے ساتھ باڈی گارڈز ہوتے ہیں لیکن اگر اسے یہ بتایا جائے کہ اس کی پیاری پھوپھو پاکستان میں ہیں تو وہ امید کے ساتھ پاکستان ضرور جائے گی۔"

اس نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔ثوبان اس کی ساری بات سنتے پہلی بار مسکرایا تھا۔

"تو یہاں کی بزنس لیڈنگ وومن چھپ کر پاکستان جائے گی،اور پاکستان میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے اسے۔"

www.novelsclubb.com

وہ زہر خند ہنسی ہنسا تھا۔

"اس میں تمہارا کیا فائدہ ہو گا؟؟؟"

ثوبان نے رک کر اس سے پوچھا۔

"مجھے بس اتنا فیور دیجئے گا کہ جب آپ ایہا کا بندوبست کریں تو ساتھ میں میری

پیاری چچی جان اور امید کی بھی اس فانی زندگی سے جان چھڑوا دیں تاکہ ----"

"تاکہ تمہارے راستے کا کانٹا بھی ہٹ جائے ہے نہ؟؟؟؟"

ثوبان نے ہنستے ہوئے کہا وہ بھی ہنس دیا۔

****

"ایسے کیسے نکاح ہو گیا؟؟ میرے بچوں کا نکاح تھا اور مجھے بتایا تک نہیں گیا؟"

سحر بیگم ابھی بھی صدمے کی کیفیت میں تھی۔ایک دن بعد حاشر کو ڈسچارج مل گیا تھا۔اس کے گھر آنے پر ہی دانش صاحب نے سب کو نکاح کا بتایا تھا۔اشعر تو اسے بیسٹ آف لک کہہ کر صوفے پر اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا جبکہ حاشر سحر بیگم کے ساتھ بیٹھا اپنے والد صاحب کو کشمکش میں مبتلا دیکھ رہا تھا۔

"نکاح کا فیصلہ میرا تھا پھوپھو!" ایبہا کی آواز پر سب نے اس کی جانب دیکھا۔

امید بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔وہ ایبہا کے پیچھے سے نکل کر اشعر کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئی۔اشعر نے ایک نظر اسے دیکھ کر نظروں کا زاویہ موڑ لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا میرا حق نہیں تھا کہ اپنے بیٹے کی زندگی کے اتنے بڑے فیصلے میں شامل ہوں؟"

انہوں نے روٹھتے ہوئے کہا۔

"سب سے زیادہ حق آپ کا ہی تو ہے لیکن اس وقت میں بہت ڈر گئی تھی پھوپھو!"

بہت عرصے بعد انہوں نے اس کی آنکھ میں آنسو دیکھے تھے۔انہوں نے فوراً اسے گلے لگا لیا۔

"مبارک ہو آپ کی بہن میں نارمل انسانوں والی خصوصایات آہستہ آہستہ ڈاؤن لوڈ ہو رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

امید نے اشعر کے کان میں کہا تو اشعر اس کی بات پر مسکرا دیا۔

"اس بات کا کریڈٹ کسے جانا چاہیئے؟؟"

اس نے بھی آہستہ آواز میں سرگوشی کی۔

"ہے کوئی لیکن آپ کی بہن جلاد بن جائے گی اگر میں نے بتا دیا تو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امید نے منہ بناتے ہوئے کہا اس کے چہرہ بگاڑ کر بولنے پر اشعر نے قہقہہ لگایا۔ باقی سب یک دم ان کی جانب متوجہ ہوئے۔ امید کھیسانی ہنسی ہنستے پیچھے ہوئی۔

"وہ کیا ہے نہ ان میں بھی کبھی کبھی اپنی بہن کی روح آجاتی ہے، کافی عجیب بی ہیو کرنے لگ جاتے ہیں۔"

اس کے صفائی سے جھوٹ بولنے پر اشعر نے حیران ہوتے اسے دیکھا وہ مسکرادی۔

"ہاں تو ڈیسائیڈ ہو چکا ہے اس سیٹرڈے کو بھائی اور ابیہا کا نکاح دوبارہ ہو گا اور گرینڈ پارٹی بھی ہو گی۔"

علیزے نے کھڑے ہوتے ہوئے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔ سب نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے تالیاں بجا کر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

"کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

ابیہا کو صوفے سے اٹھتے دیکھ حاشر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نے سنا نہ کسی نے بھی اس نکاح کو نہیں مانا، نکاح دوبارہ ہو گا اور تب تک دور رہو مجھ سے۔"

ابیہا نے اس سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔

"اچھا اور نکاح ہونے کے بعد------؟؟؟"

حاشر کے شوخ لہجے میں پوچھنے پر ابیہا نے اسے گھوری سے نوازا۔

"رخصتی تک مجھ سے دور رہنا ہو گا۔"

ابیہا نے باقی سب کی جانب دیکھتے جواب دیا۔اس کی بات پر حاشر کا منہ کھل گیا۔

"اور رخصتی کب ہو گی؟؟؟"

اس نے حیرانی پر قابو پاتے سوال کیا۔

"پتہ نہیں۔۔۔"

دو لفظی جواب دے کر وہ اٹھ کر اشعر کے پاس آ گئی۔

"ظالم بیوی!!!"

www.novelsclubb.com

حاشر نے زیر لب کہا۔

"امید چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔بھائی آپ چلیں گے ساتھ؟؟"

ابیہا نے امید سے بات کرتے ہوئے آخر میں اشعر کو مخاطب کیا۔

"ہاں! مجھے بھی گھر ہی جانا ہے۔"

وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"ڈنر تک رک جاتے تم لوگ۔"

سحر بیگم نے کہا تو حاشر نے ابیہا کی جانب دیکھا،ابیہا نے بھی اسے دیکھا۔

"پھوپھو! آج نہیں پھر کبھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر ان کے گلے لگ گئی۔حاشر نے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھا۔

وہ لوگ امید کو ڈراپ کرنے کے بعد گھر واپس آئے تھے۔

"وہ انگیجیڈ ہے بھائی!"

ابیہا کہہ کر اپنے روم کی جانب چلی گئی۔اشعر اس کی بات سنتا اپنی جگہ پر منجمند ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا۔

وہ اس کی بہن تھی، ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کی نظروں میں کسی کا عکس نہ دیکھ پائے، مگر شاید اس کی قسمت اسے انجانے میں ہی کسی کی جانب متوجہ کر چکی تھی۔ ابیہا کی بات سننے کے بعد اس نے اپنا راستہ بدلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ خانساماں کو کھانے کا آرڈر کرتا اپنے روم میں آ گیا فریش ہونے کے لئے۔

****

"باسط! کیا ہوا غصہ کیوں کر رہے ہو؟؟؟"

امید گھر لوٹی تو باسط کو اپنی تائی سے غصہ میں بات کرتا دیکھ کر چونکی۔ اسکا لہجے فورا نرم ہوا تھا۔

"سوری ماما! جاب ختم ہونے کا غصہ میں نے آپ پر نکال دیا۔"

شرمندگی سے کہتا وہ کہیں سے بھی کچھ دیر پہلے والا باسط نہیں لگ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا! تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں تم لوگوں کے لئے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ محبت سے کہتیں کچن کی جانب مڑ گئی۔

"جاب کیوں چلی گئی؟؟؟"

امید نے پریشانی سے پوچھا۔

"کمپنی ہی ختم ہو گئی ابھی کچھ وقت پہلے ہی تو جوائن کیا تھا اب پھر سے نوکری کے لئے جوتے گھسیٹنے پڑیں گے۔"

باسط نے پریشان ہونے کی بھرپور اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"باسط! اگر میں رومیو بھائی سے کہوں تمہاری جاب کے لئے تو-----"

امید نے اسے حل بتاتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ اتنی بڑی کمپنی ہے بنا کسی تجربے کے مجھے کیسے ہائر کر لیں گے؟؟"

"تم فکر نہ کرو تجربے سے زیادہ قابلیت معنی رکھتی ہے اور مجھے یقین ہے بھائی کو تمہاری قابلیت نظر آ جائے گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مت کیا کرو میری اتنی فکر مجھے خود پر رشک ہونے لگتا ہے۔"

اس کی بات پر امید مسکرائی تھی۔

"ایسے مسکرا کر تو جان ہی لے لو گی تم میری۔"

بس کرو باسط! کیوں تنگ کر رہے ہو۔"

امید نے بلش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا! نہیں کرتا تنگ یہ بتاؤ، تمہارے بھائی کی شادی کب ہے؟"

باسط مطلب کی بات پر آیا۔

www.novelsclubb.com

"نکاح ہی ہو رہا ہے ابھی تو؟"

"لیکن نکاح تو ہو گیا نہ ان کا؟؟"

باسط حیران ہوا۔

"ہاں مگر افیشلی اناؤنس کرنے کے لئے اس سیٹرڈے کو پارٹی ارینج کی جا رہی

ہے۔"

" صحیح !اور تمہاری بھی تو پاکستان کی فلائیٹ منڈے کی ہے، میرے ساتھ کب وقت سپنڈ کرو گی، ہر وقت تو تم ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہو؟"

"تم چلو اندر! میرے جانے کے بعد جلدی سے بارات لے آنا پھر میرا سارا وقت تمہارا۔"

امید اس کے ساتھ ڈرائینگ روم میں جاتی ہوئی بولی۔

"جاؤ گی تو تم ضرور مگر واپس نہیں آپاؤ گی۔"

باسط نے دل ہی دل میں امید کو دیکھتے ہوئے کہا۔

******

"کہاں ہے وہ؟؟؟؟"

سب ارینجمنٹس ہو چکے تھے، مہمان بھی تقریبا آ چکے تھے لیکن ابیہا ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی تھی۔ مجبورا علیزے کو حاشر کو بلانا پڑا۔اس نے گھر پہنچتے ہی سب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پہلے ابیہا کا ہی پوچھا تھا۔

"ایزیوزول اپنے روم میں۔"

علیزے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔حاشر اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

یہ کیا تم ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی؟"

وہ روم میں داخل ہوا تو وہ لیپ ٹاپ آگے رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔حاشر کی بات پر اس نے اچنبے سے اس کی جانب دیکھا اور بولی۔

"کیا مطلب؟ میں بالکل ریڈی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

حاشر نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"آج نکاح ہے ہمارا تمہاری کوئی بزنس میٹنگ نہیں ہے جو تم سوٹ پہن لیا ہے۔"

حاشر نے اس بزنس وومن کو ٹوکا۔

"مجھ سے نہیں پہنے جاتے یہ ہیوی ڈریس۔"

اس نے بیڈ پر پڑی میکسی کی جانب اشارہ کیا۔

"کم سے کم آج کے دن تو یہ نخرے بند کر دو۔"

اس کے ہاتھ میں میکسی پکڑاتا وہ اسے ڈریسنگ روم کی جانب دھکیل چکا تھا۔وہ منہ بناتی اندر چلی گئی۔وہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا۔اس نے فوراً اس کی جانب دیکھا۔وہ میکسی کو بامشکل سنبھالتی باہر آئی۔

"پہلی اور آخری بار میں ایسا لباس پہن رہی ہوں۔"

اس کی بات وہ مسکرا دیا پھر کھڑا ہوتا اس کے پیچھے آیا جو ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی خود کا جائزہ لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ کمی لگ رہی ہے۔"

حاشر نے تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی کمی؟؟"

ابیہا نے بنا مڑے پوچھا۔

"بس ایک منٹ!"

وہ اسے کہتا واپس بیڈ کی جانب آیا جہاں ایک مخملی کیس رکھا تھا۔اس نے ایک سیمپل ڈائمنڈ نیکلس لیا تھا۔وہ جانتا تھا ابیہا ہیوی جیولری کبھی بھی نہیں پہنے گی۔

"اب یہ نہیں پلیز!"

ابیہا نے چڑتے ہوئے کہا۔

"آج کے دن تمہیں میری سب باتیں ماننی ہیں۔"

اس کی بات پر ابیہا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جو آئینے میں اسے بالکل اپنے پیچھے کھڑا نظر آرہا تھا۔آہستگی سے اس کے بال ہٹاتا وہ اسے نیکلس پہنا چکا تو ابیہا نے اس کے ہاتھ سے ائیر رنگس لے لیئے۔

"میں خود کرلوں گی۔"

ایزیو روش!"

حاشر نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں پتہ ہے آج ایک نئی چیز سیکھی ہے میں نے۔"

حاشر نے اسے ڈریسنگ کے اسٹول پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

"اور وہ کیا ہے؟"

ابیہا نے پوچھا۔

"مجھے پندرہ منٹ دو سب سمجھا دوں گا لیکن پندرہ منٹ تک کچھ بھی مت بولنا اور نہ ہی مجھے روکنا۔"

حاشر نے برش ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن!!!"

ٹائم اسٹارٹس ناؤ!"

حاشر کے بولنے پر ابیہا خاموش ہو گئی۔ نا جانے وہ اسکے بالوں کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ بیڈ پر رکھے ایک باکس میں سے ریڈ کامدار ڈوپٹہ لے کر آیا۔

www.novelsclubb.com

"حاشر یہ-----"

"خالہ کا ہے انہوں نے ڈیزائن کیا تھا جانتا ہوں۔خالہ کو اپنے نکاح میں شامل کرنے کا یہ ہی ذریعہ تھا فلحال تو،اور بہت جلد وہ ہمارے ساتھ بھی ہوں گی۔"

اس کا ڈوپٹہ سیٹ کرتا وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ابیہا نے اس کا ہاتھ پکڑا تو حاشر نے اس کی جانب دیکھا۔

"تم جانتے ہو پھوپھو کہاں ہے؟-----حاشر!سچ جاننا ہے مجھے؟؟؟"

حاشر نے ایک لمبی سانس لی۔

"خالہ پاکستان میں ہیں۔وہ کراچی یا حیدر آباد میں ہیں۔نیکسٹ ویک میرا پاکستان جانے کا پلان ہے۔میں انہیں لے کر ہی آؤں گا۔"

"مجھے بھی جانا ہے ساتھ۔"

"مس کھڑوس!میں نے پندرہ منٹ مانگے تھے تم سے،پندرہ منٹ ہو گئے۔اب دیکھو خود کو۔"

حاشر نے اس کا رخ آئینے کی طرف کیا۔ سلیقے سے سر پر ڈوپٹہ لیے وہ دلہن ہی لگ رہی تھی۔ حاشر نے ایک ریڈ لپسٹک اٹھائی۔

"میں خود لگالوں گی۔"

ابیہا نے فوراً اس کے ہاتھ سے لیپسٹک لی مبادہ وہ خود ہی نہ لگانے بیٹھ جائے۔ حاشر ہنس دیا۔

"بھائی! بھابھی! آپ لوگوں کا نیچے آنے کا ارادہ ہے بھی یا نہیں؟"

علیزے نے دروازے کے باہر سے ہی ہانک لگائی۔

وہ ابیہا کا ہاتھ تھام کر روم سے باہر لے آیا۔

"وَاؤ! یو آر لکنگ سو بیوٹیفل!"

علیزے کے تعریف کرنے پر اس نے ایک نظر حاشر پر ڈالی۔

"تمہاری بلائی گئی بیوٹیشن کے ہاتھوں میں تو جادو ہے۔"

ابیہا نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھابھی! کبھی تو ہنس لیا کریں۔"

علیزے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلیں!"

اس کی بات کو نظر انداز کرتی وہ بولی تو علیزے نے حاشر کی جانب دیکھا۔

"اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔"

حاشر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

****

"کہاں ہیں تمہاری مس کھڑوس!"

باسط نے امید کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

"پارٹی کی رونق ہیں وہ بس آتی ہی ہوں گی۔"

امید نے اینٹرنس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔اشعر کو باہر جاتے دیکھ اس نے پکارا۔

"اشعر!!!!"

www.novelsclubb.com

امید کی آواز پر وہ رکا۔امید تیز تیز چلتی اس کے پاس آئی۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

امید نے پھولی سانس کو کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا۔

"حاشر ابیہا کو لے کر پہنچنے والا ہے تو ابیہا کو اندر لانے کے کے باہر تو جانا ہو گا نہ۔"

اشعر نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"دلہا دلہن کو ایک ساتھ اندر آنے دیں نہ۔آپ کیوں کباب میں ہڈی بن رہے ہیں؟"

امید نے بولنے پر اس نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کباب میں کیا؟؟؟؟"

"ہڈی!!!!"

امید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیجاتے ہوئے کہا۔باسط دور سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

"دیکھیں نہ کتنے اچھے لگ رہے ہیں وہ دونوں ایک ساتھ۔"

حاشر ابیہا کا تھامے چل رہا تھا۔ابیہا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔سب ہی لوگ ان کی جانب متوجہ تھے، جبکہ اشعر امید کو دیکھ رہا تھا۔پھر اپنے خیال کو جھٹکتے وہ ابیہا اور حاشر کو دیکھنے لگا۔باسط کی نظروں نے یہ منظر باخوبی نوٹ کیا تھا۔وہ امید کے ساتھ کھڑا ہوا آکر۔

"کہاں تھے تم؟"

امید نے پوچھا۔

"جہاں تم مجھے چھوڑ آئیں تھی۔"

"اوہ! سوری میرے ذہن میں ہی نہیں رہا کہ تم بھی یہاں ہو۔"

امید شرمندہ ہوئی۔

"کوئی بات نہیں۔"

اس نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"باسط! ان سے ملو، (اس نے اشعر کی جانب رخ کیا) یہ ابیہا کے بڑے بھائی، اشعر ہیں۔"

باسط نے اشعر کے سامنے ہاتھ کیا، جسے اسے تھام لیا۔

"نائس ٹو میٹ یو، سر!"

باسط نے خوشامندی لہجے میں کہا۔ اشعر مسکرایا تھا۔

"اشعر! یہ میرے فیانسی ہیں باسط!"

اس کے بتانے پر اشعر کی مسکراہٹ پل بھر کو تھمی، پھر وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کونگراچولیشن! مسٹر باسط!"

"تھینک یو سر!"

"بھائی اور ابیہا کے پاس چلیں نہ۔"

امید نے اسٹیج کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں وہ دونوں بیٹھ چکے تھے۔ وہ تینوں بھی

اسی جانب چل دیئے۔

"تو کیا خیال ہے بھائی! رخصتی بھی آج ہی نہ کروالی جائے۔"

علیزے نے حاشر کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"میں تو تیار ہوں مگر تمہاری بھابھی ہی نہیں مانتی۔اس سے کہو خود رخصت ہو کر نہیں آنا چاہتی تو مجھے رخصت کروا کر لے جائے۔"

حاشر نے معصومیت سے کہا تو سب ہنس دیئے۔دانش صاحب نے کچھ دیر بعد ان کے نکاح کے اناؤنسمنٹ کی۔سب بزنس کولیگز وہاں موجود تھے۔کچھ لوگ خوش تھے تو کچھ خوش دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حاشر ابیہا کا ہاتھ تھام کر اسٹیج سے نیچے اتر آیا۔سب بزنس کولیگز انہیں مبارک باد دینے لگے۔وہ دونوں مسکرا کر مبارک باد وصول کر رہے تھے۔

"میرے ساتھ لانگ ڈرائیو پر چلو گی؟؟"

حاشر نے ابیہا کے کان میں پوچھا۔

"نہیں!!!!"

ایک لفظی جواب پر حاشر کا منہ بن گیا۔

"پوری زندگی میرے ساتھ شریک سفر رہو گے؟؟؟"

ابیہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"زندگی کا ہر پل، ہر لمحہ بس تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے تو یہ زندگی بھی کم لگتی ہے، تمہارا ساتھ تو مجھے ہمیشہ کے لئے چاہیئے۔"

حاشر نے ایک جذب کے عالم میں کہا۔

"ابیہا حاشر حمدانی کی زندگی تمہارے نام لکھی جا چکی ہے، پوری زندگی کا ساتھ ہے ہمارا، بیچ راہ میں مجھے اکیلا مت کرنا۔"

ابیہا کے لہجے میں دوسری بار ڈر محسوس کیا تھا حاشر نے۔

"جب تک یہ زندگی ہے میں سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہو گا۔"

"اور تمہاری مس کھڑوس تمہارے لئے ہی زندہ ہے۔"

ابیہا کہہ کر اشعر کے پاس چلی گئی۔حاشر مسکراتا ہوا اسکے پیچھے چل دیا۔

****

"ابیہا! کچھ دنوں کے لئے مجھے لندن جانا ہے۔ایک دو ڈیلنگز ہیں،انہیں کنفرم کرنا ہے۔"

اشعر نے ابیہا کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کب جانا ہے؟؟؟"

بس دو گھنٹے بعد کی فلائیٹ ہے۔"

اشعر نے نارمل لہجے میں کہا۔

"بھائی!"

ابیہا نے اسے پکارا۔

"میں ٹھیک ہوں ابیہا! چھوٹا بچہ نہیں ہوں کہ پسندیدہ کھلونا نہ ملنے رو دوں۔لیکن محبت پر اختیار نہیں ہوتا،دعا کروں گا وہ خوش رہے،تاکہ میں خوش رہوں۔"

www.novelsclubb.com

دھیمے سے مسکرا کر وہ کہتا ابیہا کو بہت مخلص لگا۔

"کاش بھائی! میں آپ کے لئے کچھ کر پاتی۔"

ابیہا نے دل ہی دل میں کہا۔

"حاشر کہاں ہیں؟ کل سے دیکھائی ہی نہیں دے رہا۔"

اشعر نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"کہہ رہا تھا دبئی جا رہا ہے کچھ دنوں تک واپسی ہو گی۔"

ابیہا نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو لگا تھا وہ ایک ہفتے تک تو کم از کم تمہارا پیچھا نہیں چھوڑا گا، لیکن یہ جناب تو اگلے دن ہی غائب ہو گئے۔"

اشعر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ضروری میٹنگ ہو گی بھائی!"

ابیہا نے کہا۔

"اچھا! میں نکلتا ہوں۔"

آگے بڑھ کر وہ اسے گلے لگاتا بولا۔

"اپنا خیال رکھنا۔"

اور روم سے نکل گیا۔

"امید! کہاں ہو تم؟؟"

اشعر کے جانے کے بعد اس نے امید کو فون کیا۔

"پیکنگ کر رہی ہوں، گھر پر ہی ہوں۔"

امید نے مصروف سا جواب دیا۔

"ٹھیک ہے علیزے بھی تمہیں سی آف کرنا چاہتی تھی۔ میں اسے لے کر تمہیں پک کر لوں گی۔"

"ٹھیک ہے!"

امید نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا! باسط نہیں جائے گا ہمیں چھوڑنے؟"

شائلہ نے امید سے پوچھا تو وہ زخمی سا مسکرائی۔

"امی! کچھ ہے جو مجھے آپ کو بتانا ہے مگر پاکستان پہنچنے کے بعد۔"

"ایسی کیا بات ہے بیٹا!"

وہ پریشانی سے گویا ہوئیں۔

"امی! ابھی مت پوچھیں!"

امید نے اپنے آنسو صاف کئے۔ شائلہ بھی خاموش ہو گئیں۔

******

www.novelsclubb.com

"ایسے کیسے تم پاکستان جا سکتے ہو؟؟"

دانش صاحب حاشر کے اچانک پاکستان جانے کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے۔

"ٹھیک ہے وہ سب لیکن تم بتا کر بھی تو جا سکتے تھے؟"

وہ ابھی بھی مطمئن نہیں ہوئے تھے۔

"ابیہا کو بتایا تم نے؟؟؟"

سحر بیگم ان کے پاس ہی کھڑی تھیں جب ان کی نظر لاؤنج میں کھڑی ابیہا پر پڑی۔

"ابیہا!!!!"

سحر بیگم کے بولنے پر دانش صاحب نے کال کٹ کی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس جاتے ابیہا وہیں سے واپس مڑ گئی۔وہ اسے پکارتے رہ گئے۔

****

"ابیہا! تم واپس چلی جاؤ۔"

امید نے ابیہا کو کہا جو ارجنٹ ویزے پر ان کے ساتھ ہی پاکستان جا رہی تھی۔

"امید! میرا جانا ضروری ہے۔"

وہ کہہ کر بورڈنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔

فلائیٹ میں بھی امید کی یہی گردان تھی کہ وہ اس کے ساتھ نہ آئے۔مگر ابیہا ٹس سے مس نہ ہوئی۔پلین لینڈ ہوا تو امید نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی۔ابیہا اس کا

ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ ویٹنگ ایریا میں لے آئی۔

"مس امید حیدر! مجھے اب اپنے اس ڈر کی وجہ بتاؤ۔"

ابیہا کے پوچھنے پر وہ خاموش ہو گئی۔

"اب خاموش ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، مجھے سچ بتاؤ ورنہ میں اکیلی جا رہی ہوں۔"

ابیہا جانے لگی تو امید نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"باسط کسی کے ساتھ مل کر آپ کو مارنا چاہتا ہے۔"

امید نے روتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کس کے ساتھ مل کر؟؟؟"

ابیہا مکمل طور پر سنجیدہ تھی۔

"ثوبان صدیقی!"

امید نے نام بتایا تو ابیہا نے غصے سے اپنا فون نکالا۔

"ابیہا! پلیز ابھی واپس چلی جاؤ۔"

امید! تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی۔ان دونوں کو سزا ملے گی اب۔"

اس سے پہلے وہ کسی کو فون کرتی امید کا فون رنگ ہوا۔ باسط کی کال آ رہی تھی۔

ابیہا نے اس سے فون لے کر پک کیا۔

"امید تم پہنچ گئی ہو؟ابیہا بھی تمہارے ساتھ ہے نہ؟؟"

ابیہا نے امید کو بولنے کا اشارہ کیا۔

"ہاں!!!"

امید نے ایک لفظی جواب دیا۔

"میں نے ایک کار بک کروائی تھی۔ تم اسی میں چلی جانا،اوکے!"

باسط نے شیریں لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔"

امید نے کہا تو ابیہا نے فون کاٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اپنی دوست بنایا ہے اور آج کے بعد اس شخص کا نام بھی مت لینا کیونکہ یہ شخص تمہیں ڈیزور نہیں کرتا۔"

ابیہا نے فون اسے پکڑاتے ہوئے کہا اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے۔امید اور شائلہ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھیں۔شائلہ تو حیران پریشان سی سب دیکھ رہی تھی۔انہیں سمجھ ہی نہ آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔وہ لوگ اس کار کو اگنور کرتے دوسری کیب کروا چکے تھے۔ابیہا نے نوٹ کر رہی تھی کہ وہ کار ان کا پیچھا کر رہی ہے۔ابیہا نے ایک ہوٹل کے باہر کیب رکوائی اور انہیں لے کر اندر آگئی۔ایک گھنٹے بعد وہ ہوٹل کے بیک ڈور سے باہر آئیں۔انہوں نے دوسری کیب کروائی اور بس اڈے تک آئیں۔وہاں سے حیدر آباد کی بس میں سوار ہو گئیں۔

ابھی وہ کچھ دور ہی آئیں تھیں کہ ابیہا نے اپنا فون چیک کیا۔حاشر کی مسڈ کالز دیکھ کر اس کے چہرے پر غصہ آیا۔فون ایک بار پھر رنگ ہوا۔ابیہا نے فون پک اپ کیا تو اسے حاشر کی آواز سنائی دی۔

"ابیہا! کہاں ہو تم؟"

اس نے بے چینی کے ساتھ پوچھا۔

"جہاں مجھے ہونا چاہیئے۔"

ابیہا نے کہا تو اسے غصے آ گیا۔

"ابیہا! میں نے پوچھا کہاں ہو تم؟"

حاشر نے غصے سے پوچھا۔

"پاکستان!" اس نے ایک لفظی جواب دیا۔

"ابیہا!۔۔۔۔۔" حاشر نے غصے سے اس کا نام لیا۔

"میں نے کہا تھا تمہیں مجھے ساتھ لے کر جانا مگر تم نے میری بات نہیں مانی تو مجھے خود آنا پڑا۔"

ابیہا کی بات مکمل ہوتے ہی اسے ایک روزدار دھماکے کی آواز سنائی دی اور فون کٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حاشر ابیہا کو پکارتا رہ گیا۔بس کا ٹائر پھٹ گیا تھا۔پاس ہی ایک ڈھابہ تھا۔ابیہا اور امید نیچے اتر آئیں۔شمائلہ بھی انکے ساتھ ہی اتری تھی۔ابیہا شمائلہ بیگم کے ساتھ ڈھابے کی اندرونی جانب چلی گئی۔امید بھی ان کے پیچھے ہی آ رہی تھی جب اس نے وہی کار دیکھی۔وہ فورا ابیہا کے پیچھے آئی۔

"ابیہا! تم یہیں رکو گی۔بس میں میں اکیلی جاؤں گی۔"

"اور یہ کیوں ہو گا؟"

ابیہا نے پانی کا گلاس رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ میں نے وہی کار دیکھی ہے ابھی وہ ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔"

"تمہارے جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی میں۔"

ابیہا نے کہا تو دکھ سے مسکرائی۔

"ابیہا! وہ تمہاری جان لینا چاہتے ہیں میری نہیں۔بس انہیں دھوکہ دینا ہے ایسا کر کر۔"

امید نے کہا۔

"ایسا کرو یہ میرا فون بھی رکھ لو!"

ابیہا نے اپنا فون اس کی جانب بڑھایا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے؟"

امید نے پوچھا۔

"حاشر کو تو تم جانتی ہو کچھ دیر میں ہی وہ مجھے ڈھونڈتا ہوا تم تک پہنچ جائے گا۔ تم تک پہنچنے کے لئے میرا فون اسکی مدد کرے گا۔"

ابیہا نے کہا تو اس نے اسکا فون لے لیا۔ باہر آنے کے بعد اس نے جائزہ لیا اس کار میں جو کوئی بھی تھا اسی پر نظر رکھ رہا تھا۔ وہ خاموشی سے چلتی بس میں سوار ہو گئی۔ بس کے چلتے ہی وہ کار پھر سے اس کا پیچھا کرنے لگی۔

"چلیں آنٹی! ہمیں نکلنا چاہیئے اب۔"

ابیہا شمائلہ کو لے کر باہر آ گئی۔ وہ لوگ باہر آ کر کسی اور سواری کا ویٹ کر رہے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب شمائلہ کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

"شمائلہ!"

جانی پہچانی آواز پر مڑی۔

"نیلم! تم یہاں؟ کتنے سالوں بعد مل رہی ہو؟"

وہ خوش ہوتی ان کے گلے لگ گئی۔ ابیہا سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"یہ تمہاری بیٹی ہے؟"

نیلم بیگم نے پوچھا تو شمائلہ نے ابیہا کی جانب دیکھا۔

"یہ میری امید----"

"بیگم صاحبہ! گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے۔"

ڈرائیور کے بتانے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"تم کہاں جا رہی تھی؟"

نیلم بیگم نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"حیدر آباد!"

ابیہا نے انہیں بتایا۔

"میں بھی تو وہیں جا رہی ہوں۔ میرے ساتھ چلو!"

وہ زبردستی انہیں اپنے ساتھ لے آئی۔ ڈرائیور تھوڑا گھبرا گیا تھا جسے ابیہا نے بخوبی نوٹ کیا تھا۔ آدھے راستے میں کار کی سپیڈ آہستہ ہوئی۔ ابیہا جو آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھی اسنے ڈرائیور کی جانب دیکھا۔ ابیہا کے دیکھتے دیکھتے ہی وہ کار سے کود گیا۔ ابیہا نے فوراً ڈرئیونگ سیٹ پر آتے ہوئے اسٹیرنگ سنبھالا۔ اس نے بریک لگانے کی کوشش کی مگر بریکس فیل تھی۔ شمائلہ اور نیلم بیگم بھی پریشان ہو گئی تھیں۔

"آپ دونوں کو کودنا ہو گا۔ میں جیسے ہی کہوں آپ دونوں کود جائیں گی۔"

ابیہا نے بنا پیچھے دیکھے کہا۔

"جلدی کودیں!"

ابیہا نے راستہ کلیئر دیکھتے ہوئے انہیں کودنے کہا۔ نیلم بیگم تو کود گئی مگر شمائلہ گھبرا رہی تھی۔

"آنٹی کود جائیں پلیز!"

ابیہا نے ریکوسیٹ کی تو بنا دیکھے کود گئیں۔ وہ سامنے پتھر کو نہ دیکھ پائیں اور اس سے ٹکرا گئیں۔ ابیہا صحیح جگہ دیکھ رہی تھی جہاں وہ کار سے کود سکے اور کار سے کسی اور کو نقصان بھی نہ مگر سامنے سے آتے ٹرک نے اسے کچھ بھی سوچنے کا موقع نہ دیا۔ ابیہا کود تو گئی مگر اس کے کودنے سے پہلے ٹرک کار سے ٹکرا چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"باسط! تم نے ایسا کیوں کیا؟؟"

امید نے باسط کو میسج کیا۔

"تم ابھی تک زندہ ہو؟"

باسط کے میسج نے اسے چونکا دیا۔

"تمہیں مجھے مارنا چاہتے تھے؟؟"

امید نے حیران ہوتے اس سے سوال کیا۔

"ایکچولی! ہاں"

کچھ دیر بعد جواب آیا تھا۔

"تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو نہ پھر کیوں؟؟؟"

امید نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"محبت؟؟؟؟؟؟ کھیل تھا ایک تمہیں ٹریپ کرنے کا۔"

"لیکن کیوں؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"جائیداد! میری پیاری فیانسی! جائیداد!"

"ابیہا کو کیوں مارنا چاہتے تھے تم؟"

اس نے اگلا میسج کیا۔

"وہ تو ثوبان کا شکار ہے میں نے سوچا تم سے بھی چھٹکارا پالوں۔"

امید نے ابیہا کا فون ڈھونڈا مگر وہ تو اسے ڈھابے پر ہی بھول آئی تھی۔ وہ مزید کچھ سوچتی اس سے پہلے ہی اس کا فون رنگ ہوا۔ باسط کا میسج تھا۔

"بائے فور ایور!"

میسج پڑھتے ہی بس میں ایک دھماکہ ہوا۔ بس کا شیشہ اس کے چہرے پر لگا۔ وہ ہوش حواس سے بے گانہ ہو گئی۔

****

(-----حال-----)

"جو کام کہا تھا وہ ہو گیا ہے نہ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

فنکشن ختم ہوا تو سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ کچھ بزنس کولیگز تھے جنہیں ارباز نے بلایا تھا، ان کا ٹھہرنے کا بندوبست مہمان خانے میں کر دیا گیا تھا۔ ارباز نے اپنے روم میں آ کر کسی کو فون ملایا۔ دوسری جانب جواب ملنے پر اس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی۔

"وہ زندہ نہیں بچنا چاہیے سمجھ گئے نہ؟"

ارباز نے تھوڑا غصے سے کہا اور فون بند کر دیا۔

"رکاوٹیں ارباز حسن کو کبھی بھی اچھی نہیں لگیں۔ سوری میرے پیارے کزن ، تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوری ہے۔"

ارباز معصومیت کہنے لگا پھر خود ہی ہنس دیا۔

****

"مبارک ہو ہونے والی مسز شانزل!"

شانزل نے ابیہا کو چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

"شیٹ اپ!"

وہ یک دم بولی۔ شانزل ہنسنے لگا۔ انگیجمنٹ کے بعد شانزل پر لگی سب پابندیاں ہٹی تو وہ فوراً ہی اس سے ملنے چل دیا۔

"تم اتنی سڑو کیوں ہو؟ کبھی مسکراتی کیوں نہیں ہو؟"

شانزل نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا جو اپنے روم کی کھڑکی سے نیچے جھانک رہی تھی۔

"وہاں کیا دیکھ رہی ہو؟ مس سڑو!"

شانزل نے اسے نیا نام دیا تو چونکتے ہوئے مڑی۔

"مجھے میرا نام یاد نہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھے عجیب عجیب نام دینے لگ جاؤ۔"

وہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ ابھی بھی اسی وائٹ ڈریس میں تھی۔ شانزل نے پہلی بار اسے اتنا تیار دیکھا تھا۔ وہ شانزل کے مسلسل اسے دیکھنے پر چڑ گئی۔

"میری بات سنو شانزل! تمہارا وہ کزن ارباز! کل سے ہی کچھ عجیب برتاؤ کر رہا ہے۔ مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔"

"کیسی گڑبڑ؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے؟"

اس کے چہرے کی سنجیدگی شانزل کو حیران کر گئی۔

"بولو!"

"امی کے ساتھ بہت سے حادثات پیش آ چکے ہیں۔ وہ ہر بار محفوظ رہی ہیں، خدا کا شکر ہے لیکن مجھے لگتا ہے امی کے ساتھ پیش آنے والے حادثات میں ارباز کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔"

"مجھے نہیں لگتا وہ اتنا گر سکتا ہے کہ امی کا نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔"

شانزل نے اس کے اندازے کو ماننے سے انکار کیا۔

"رات بہت ہو گئی ہے تمہیں جانا چاہیئے اب۔"

شانزل نے گھڑی میں ٹائم جو رات کے دو بجانے والی تھی۔ وہ ہاں میں سر ہلاتا واپس مڑا۔

"احتیاط ضرور کرنا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کے پیچھے سے ہی بولی تھی۔ شانزل کے جانے کے بعد وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ چینج کرنے کے بعد وہ باہر آئی، تبھی اس کا ڈور ناک ہوا۔ اس نے دروازہ کھولا تو گھر کی ملازمہ تھی۔

"بی بی جی! یہ دودھ پی لیں! بڑی بیگم صاحبہ نے بھجوایا ہے۔"

ٹرے میں دودھ کے دو گلاس تھے۔

"یہ دو گلاس کیوں بھجوائے ہیں؟"

اس کے سوال پر ملازمہ کا رنگ بدلا۔

"وہ جی ایک گلاس چھوٹے صاحب کے لئے ہے۔"

www.novelsclubb.com

ملازمہ کے زبان کے لغزش اس سے چھپی نہ رہ سکی۔ اس نے خاموشی سے دودھ کا گلاس اٹھالیا۔ ملازمہ کے جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا۔ دودھ کو کھڑکی سے نیچے پھینکنے کے بعد گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر سونے کے لئے لیٹ گئی۔ وہ مسلسل ارباز کی اگلی پلینگ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور

تھی۔آدھے گھنٹے بعد اسے ایسا لگا جیسے کوئی دروازہ کا لاک کھول رہا ہو۔دروازہ کھو ل کر جیسے ہی کوئی اندر آیا۔قدموں کی چاپ سے وہ اندازہ لگانے لگی کہ اندر آنے والا کون ہے۔لوگ دو سے زیادہ تھے۔

"چیک کرو بے ہوش تو ہے نہ؟"

ار باز کی آواز پر اس نے آنکھوں کو بند ہی رہنے دیا۔ایک آدمی نے اس کے بازو پر ہاتھ لگا کر چیک کیا تو اس نے ری ایکشن نہ دیا۔

"صاحب جی! بے ہوش ہے۔"

گرین سیگنل ملتے ہی وہ لوگ اسے اپنے ساتھ لے جانے لگے۔

"شانزل کو پہنچا دیا نہ پہلے؟"

ار باز کی آواز پر وہ جو آنکھیں کھولنے والی تھی،اپنا ارادہ بدلتے ہوئے آگے کی پلیننگ سوچنے لگی۔وہ لوگ اسے شاید حویلی کے ہی کسی کمرے میں لائے تھے۔انہوں نے اسے چیئر پر بیٹھایا۔

"ہاتھ باندھ دو اس کے۔"

ارباز کے آرڈر پر اس کے تین ملازموں نے اسے حیرت سے دیکھا جو ایک بے ہوش لڑکی سے ڈر رہا تھا۔

"منہ کیا دیکھ رہے ہو میرا جو کہا ہے کرو اور ہاں اس کے منہ پر بھی ٹیپ لگا دینا۔"

وہ آرڈر جاری کرتا روم سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اندر آیا تو اس کے ساتھ ثوبان بھی تھا۔

"اس لڑکی کا کیا کرنا ہے تجھے؟ تجھے تو بس شانزل کو راستے سے ہٹانا تھا نہ؟؟"

اس نے آنکھ کھول کر دیکھنے کی کوشش کی کہ ارباز کے ساتھ دوسرا کون ہے مگر دونوں کی پیٹھ دروازے کی جانب ہونے کی وجہ سے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ اس نے ارد گرد نظر دوڑائی، شانزل اسے کہیں نظر نہ آیا۔

"اسے کہاں رکھا ہے ان لوگوں نے؟؟؟

اس نے دل ہی میں سوچا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شانزل کو کہار کھا ہے تو نے، دیکھ صبح ہونے والی ہے ایسا نہ ہو کوئی مصیبت کھڑی ہو جائے۔"

ثوبان نے اسے ڈرانا چاہا۔

"بیسمنٹ میں ہے وہ، دودھ بھجوایا تھا جو اس نے نہیں پیا مجبوراً اس کے سر کے وار کر کر اسے بے ہوش کرنا پڑا۔ سوچ رہا ہوں اسے ایسے ہی رہنے دوں، کیونکہ جس تیزی سے اس کا خون بہہ رہا ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ زندہ بچ پائے گا۔"

ارباز خباثت سے ہنسا۔

"اور یہ لڑکی کیا نام ہے اس کا امید!!!"

ثوبان نے یاد کرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو میں وہ حال کروں گا یہ پچھتائے گی ساری زندگی کہ کس آدمی سے پالا پڑا تھا۔"

ارباز نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"ایک بار ان دونوں کو ٹھکانے لگا دوں پھر اپنی پیاری بڑی امی کا بھی پکا بندوبست کروں گا۔"

"کتنی بار کرنا ہے بندوبست، ہر بار تو وہ بچ جاتی ہیں۔"

ثوبان نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

"اس لڑکی کی وجہ سے ہی وہ ہر بار بچ جاتی تھی۔اس دن بھی اگر یہ اور اس کی ماں ان کی ساتھ نہ ہوتی تو کبھی بھی بچ نہ پاتی۔"

"اچھا تو اس دن یہ بس میں نہیں تھی، تو اصل امید کہاں ہے؟"

ثوبان نے دل ہی میں دل سوچا۔

"ار باز یار! ایک بات تو بتا۔ کیا اس لڑکی کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا، مطلب کوئی لڑکا یا لڑکی؟؟؟"

اس نے ٹٹولنے والے انداز میں پوچھا۔

"یہ اور اس کی ماں ہی تھی بس ڈرائیور نے بتایا تھا مجھے۔"

www.novelsclubb.com

ار باز نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا ابیہا نے فوراً آنکھیں بند کیں۔

"ایک فیور دے گا؟؟؟"

ثوبان نے پیچھے مڑتے ہوئے پوچھا۔

"یار! کیسی باتیں کر رہا ہے۔ تو بھی تو میرے اتنے کام آتا ہے، بتا کیا چاہیئے تجھے؟"

ار باز نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ لڑکی!!!"

ثوبان کی بات پر اس نے فوراً اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹایا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"چل ٹھیک ہے لیکن پہلے میرا بدلہ پھر وچاہیئے اس لڑکی کے ساتھ کرنا۔"

ابیہا جلد از جلد اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ار باز ثوبان کے ساتھ باہر گیا تو ابیہا نے ارد گرد دیکھا آس پاس ایسا کچھ نہیں تھا جس سے وہ اندازہ کر سکے کہ وہ حویلی کے کس حصے میں ہے۔ اس نے ہاتھ کھولنے کے بعد اپنے منہ سے ٹیپ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتاری۔قدموں کی چاپ سن کر وہ واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔ارباز اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ اندر آیا۔

"لڑکی کو یہاں سے لے جانے کا بندوبست کرو۔"

"صاحب جی! شانزل صاحب کا کیا کرنا ہے؟؟"

ارباز کے آرڈر پر اس کا ساتھی فورا بولا۔

"مرنے دو اسے۔لڑکی کو اٹھاؤ اور باہر لے کر چلو،ثوبان گاڑی میں انتظار کر رہا ہے۔"

ثوبان نام پر ابیہا چونکی۔اسے یہ نام سنا سنا لگا۔وہ لوگ جیسے ہی ابیہا کی جانب بڑھے ابیہا نے اپنا چہرہ اوپر کرتے ہوئے ارباز کو گھورا۔

"اس کے منہ سے ٹیپ کس نے ہٹائی؟"

ارباز غصے سے چلایا۔

"میں نے؟؟"

ابیہا نے فورا کھڑے ہوتے ہوئے اس کو گلے سے پکڑ لیا۔

"کہا تھا نہ مجھ سے دور رہو، ورنہ بہت برا حال کروں گی تمہارا۔ مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔اب نتیجہ بھگتو۔"

ایک جھٹکے سے اسے پیچھے پھینکتے وہ باقی دونوں ساتھیوں کی جانب مڑی۔جواب تک سمجھ چکے تھے کہ ان کے صاحب نے اسے باندھنے کا کیوں کہا تھا۔

ان دونوں ساتھیوں کو تو وہ اپنے پنچ سے ہی ڈھیر کر چکی تھی۔وہ درد سے بلبلا رہے تھے۔

"کہاں ہے بیسمنٹ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ ارباز کی جانب مڑی جو اپنی پاکٹ سے گن نکال رہا تھا۔اس سے پہلے وہ گولی چلاتا ،ابیہا نے اس نے گن چھین لی۔

"کھلونوں سے کھیلنا چھوڑ دو ارباز حسن۔"

اسی کی گن اس کے سر پر تانے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"نکلو باہر!"

ایک ہاتھ سے اسے دھکا دیتی وہ کمرے سے باہر آئی۔اسنے جگہ پہچان لی تھی۔یہ حویلی کا پچھلا حصہ تھا جہاں کم کم ہی کسی کا آنا ہوتا تھا۔ارباز نے اس سے گن چھیننے کی کوشش کی تو ابیہا نے اس کے منہ پر ایک پنچ مارا،اس کی ناک اور منہ سے خون آنا شروع ہو گیا تھا۔اسکے ہاتھ کو مروڑ کر اس کی کمر سے لگاتے ہوئے وہ حویلی کے اندرونی حصے کی جانب آئی۔

"امی!!!!!"

اس نے زور سے آواز لگائی۔

"چاچا جی!------چاچی جی!-----حمیرہ!---نبیل------"

وہ تقریباً سب کو آواز لگا چکی تھی۔ایک ایک کر کر حویلی کی سب لائٹس آن ہوئیں۔سب لاؤنج میں آئے ارباز کو زخمی حالت میں دیکھ کر حسن صاحب اس کی جانب بڑھنے لگے تو ابیہا فوراً بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابھی نہیں چاچا جی!"

"امید بیٹا! یہ کیا ہو رہا ہے اور تم نے ارباز پر گن کو تان رکھی ہے؟"

نیلم بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"امی! بس ایک منٹ آپ کو سب معلوم ہو جائے گا لیکن اس سے پہلے بیسمنٹ میں سے شانزل کو لانا ہے یہاں، وہ زخمی ہے اس کا علاج ضروری ہے ورنہ اس کی جان بھی جا سکتی ہے۔"

ابیہا کی بات پر وہ پریشان ہوئی۔

"جائیں! اسے لائیں یہاں۔(ابیہا نے حسن صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے تقریباً چلاتے ہوئے کہا)امی آپ ڈاکٹر کو بلائیں جلدی!"

ارباز کو پلر کے پاس لا کر اس نے حمیرہ کو پاس آنے کا اشارہ کیا۔اس کے پاس آنے پر اس نے اس کا ڈوپٹہ لے لیا۔

"جاؤ جا کر دوسرا ڈوپٹہ لے آؤ۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حمیرہ تو ہکا بکا سی سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"جاؤ!"

ابیہا کے بولنے پر وہ فوراً اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔

"زیادہ پھڑ پھڑانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا سارا کھیل ختم ہو چکا۔"

اسے پلر سے باندھ کر وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہوئی بولی تھی۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

ارباز دانت پیستے ہوئے بولا۔ ثوبان جو دیکھنے آیا تھا کہ ارباز ابھی تک باہر کیوں نہیں آیا، اندر اس کی درگت بنتے دیکھ فوراً واپس ہو لیا۔

"امی! باہر ایک اور شخص ہے اسے کو پکڑوائیں جلدی۔"

نیلم بیگم نے گھر کے وفادار ملزموں کو بلایا اور انہیں ابیہا کی بات پر عمل کرنے کا کہا۔

حسن صاحب اور نبیل شانزل کو لے آئے۔ نیلم بیگم فوراً اس کی جانب بڑھی۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

"بڑی بیگم صاحبہ! باہر تو کوئی بھی نہیں ہے۔"

"بھاگ گیا۔ لیکن کوئی بات نہیں اسے بھی بہت جلد پکڑ لیں گے۔"

ابیہا نے کہا اور شانزل کی جانب دیکھا۔

"چاچا جی! شانزل کو ہاسپیٹل لے کر جائیں، خون بہت زیادہ بہہ رہا ہے۔"

ابیہا نے حسن صاحب کو کہا۔ وہ کچھ بھی سمجھے کی حالت میں نہیں تھے۔ فوراً گاڑی نکلوا کر ہاسپیٹل کے لئے روانہ ہو گئے۔

"تمہارا حساب کتاب تو آ کر کرنا ہو گا۔"

اس کے سر پر گن کا پچھلا حصہ مارتے ہوئے وہ بولی۔ ارباز کے بے ہوش ہوتے ہی اس نے ملازم کو بلایا۔

"یہ شخص یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہیئے۔ اس حویلی کا نمک کھایا ہے آپ لوگوں نے اب اس کی قیمت چکانے کا وقت آ گیا ہے۔"

ابیہا کہہ کر نیلم بیگم کو لے کر گھر سے نکل گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

"حاشر! کہاں تھے آپ؟"

کل سے وہ امید کے ساتھ تھا۔ سحر بیگم کو وہ بتا چکا تھا کہ وہ رات میں گھر نہیں آ سکے گا۔ صبح ہوئی تو وہ گھر آ گیا۔ دانیہ کے پوچھنے پر وہ چونکا۔

"وہ---میں---(وہ ابھی تک امید کی بتائی سچائی کے زیر اثر تھا سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کس سے اور کیا بات کرے) آفس کا کام تھا تو وہیں تھا۔"

خود کو کمپوز کرتا وہ بولا تو دانیہ نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ اس کے پاس سے گزر کر سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں چلا گیا۔

"انہیں کیا ہوا؟"

دانیہ نے خود سے سوال کیا پھر سحر بیگم کے روم کی جانب چل دی تاکہ انہیں حاشر کے واپس آنے کی اطلاع دے سکے۔

******

"زندہ ہوا بھی!"

تین گھنٹے بعد اسے ہوش آیا تھا۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور غور کرنے لگا کہ وہ کہاں ہے تو اسے ابیہا کی آواز سنائی دی۔اس نے دائیں جانب دیکھا جہاں وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔وہ مسکرا دیا۔

"ایک کام کہا تھا وہ بھی ٹھیک سے نہیں کر سکے تم؟"

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

"کونسا کام؟؟؟"

اس نے نقاہت سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔

"کیا کہا تھا تم سے دودھ مت پینا اور احتیاط کرنا۔"

"دودھ نہیں پیا تھا میں نے----"

"ہاں لیکن ان کو دھوکہ بھی تو نہیں دے پائے نہ۔"

وہ کرسی گھسیٹتی اس کے ساتھ بیٹھی۔

"میں پروڈیوسر ہوں ایکٹر نہیں ہوں جوان کے سامنے ڈرامے کرتا۔"

شانزل بھی اپنی جون میں واپس آ چکا تھا دوبدو بولا۔

"آج یہ جو سر پر چوٹ کھائی ہے نہ وہ کبھی نہ ہوتا اگر تم تھوڑی بہادری دیکھا دیتے۔"

ابیہا نے بھی اس پر طنز کیا۔

"اپنی پوری زندگی تم نے کیا صرف لوگوں پر ہاتھ اور زبان کا استعمال ہی کرنا ہے کچھ تو نرم رکھ لو لہجا اپنا۔ مرتا مرتا بچا ہوں میں لیکن نہیں میرا حال چال پوچھنے کے بجائے مجھ پر طنز کے تیر چلائے جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

شانزل نے منہ دوسری جانب کرتے ہوئے کہا۔ ابیہا کچھ پل تو اسے دیکھتی رہی پھر قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ شانزل نے فوراً اس کی جانب دیکھا۔ وہ اس سے نظر نہیں ہٹا پایا۔

"تمہیں ہنسنا آتا ہے؟ اسٹرینج!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شانزل نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی۔اس کی ہنسی تھمی۔کچھ سیکنڈ لگے تھے اسے پھر سے سنجیدہ ہونے میں۔اسے واپس پہلے والے موڈ میں آتے دیکھ شانزل نے منہ بنایا۔

"ارباز اکیلا نہیں تھا اس کا کوئی اور ساتھی بھی تھا جو اس کا ساتھ دے رہا تھا۔وہ تو بھاگ گیا لیکن ارباز گھر پر ہی ہے۔"

ابیہا نے سنجیدگی سے اسے بتایا۔

"اس نے سچ میں مام کو مارنے کی کوشش کی تھی؟"

شانزل ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

"اس نے خود قبول کیا ہے کہ وہ ایسا کر رہا تھا اور مزید بھی کرے گا۔"

"میں نے ہمیشہ اس بڑا سمجھا تھا۔"

شانزل نے دکھ سے کہا۔

"میں ڈاکٹر سے پوچھتی ہوں تمہیں ڈسچارج کب ملے گا، پھر باقی گھر والوں کے

سوالوں کے جواب بھی دینے ہیں۔"

ابیہا کہہ کر روم سے نکل گئی۔اس کے نکلتے ہی حسن صاحب روم میں داخل ہوئے۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا!"

انہوں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

"کیا کر رہے ہیں چاچو!"

اس نے فورا سے ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"میں نے سب سن لیا بیٹا! ارباز اتنا گر جائے گا میں نے سوچا نہیں تھا۔"

"چاچو! اس سب میں آپ کا تو کوئی قصور نہیں ہے نہ تو آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں۔"

شانزل نے نرمی سے کہا۔

"سارا قصور میرا ہی تو ہے، مجھے اس پر نظر رکھنی چاہیئے تھی، اس کو سیکھانا چاہیئے تھا صحیح غلط کا فرق مگر میں ناکام رہا۔"

وہ شرمندگی سے سر بھی اٹھا نہیں پا رہے تھے۔

"چاچو! جس نے سیکھنا ہو وہ سیکھ جاتا ہے۔ارباز شاید شروع سے ہی دل میں کینا لے کر چل رہا تھا۔"

شانزل نے دکھی لہجے میں کہا۔

"اسے سزا ملے گی، کیونکہ وہ سزا کا حقدار ہے۔"

حسن صاحب نے شانزل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر تک تمہیں ڈسچارج مل جائے گا، میں امی کو بتا کر آتی ہوں۔"

ابیہا جیسے آئی تھی اپنی بات بول کر ویسے ہی نکل گئی۔

"امید! بہت ہی بہادر ہے، میں نے پہلی بار کسی لڑکی کو اتنا نڈر دیکھا ہے۔"

حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو شانزل بھی مسکرا دیا۔

****

"کھولو مجھے!-----کہاں مر گئے ہو سب کے سب!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارباز کو جب سے ہوش آیا تھا وہ خود کو کھولنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جب نہیں ہو پایا تو چلانے لگا۔

"بھائی-----!!!"

حمیرہ کی ڈری ڈری آواز پر وہ خاموش ہوا۔

"حمیرہ! کھولو مجھے؟"

ارباز نے اسے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے انکار کر رہی ہو؟"

ارباز نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ وہ نفی میں سر ہلاتی واپس کمرے میں بند ہو گئی۔ ملازم بھی اسے دیکھ کر اگنور کر رہے تھے۔ ایک گھنٹے سے وہ مسلسل چلا تے ہوئے وہ تھک گیا تھا۔ تبھی اسے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر بعد حسن صاحب شانزل کو سہارا دیتے اندر لائے۔ ابیہا اور سحر بیگم بھی پیچھے پیچھے تھیں۔ ارباز نے ایک چبھتی نظر ابیہا پر ڈالی۔ شانزل نے حیرانگی سے ارباز کی حالت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھی پھر ابیہا کی جانب دیکھا۔

"یہ لڑکی واقعی کمال ہے۔"

دل ہی میں اسے داد دیتا وہ صوفے پر بیٹھا۔ حسن صاحب اسے بیٹھانے کے بعد ارباز کی جانب آئے اور ایک تھپڑ اس کے چہرے پر مارا۔

"تو اپنی خود ساختہ دشمنی میں اتنا آگے چلا گیا کہ اپنی ماں جیسی تائی اور بھائی جیسے کزن کو مارنے کی سازش کرنے لگا۔"

وہ پے در پے اسے مار رہے تھے اور وہ مار کھا رہا تھا۔ باقی سب بھی لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے۔ حمیرہ کو ڈرتے دیکھ ابیہا نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"بھابھی! بھائی!!!!!"

اس نے سوالیہ نظروں سے ابیہا کی جانب دیکھا۔ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتی ابیہا ارباز کی کے پاس آئی۔

"کیا دولت محبت کے رشتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے، جو تم نے ایک بار بھی اپنی

بڑی امی کا نہیں سوچا؟"

ابیہا کے بولنے پر ارباز نے اسے گھورا۔

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب، اس کی قیمت چکانی پڑے گی تمہیں۔"

اس نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا، ابیہا نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ لوگ شاید کبھی نہیں بدل سکتے۔"

وہ کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی۔ حسن صاحب نے ارباز کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔ نیلم بیگم نے سب لوگوں کو شانزل کی جھوٹی منگنی کے ڈرامے کا بتایا تو سب مزید اداس ہو گئے۔ وہ لوگ واپسی کے لئے نکل رہے تھے تو نیلم بیگم نے رخسانہ بیگم کو تسلی دی۔

"رخسانہ! پریشان نہ ہو۔ ارباز اس گھر کا بیٹا ہے وہ واپس آئے گا مگر کچھ وقت تک اسے وہیں رہنا ہو گا، جب تک وہ اپنے غلطی پر شرمندہ نہیں ہوتا۔"

"بھابھی! میں اس کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں، دکھ تو اس بات کا ہے کہ میری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تربیت میں کمی رہ گئی جو وہ ایسا نکلا۔"

وہ روتے ہوئے بولیں۔ نیلم بیگم نے انہیں گلے لگا لیا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

******

"حاشر! آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

کل صبح جب حاشر واپس آیا تھا تب سے ہی وہ اپنے روم سے نہیں نکلا۔ جیسے ہی وہ باہر جانے کے لئے نکلا دانیہ اس کے آگے آئی۔ وہ جتنا اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی وہ اتنا ہی اسے اگنور کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ ضروری کام ہے۔"

وہ کہہ کر جیسے ہی آگے بڑھنے لگا دانیہ اس کے سامنے آئی۔

"حاشر! ابیہا زندہ ہے؟؟؟"

اس نے سوال کیا تو وہ رکا۔

"ہاں!!!!"

ایک لفظی جواب دے کر وہ جیسے ہی جانے لگا دانیہ نے اگلا سوال کیا۔

"کہاں ہے وہ؟؟"

"پتہ نہیں!!!"

"تو آپ کیسے جانتے ہیں کہ وہ زندہ ہے؟؟"

دانیہ اس کی باتوں سے الجھ سی گئی تھی۔حاشر نے ایک لمبی سانس لی اور صوفے پر بیٹھ گیا اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔حاشر نے اسے شروع سے اب تک کی ساری روداد سنائی تو دانیہ چونکی۔

"امید ہاسپیٹل میں ہے اور اس کی ماں اور ابیہا-----"

"نہیں جانتا کہاں ہے۔"

حاشر نے ناامیدی سے سر جھکایا۔دانیہ الجھن میں تھی۔

"حاشر! کیا میں امید سے مل سکتی ہوں؟"

دانیہ نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"میں کل تمہیں لے جاؤں گا وہاں ابھی میری ایک ضروری میٹنگ ہے۔"

حاشر کہہ کر لاؤنج سے نکل گیا۔اس سے پہلے وہ کار میں بیٹھتا اس کا فون رنگ ہوا۔اس نے فون پک اپ کیا۔

"وہ ٹھیک ہے مگر ابھی بول نہیں پا رہی۔کچھ ٹائم پھر ابیہا بھی میرے ساتھ ہو گی۔"

وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا امام! آپ پریشان کیوں ہیں؟"

شانزل نے نیلم بیگم سے پوچھا جو اس کے کمرے میں جب سے آئیں تھی چپ چاپ بیٹھی تھیں۔

"وہ جا رہی ہے۔"

انہوں نے دکھی لہجے میں کہا۔

"کون؟؟؟"

شانزل سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"امید!!"

"کہاں؟؟اور کیوں؟؟؟"

اس کی حیرانی عروج پر تھی۔

"اسے اپنے بارے میں جاننا ہے۔اسلئے وہ حیدر آباد جا رہی ہے، شائلہ کے سسرال میں۔اسے لگتا ہے وہاں سے اسے اپنے بارے میں کچھ انفارمیشن مل جائیں گی۔"

"کیا وہ جانتی ہے کہ آنٹی کا گھر کہاں ہے؟"

شانزل نے سوال کیا۔

"شاہ حویلی! جو پچھلے مہینے ہی کسی نے بیچ دی۔"

"کس نے بیچ دی؟"

"پتہ نہیں! میں نے سمیع کو کہا تھا کہ وہ شمائلہ کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔اسے سے مجھے معلوم ہوا حویلی کے بارے میں۔اس کا کوئی رشتہ دار یہاں نہیں رہتا،ایک تایا ک فیملی ہے جو ملک سے باہر رہتی ہے مگر کہاں رہتی ہے یہ نہیں معلوم ہو سکا۔یہی معلوم کرنے وہ خود جا رہی ہے۔"

"جب وہاں کچھ بچا ہی نہیں ہے تو وہ کیا معلوم کرنے جا رہی ہے۔"

شانزل ابھی بھی اس کے جانے پر پریشان ہو رہا تھا۔

"اسے اپنا اصل جاننا ہے آخر کب تک وہ یہاں رہے گی۔"

نیلم بیگم نے دکھ سے کہا۔

"یہاں کیوں نہیں رہ سکتی؟"

شانزل نے پوچھا۔

"کس رشتے سے رہے گی یہاں؟"

وہ اسے لاجواب کرتی کمرے سے نکل گئی۔شانزل کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتا

www.novelsclubb.com

اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔جب اس کا فون بجا۔دانیہ کی کال تھی۔

"کیسی ہو دانیہ!"

اس نے لہجے کو خوشگوار بناتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں! تم سناؤ فنکشن کیسا رہا؟"

دانیہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔

"سب اچھے سے ہو گیا مگر اب اس میڈم کے دماغ میں نئی کھچڑی پک رہی ہے۔"

"امید کی بات کر رہے ہو؟"

دانیہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"امید نام نہیں ہے اسکا،(شانزل چڑتے ہوئے بولا) پتہ نہیں، کیا ہو گیا ہے اسے کہہ رہے ہے حیدر آباد جائے گی،اپنے بارے میں سب معلوم کرنے جبکہ اس کا یہاں کوئی بھی نہیں ہے سوائے ایک تایا کہ وہ بھی یہاں نہیں رہتے۔"

شانزل زچ ہوتا بولا۔

"شانزل! ایک بات پوچھوں؟"

دانیہ نے پوچھا۔اس کا دماغ اسے کچھ اشارے دے رہا تھا۔بس اب اسے شانزل سے کنفرم کرنا تھا۔

"کیا پوچھنا ہے؟"

امید کی والدہ کا نام بتا سکتے ہو مجھے؟"

شانزل پہلے تو چونکا پھر کچھ سوچتے ہوئے اسے نام بتا دیا۔

دانیہ نے اس سے اس کا ایڈریس مانگا تو وہ حیران ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے لڑکی؟ سیدھا ایڈریس ہی مانگ لیا۔کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟"

"تم مجھے ایڈریس سینڈ کرو میں آ کر بتاتی ہوں۔اور ہاں مجھے امید کی فوٹو بھی سینڈ کرنا۔"

اسنے کہہ کر فون بند کر دیا۔کچھ دیر بعد ہی اسے دو میسج ایک ساتھ موصول ہوئے۔

ابیہا کی تصویر دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کی چمک آئی۔اس نے فوراً حاشر کو فون کیا۔

"دانیہ !اس وقت بزی ہوں-----"

"ابیہا !مل گئی۔"

اس کی خوشی سے بھرپور آواز پر حاشر فوراً اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔

****

"کون ہے یہ ثوبان؟ کیوں یاد نہیں آرہا مجھے؟-----کیا رشتہ ہے اس نام سے میرا اور وہ دوسرا شخص!!!----کون ہے؟ کیا یہ دونوں ایک ہی ہیں؟----نہیں رومیو اور ثوبان !دونوں ایک ہی نہیں ہو سکتے ہیں؟"

اپنی سوچ کی نفی کرتی وہ ٹیرس کی گرل کے پاس آئی۔آسمان کی جانب دیکھتی وہ رومیو کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی، تبھی اسے احساس ہوا کہ جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہو۔اس نے ارد گرد دیکھا، کوئی نہیں تھا،اس نے جیسے ہی نیچے دیکھا وہ وہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹھہر گئی۔حاشر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ اپنی کار سے نکل کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ایک سکون تھا جو اس کے دل میں سرائیت کر گیا تھا۔اس نے ہولے سے اس کا نام پکارا۔

"مس کھڑوس!!!!!"

اس کے ہلتے ہونٹ سے ابیہا نے اندازہ لگا لیا کہ وہ اسے ہی پکار رہا ہے۔اس کا سر چکرانے لگا تھا۔دھندلے چہرے اس کو پریشان کرنے لگے تھے۔وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہو رہی تھی جب کہ حاشر اسے پیچھے ہوتا دیکھ فورا اس گھر کے گیٹ کی جانب بڑھا۔دانیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

******

www.novelsclubb.com

"کیا کروں؟؟؟؟؟کیسے روکوں اسے؟---------میں اسے روکنا کیوں چاہتا ہوں؟؟(شانزل اپنی کیفیت پر حیران ہوا)یہ کیا ہو گیا ہے مجھے؟پہلے تو وہ بالکل اچھی نہیں لگتی تھی اور اب اسے دیکھے بنا رہا نہیں جاتا۔کیوں اسکے جانے سے مجھے فرق پڑ رہا ہے؟"

اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹتا شانزل خود سے محو گفتگو تھا۔

"وقتی اٹریکشن ہو سکتی ہے ورنہ مجھے اس سے محبت کیوں ہو گی؟۔۔۔۔۔۔محبت!!!! یہ کیا سوچ رہا ہوں میں؟ مجھے اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے وہ تو صرف دوست ہے میری۔"

خود سے بات کرتا وہ بیڈ پر بیٹھا۔

"پھر اسکے جانے سے مجھے فرق کیوں پڑ رہا ہے؟ کیا یہ محبت ہے یا پھر میں ایسے ہی زیادہ سوچ رہا ہوں۔"

اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔

"اگر وہ سچ مچ چلی گئی تو؟ کیا میں رہ سکتا ہوں اس کے بنا۔" اس نے اپنے دل میں جھانکا۔

"نہیں! شانزل نہیں! اسے جانے مت دو۔ وہ چلی گئی تو شاید واپس نہ آئے۔" اس کے دل دے آواز آئی۔ وہ یک دم کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تو طے ہوا مس امید آپ کو اب مسز امید شانزل بننا ہو گا۔"

وہ مسکراتا ہوا روم سے باہر آیا۔امید کے روم میں چیک کیا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔

"یہ کہاں گئی؟ شاید مما کے روم میں ہو۔" وہ نیلم بیگم کے روم کی جانب گیا۔ مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

"کسے ڈھونڈ رہے ہو بیٹا!"

انہوں نے اسے دروازے سے واپس پلٹتے دیکھ کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں آپ کی بیٹی کو آپ کی بہو بنا دوں۔"

اس نے مڑتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیں۔وہ امید کے ساتھ اس کا بدلہ رویہ بہت دنوں سے دیکھ رہی تھیں۔آج بھی انہوں نے جان بوجھ کر اس کے جانے والی بات اسے بتائی تھی، صرف اس کا ری ایکشن دیکھنے کے لئے۔وہ کامیاب ہوئی تھیں۔

"وہ ٹیریس پر ہے۔جاؤ اپنے دل کی بات اسے بتا دو۔پہلے ہی بہت دیر کر چکے ہو۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو کان کھجاتا ہوا وہاں سے مڑ گیا۔

وہ ٹیریس کی سیڑھیوں کی جانب بڑھا تبھی اسے امید اوپر کھڑی دیکھائی دی۔اس سے پہلے وہ اسے آواز لگاتا وہ بے ہوش ہوتی سیڑھیوں سے نیچے گری۔وہ بھاگ کر اس کی جانب بڑھا۔وہ بڑی سیڑھی پر رک گئی تھی۔

"امید!"اس نے امید کے سر سے بہتے خون کو دیکھ کر اسے پکارا۔

"روم۔۔۔یو!"

وہ ایک نام بول کر بے ہوش ہو چکی تھی۔شانزل اس کے منہ سے انجان نام سن کر حیران ہوا تبھی مین ڈور زور سے کھٹکھانے کی آواز آئی۔وہ امید کو اٹھا کر سیڑھیوں سے نیچے لایا۔دروازہ کھلتے ہی ایک شخص بھاگ کر امید کی جانب لپکا۔شانزل حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔حاشر نے جیسے ہی آکر اس کے ہاتھوں سے ابیہا کو لیا شانزل بول پڑا۔

"کون ہو تم!اور میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟"

اس نے غصے سے پوچھا مگر وہ بنا کوئی جواب ابیہا کو لے کر دروازے کی جانب چل دیا۔

"کہاں لے جا رہے ہو؟ اور ہو کون تم؟؟"

شانزل فوراً اس کے آگے آیا۔

"راستے سے ہٹو! بیوی ہے میری! دیکھ نہیں رہے اسے چوٹ آئی ہے ہاسپٹل لے جانا ہو گا۔"

حاشر کہہ کر آگے بڑھ گیا پیچھے کھڑا شانزل اور نیلم بیگم اپنی جگہ سن سے ہو گئے۔

****

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل روم کے باہر شانزل بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ نیلم بیگم اور دانیہ اس کی بے چینی دیکھ رہی تھیں۔ حاشر ابیہا کے ساتھ اندر روم میں تھا جہاں ڈاکٹر اس کا ٹریٹمنٹ کر رہے تھے۔ دانیہ آہستگی سے چلتی شانزل کے پاس آئی۔

"شانزل!"

دانیہ کے پکارنے پر وہ رکا۔

"اندر امید!!!"

شانزل نے روم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ابیہا ہے امید نہیں۔میری کزن ہے۔"

دانیہ کے بتانے پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"پر بیٹا! میری دوست نے تو اسے اپنی بیٹی بتایا تھا؟"

نیلم بیگم حیرانگی سے گویا ہوئیں۔دانیہ نے انہیں حاشر کی بتائی سب حقیقت سے آگاہ کیا تو وہ دونوں کچھ پل تک تو شاک کی سی کیفیت میں رہے۔

"مطلب میری دوست کی بیٹی امید!!!!----"

وہ بھی ہاسپیٹلائیز ہے آنٹی! بس دھماکہ نے اس کی ذات کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔"

دانیہ نے افسردگی سے کہا۔شانزل ابھی بھی ابیہا کے متعلق سے ہی سوچ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

"ڈاکٹر! یہ کب تک ہوش میں آئیں گی؟"

حاشر جو ابیہا سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا، پریشانی سے پوچھنے لگا۔

"ٹریٹمنٹ دی جا چکی ہے۔ کچھ دیر تک انہیں ہوش آ جائے گا۔ ڈونٹ وری چوٹ گہری نہیں ہے، مگر اس سے پہلے ہوئے ایکسیڈنٹ، جیسا کہ آپ کے نے بتایا کہ انہیں کچھ یاد نہیں ہے، ہو سکتا ہے کچھ سائیڈ ایفیکٹ ہو جائیں۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں، کیسے سائیڈ ایفیکٹس؟"

حاشر نے ایک نظر ابیہا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب برین کے جس حصے کے ڈیمج ہونے پر ان کی میمری لوس ہوئی تھی، اس حصے پر بہت زیادہ سٹریس لیا گیا ہے۔ پاسیبل ہے کہ انہیں سب یاد آ گیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ یہ اپنی موجودہ یادیں بھی بھلا دیں۔"

ڈاکٹر کہہ کر روم سے نکل گیا۔ روم کے دروازے پر کھڑا شانزل صدمے کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیفیت میں تھا۔

"میری بات سنو مس کھڑوس! اتنا انتظار میں نے اس لئے نہیں کیا ہے کہ جب تمہارے روبرو آؤں تو تم مجھے پہچانو ہی نہ۔"

حاشر نے ابیہا کے پاس کھڑے ہو کر کہا۔ شانزل نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اسے کچھ یاد ہو یا نہ تو مگر رومیو اسے یاد ہے۔ تمہارا نام لے کر وہ بے ہوش ہوئی تھی۔"

کسی اور نصیب اپنا نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی اسے لے کر انسان دکھی ہو سکتا ہے ، شانزل یہ بات سمجھ چکا تھا۔ اگر ابیہا کو اس کی زندگی کا حصہ بننا ہوتا تو اس کا نصیب اسے کسی سے جوڑ کر اس سے نہ ملاتا۔ وہ حاشر کی منکوحہ تھی۔ شانزل نے یہی سوچ کر اپنی محبت کا منہ بند کر دیا۔ وہ اس کی اچھی دوست بن کر ہمیشہ اس کی زندگی میں رہے گی یہی کافی ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اسے مجھے یاد رکھنا ہو گا۔ یہ دل اس کے نام پر دھڑکتا ہے، وہ مجھے بھول نہیں سکتی۔"

حاشر کہہ کر روم سے نکل گیا۔ شانزل نے اس کے پیچھے جانا چاہا مگر دانیہ نے اسے روک دیا جو نیلم بیگم کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تھی۔

"مام! آپ نے دیکھا، دونوں ہی ایک دوسرے کی کاپی ہیں۔ کھڑوس اور ضدی۔" شانزل نے نیلم بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو دھیما سا مسکرا دیں۔

****

"فلحال اسے کچھ یاد نہیں ہے مگر جلد ہی یاد آ جائے گا۔"

ثوبان نے فون پر باسط سے بات کر رہا تھا۔

"تو آپ کس چیز کا ویٹ کر رہے ہیں؟ ختم کروا دیں اسے۔"

"مشورہ تم ایسے دے رہے ہو جیسے کہ مجھے پاؤں سے کسی چیونٹی کو مسلنا ہو۔ وہ ابیہا ہے اور صرف یادیں مٹی ہیں اس کی سکیلز نہیں۔ میرے دوست کو جیل میں ڈلوا

چکی ہے۔"

ثوبان نے اس پر بھڑکتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کرنا ہے سر!"

باسط نے زچ ہوتے ہوئے پوچھا۔وہ ثوبان سے تنگ آ گیا تھا مگر اس کی بات ماننا اس کی مجبوری بن گئی تھی۔اپنی اور اس کی بات چیت کی ریکارڈنگ ثوبان نے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی اور اسے بلیک میل کر کر ابیہا اور حاشر کی کمپنی کی ساری ڈیٹیلز نکلواتا تھا۔امید کے کہنے پر حاشر نے اسے اپنی کمپنی میں رکھ لیا تھا،تب سے ہی وہ اس کو وہاں کی انفارمیشن دیتا رہتا تھا۔اپنی اور ابیہا کی ڈیکنگ ڈیٹیل بھی وہ اس کے ذریعے وہاں سے ہٹوا چکا تھا تاکہ اس کا کوئی پرانا تعلق حاشر کو معلوم نہ ہو۔

"مجھے بس یہ بتاتے رہو کہ اشعر مزید کس کس پراجیکٹ میں انویسٹ کر رہا ہے۔"

ثوبان نے کہا۔

"سر! وہ اپنی بہن سے کم نہیں ہیں۔ہر ایک ایملائے پر ان کی نظر ہوتی ہے،جب

تک دانش سر کمپنی سنبھال رہے تھے میں آسانی سے آپ کا کام کر لیتا تھا مگر اب مشکل ہوتا جا رہا ہے۔"

باسط نے اپنی مجبوری بتائی۔

"وہ ہر وقت تو تمہارے سر پر کھڑا نہیں ہوتا ہو گا نہ، میں کچھ نہیں جانتا مجھے اپنا بزنس پھر سے وہاں کھڑا کرنا ہے اور اس کے لئے اس کمپنی کو تباہ کرنا ہے اور یہ مجھے بہت جلد کرنا کیونکہ ابیہا کو سب یاد آ گیا تو یہ بھی یاد آ جائے گا کہ اسے مارنے کی کوشش کیا جا رہی تھی اور اس شازش کے پیچھے ہم تھے۔"

"جی سر!"

www.novelsclubb.com

اس نے مؤدب ہو کر جواب دیا اور فون بند کر دیا۔

"یہ عجیب مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔"

وہ غصے سے کہتا فائل دیکھنے لگا۔

****

"ابیہا!!!!!----"

"مل گئی ہے۔"

حاشر نے اشعر کو فون کیا تو اس نے ہمیشہ کی طرح اپنا سوال دہرانا چاہا جسے حاشر نے ٹوک دیا۔

"وہ ٹھیک ہے؟؟؟؟"

اشعر نے فائل بند کرتے ہوئے پوچھا۔وہ اس وقت اپنے آفس میں تھا۔

"میں تمہاری بہن کو یہ حق نہیں دوں گا کہ وہ مجھے بھول جائے، سمجھے تم؟"

حاشر نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ریلیکس مسٹر رومیو! مجھے سب صحیح سے بتاؤ گے؟"

اشعر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ایکسیڈنٹ میں یاداشت گنوا چکی ہیں مس کھڑوس!!"

حاشر کا لہجہ اسے تھکا تھکا سا لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابھی کہاں ہے وہ؟"

اشعر اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔

"ہاسپٹل!"

ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گیا۔

"تم اسکے پاس کیوں نہیں ہو؟؟"

"اس نے ہوش میں آنے کے بعد مجھے نہ پہچانا تو میں کیا کروں گا اشعر! اس نے کہا کون ہو تم؟ میں کیا جواب دوں گا اس سے؟؟"

حاشر کا دکھی لہجہ اسے بھی دکھی کر گیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے ہوش کے میں آنے کے بعد وہ سب سے پہلے تمہارا ہی نام لے، کیونکہ اس کی عادت ہے۔ سب کو بھول کر بس تمہیں یاد رکھنا۔"

اشعر نے اسے سمجھایا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے اشعر!!"

"تم ہاسپیٹل جاؤ! وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے اور ہاں دو دن میں میں آ رہا ہوں، یہاں کسی کا بندوبست کرنے کے انتظامات بھی تو کرنے ہیں۔"

اشعر نے کہا تو وہ فون بند کرتا ہاسپیٹل کے اندر چلا آیا۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے؟ ابیہا کو ہوش آ گیا ہے۔"

دانیہ اسے دیکھتے ہی فوراً اس کی جانب آئی تھی۔

"رک کیوں گئے چلیں نہ شانزل اور آنٹی تو پہلے ہی اس کے ساتھ ہیں۔"

دانیہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے کر چل دی۔ وہ خود بھی ابیہا سے نہیں ملی تھی، کیونکہ اگر ملتی تو اسے اس کی زینی خالہ کے بارے میں بھی بتانا پڑتا۔

"مام! دیکھ رہی ہیں اسے کیسے گھور رہی ہے مجھے، اسے کہیں منگیتر کو گھورنا بھی گناہ ہوتا ہے۔"

شانزل اندر بیٹھا ابیہا کا سر کھا رہا تھا۔ اس کی باتیں ابیہا خاموشی سے سن رہی تھی۔

"کیا تم جانتے ہو مجھے گن کا استعمال بھی آتا ہے لیکن میں ہاتھ کا استعمال زیادہ کرتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں؟"

ابیہا ہوش میں آنے کے بعد اب بولی تھی۔

"غلط کہہ رہی ہو۔ تم زبان کا استعمال بھی زیادہ کرتی ہو۔"

شانزل نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا تو اس نے ایک آئی برو اٹھاتے ہوئے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسے زبان کے بعد اب مجھ پر ہاتھ بھی استعمال کرنا چاہتی ہو۔"

شانزل نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

"تم نے صحیح سمجھا۔"

ابیہا ہلکا سا مسکرائی تبھی دروازہ کھول کر دانیہ حاشر کو لے کر روم میں داخل ہوئی۔ ابیہا اور حاشر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں ہی خاموش تھے۔ حاشر اندر ہی اندر ڈر رہا تھا لیکن اسے امید بھی تھی کہ شاید اس کی مس

www.novelsclubb.com

کھڑوس کو وہ یاد آ گیا ہو۔

"کیا یہاں آ کر شانزل کو یہ نہیں بتاؤ گے کہ میں اس کی منگیتر نہیں ہوں ابیہا حاشر حمدانی ہوں۔"

خاموشی کو ابیہا کی آواز نے توڑا تھا۔ حاشر نے ایک لمبی سانس لی تھی۔ نیلم بیگم اور شانزل کمرے سے نکل گئے۔ دانیہ بھی ان کے پیچھے ہی باہر نکل گئی۔ حاشر ابھی تک ویسے ہی کھڑا تھا۔

"چار مہینے! مس کھڑوس! چار مہینے، تم سے دور رہا ہوں۔ اگر آج م مجھے پہچاننے سے انکار کر دیتی تو میں کہاں جاتا؟"

وہ اس کے سامنے آ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"میں نے منع کیا تھا نہ کہ نہ آؤ پاکستان۔ دیکھا کیا ہوا، سب کچھ ہی بکھر گیا۔ تم مجھ سے دور ہو گئی۔ اگر اس دن تم مجھے سب بتا دیتی تو شاید ایسا نہ ہوتا،------"

وہ دکھ سے بھرپور لہجے میں بولا۔

"حاشر! میں۔۔۔۔اس دن۔۔"

"اس دن ایک ایک لمحہ بھاری گزر رہا تھا۔ تم نہیں جانتی اس وقت میری کیفیت کیا تھی۔ میں چاہ کر بھی تم تک پہنچ نہیں پا رہا تھا۔ وہ آگ اس بس کو نہیں مجھے جلا رہی تھی۔"

حاشر کے چہرے کا کرب وہ بھی محسوس کر رہی تھی۔

"کون سی آگ حاشر!!!"

اسی یک دم ہی پریشانی ہوئی۔

"امید ٹھیک ہے نہ؟؟؟"

ابیہا نے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہے اب لیکن ہاسپیٹلائز ہے ابھی تک۔"

حاشر کے بتانے پر وہ مزید دکھی ہو گئی۔

"میں تمہیں سب بتانا چاہتی تھی مگر اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ تمہیں کچھ بتا پاتی۔"

www.novelsclubb.com

دونوں کی آنکھیں نم تھیں اور دونوں ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"کچھ اور بھی ہے جو تم نے مجھ سے چھپایا ہے۔"

حاشر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔وہ سمجھ گئی وہ سب جان چکا ہے۔امید نے اسے سب بتا دیا ہو گا۔

"تم نے مجھ سے سب چھپا کر اچھا نہیں کیا مس کھڑوس!"

اس کے لہجے میں دکھ اس نے صاف محسوس کیا تھا۔

"میں بتا کر بھی کیا کرتی میں اس معاملے کو میں خود سیٹل کر چکی تھی اور پھر۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری کوئی ایکسپلینیشن اب مجھے نہیں چاہیئے۔"

اس نے اس کی بات کاٹی۔اس کے چہرے کا غصہ آج اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"تم جانتے ہو پچھلے کچھ عرصے میں میں نے شدت سے جسے یاد کیا ہے وہ تم ہو۔"

"میں نے کہا نہ میں ناراض ہوں۔"

اس کے ناراضگی سے منہ پھیرنے پر وہ مسکرا دی۔

"حاشر سے میری نہیں بنتی مجھے میرا رومیو چاہیئے۔"

ابیہا نے دبی دبی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے کہا۔اس کی بات پر حاشر کے چہرے پر اسمائیل آئی۔

****

"سر! آپ نے بلایا مجھے؟"

www.novelsclubb.com

باسط نے اشعر کے کیبن میں داخل ہو کر پوچھا۔اشعر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"یس مسٹر باسط! پچھلے کچھ مہینے کی آپ کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے کمپنی نے فیصلہ کیا ہے آپ کو پروموٹ کیا جائے۔"

اشعر کی بات پر اس کے چہرے ہر اسمائیل آئی جسے اشعر نے بخوبی نوٹ کیا۔

"جیسے کہ آپ جانتے ہیں حاشر پچھلے کچھ مہینوں سے پاکستان میں ہے، وہاں پر بھی حاشر نے ایک نئ کمپنی کا آغاز کیا ہے جو فلحال تو اس نے شراکت داری سے اسٹارٹ کی ہے مگر کچھ عرصے کے بعد وہ اسے مکمل طور پر اپنی بنا لے گا۔"

اشعر نے ایک فائل اس کی جانب بڑھائی جس میں اس کمپنی کی سب انفارمیشن تھی باسط نے وہ فائل تھام لی۔

"حاشر کو یہاں واپس آنا ہے وہ مسلسل وہاں نہیں رہ سکتا، کبھی کبھی وہ پاکستان کا چکر لگا لے گا مگر ہمیشہ کے لئے وہاں رہنا پاسیبل نہیں۔اس کمپنی کو سنبھالنے کے لئے ہمیں ایک بھروسہ مند انسان کی ضرورت ہے۔اس لئے میں چاہتا ہوں تم اس کمپنی کو سنبھالو۔ تمہیں ایز آ ہیڈ وہاں اپائنٹ کیا جا رہا ہے۔"

اشعر نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"کمپنی تمہیں تمام سہولیات دے گی، تمہیں کوئی مشکل نہیں ہو گی وہاں سیٹل ہونے میں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشعر نے ایک اور آفر دی۔ باسط نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر فائل میں موجود سیکنڈ اونر کے نام کو جو ثوبان صدیقی تھا۔ وہ کچھ سوچ کر مسکرایا۔

"تھینک یو سر! آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔"

اشعر بھی مسکرایا کیونکہ وہ جو سوچ رہا تھا وہ ہونے جا رہا تھا۔

"میں کل پاکستان جا رہا ہوں۔ نیکسٹ ویک آپ کو وہاں کی شفٹنگ کے کاغذات مل جائیں گے۔ آپ کو سب کام سمجھا کر مجھے واپس آنا ہے اور حاشر بھی میرے ساتھ ہی واپس آئے گا۔ آپ اپنی فیملی کو انفارم کر دیں، اور چاہیں تو انہیں بھی وہاں لے جا سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اشعر نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلاتا جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جانے کے بعد اشعر نے اپنے سیکرٹری کو وہاں بلایا۔

"یس سر!"

جارج نے مؤدب انداز میں پوچھا۔

"باسط کی سب کال ریکارڈنگز مجھے فارورڈ کرواور ہاں اب تک اس نے جو فائل ثوبان تک پہنچائی ہیں اس کا ڈیٹا اور پروف مجھے کل تک چاہیئے۔"

اشعر نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوکے سر!"

جارج کہہ کر کیبن سے نکل گیا۔وہ سب فائل بند کرتا اپنے کیبن سے نکل آیا۔اسے گھر جانا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ ابیہا سے بات کر سکے جسے پچھلے چار مہینوں سے اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔وہ کبھی یقین نہیں کر پایا تھا کہ اس کی بہن اس سے دور جا چکی ہے۔اس نے حاشر کو بھی فون کر سختی سے کہا تھا کہ وہ اسے تب ہی فون کرے جب اس کے پاس ابیہا کے متعلق کوئی خبر ہو۔امید کی خبر وہ عدنان سے لے لیتا تھا ۔جب سے حاشر نے اسے امید کی بتائی حقیقت سے آگاہ کیا تھا اشعر نے باسط پر نظر رکھوانی شروع کر دی تھی۔وہ کمپنی کا کافی نقصان کروا چکا تھا مگر کبھی اس پر شک نہیں گیا لیکن اب نہ صرف اس کے خلاف تمام پروف مل چکے تھے بلکہ اس کو سزا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دینے کا بندوبست بھی کر لیا گیا تھا۔

******

ابیہا خاموشی سے بیٹھی تھی جو حاشر کو بہت کھل رہی تھی۔دانیہ ابیہا کے ساتھ بیٹھی تھی۔حاشر اسے روزینہ کی ڈیتھ کے بارے میں بتا چکا تھا۔وہ تب سے ہی خاموش تھی۔اسے ڈسچارج مل گیا تھا تو حاشر اسی کے کہنے پر اسے شانزل کے گھر لے آیا تھا۔شانزل کچھ دیر پہلے ہی گھر سے باہر گیا تھا۔عدنان کے ذریعے حاشر سحر بیگم کو وہاں بلوا چکا تھا جو کچھ دیر میں پہنچنے والی تھیں۔

"مجھے زینی پھوپھو سے ملنے جانا ہے۔"

وہ حاشر کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تو حاشر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔دانیہ اس کے گلے لگ گئی۔ابیہا جو کبھی روئی نہ تھی آج حاشر نے اس کی آنکھ میں آنسو دیکھے تھے۔وہ اس کا دکھ جانتا تھا،وہ دونوں ہی اس دیکھ سے گزرے تھے،ابیہا کے لئے تو زینی اس کی ماں کی طرح تھی،وہ بہت محبت کرتی تھی ان سے۔

www.novelsclubb.com

"آپ مت روئیں! امی کی روح کو تکلیف ہو گی۔"

دانیہ نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو ابیہا نے اسے پھر سے گلے لگا لیا۔

"ابیہا! میرے بچے!"

سحر بیگم نے روم میں داخل ہو کر اسے پکارا تھا۔ وہ فوراً اس کے پاس آئی تھیں۔ دانیہ اس سے الگ ہوئی سحر بیگم نے اسے گلے لگا لیا۔

"کہاں چلی گئی تھی میرے بچے!"

انہوں نے روتے ہوئے پوچھا۔

"پھوپھو! رونا بند کریں، میں ٹھیک ہوں۔" ان سے الگ ہوتی وہ ان کے لئے جگہ بناتی ہوئی بولی۔

"اتنے مہینے ہو گئے ایک بار بھی ہم سے رابطہ نہیں کیا، اور کہاں تھیں اتنے دن تک؟"

وہ ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھیں۔

"پھوپھو! ان سے ملیں (اس نے نیلم بیگم کو اشارے سے اپنے پاس بلایا جو کچھ فاصلے پر کھڑی تھیں) یہ میری امی ہیں۔ اتنے دن تک انہوں نے میرا بہت خیال رکھا ہے۔"

محبت سے انہیں دیکھتی وہ مسکرا رہی تھی۔ نیلم بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"میری کوئی بیٹی نہیں تھی مگر جب سے امید!!! میرا مطلب ابیہا مجھے ملی ہے میری یہ کمی بھی پوری ہو گئی۔"

حاشر نے سحر بیگم کو ابیہا کی ایکسیڈنٹ اور یاداشت جانے کا بتایا تو وہ دکھی ہو گئی مگر پھر اللہ کا شکر ادا کرنے لگی کہ اللہ نے انہیں ابیہا لوٹا دی تھی۔

"مس کھڑوس! تم ٹھیک ہو؟"

نیلم بیگم اور سحر بیگم کو ایک دوسرے سے باتوں میں بزی دیکھ کر حاشر اٹھ کر ابیہا کے پاس آیا۔ دانیہ اس کے پاس سے خود ہی اٹھ کر چلی گئی تھی۔ ابیہا نے حاشر کے پوچھنے پر ایک دکھی نظر اس پر ڈالی۔

"مجھے تکلیف ہو رہی ہے حاشر! میری پھوپھو یہاں اتنی تکلیف میں تھیں اور ہم وہاں عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے تھے۔"

"زندگی اسے ہی کہتے ہیں مس کھڑوس! اتار چڑھاؤ سب کی زندگی میں آتے ہیں۔ کیا تم بھول گئی اپنا بزنس اسٹیبلش کرنے کے لئے ہم نے کتنی محنت کی تھی۔ خالہ نے بھی اپنی زندگی بدلنے کی کوشش کی مگر شاید وہ اپنا حوصلہ کھو چکی تھی۔"

حاشر نے اسے سمجھایا۔

"کمزوری بہت بری چیز ہے حاشر! اپنی کمزوریوں کو خود پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ خالہ کو ہمیں بتانا چاہیئے تھا۔ انہوں نے ہم سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟"

اس نے باقاعدہ حاشر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"شاید یہیں آکر وہ کمزور پڑ جاتی ہوں، وہ ڈرتی ہوں شاید کہ ماموں ان سے بات کرنے سے انکار کر دیں۔ وہ ماموں کے متعلق بھی تو نہیں جانتی تھیں۔"

ابیہا نے اس کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دانیہ کی پھوپھو کہاں رہتی ہیں؟"

ابیہا نے پوچھا تو حاشر نے تاسف سے سر ہلایا۔

"تم کبھی نہیں بدل سکتی مس کھڑوس!"

"اگر میں بدل گئی تو میری کمزوری لوگوں پر عیاں ہو جائے گی حاشر! اور ابیہا کو کمزوریوں کو طاقت بنا کر ہی رہنا ہے۔"

"مجھے بھی میری ابیہا میں تبدیلی پسند نہیں ہے سوائے اس کے اس ڈریس میں اچھی لگ رہی ہو۔"

حاشر نے اسے چھیڑا تو پہلی بار ابیہا نے ہلکے سے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"نہ کرو یار! میرا سانس بند ہو جائے گا۔"

حاشر نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو ابیہا نے اسے گھورا۔

"دور رہو مجھ سے اور ہاں منہ بند کر کر بیٹھو۔"

اسے ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ گھورتے ہوئے بولی۔ حاشر نے منہ بنالیا۔ سحر بیگم اور

نیلم بیگم اوران کی جانب متوجہ ہو چکی تھی، ہنس دی۔ان کے ہنسنے پر حاشر پر ہنس دیا ۔اتنے مہینوں بعد آج وہ کھل کر ہنسا تھا کیونکہ اس کی مس کھڑوس اس کے پاس تھی۔

****

"آر یو اوکے!"

شانزل گھر میں داخل ہوا تو اسے لگا کہ کوئی گارڈن کی جانب گیا ہے۔وہ پیچھے آیا تو دانیہ کو وہاں کھڑا پایا۔اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس نے پوچھا تو چونک گئی۔

"میں ٹھیک ہوں! آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے الٹا سوال کرنے پر وہ اداس ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔

"جس کی منگیتر اس سے چھن جائے اسکا دکھ کتنا بڑا ہو گا۔مجھے تو اس کے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا۔اگر اسے میرا نہیں ہونا تھا تو وہ میری زندگی میں کیوں آئی؟"

اس نے آگے گ بڑھ کر اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔دانیہ کی آنکھ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنسو آ گئے۔

"وہ تو زندگی بن گئی تھی میری! ایسے اچانک ہی سب بدل گیا دانیہ! اب میں کیا کروں؟ کیسے رہوں گا اس کے بنا؟؟؟"

شانزل نے دکھی ہونے کی پوری اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"شانزل! آپ سنبھالیں خود کو!"

اس نے روتے ہوئے کہا تو شانزل نے فوراً اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹائے۔

"دانیہ یار! رو کیوں رہی ہو؟ مذاق کر رہا تھا میں۔"

وہ اس کے رونے پر پریشان ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کہا کہ ----"

اس نے روتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تو شانزل نے اسے ٹوکا۔

"کہیں سے نہیں لگتا کہ تم اس سٹرو کی کزن ہے، اسے کبھی دیکھا ہے ایموشنل ہوتے ہوئے۔ تمہاری جگہ وہ ہوتی نہ تو نا جانے کیا کرتی میرے ساتھ اور تم ہو کہ -

"---

اس نے افسوس سے سر ہلایا۔

"آپ پسند نہیں کرتے ابیہا کو؟"

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرتا ہوں۔دوست ہے میری جیسے تم ہو۔"

شانزل نے ایک پھول توڑ کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ آنسو دوبارہ نہ بہانا ورنہ تمہاری وہ کزن میرا گلا دبا دے گی۔"

شانزل نے ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔دانیہ پھول پکڑتے ہوئے ہنس دی۔

****

"نر-----س!!!!!"

امید کو پیاس لگی تھی روم میں پانی نہیں تھا۔وہ بہت دیر سے نرس کو بلانے کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوشش کر رہی تھی جو اس روم کے ڈور کے پاس کھڑی کسی نرس سے بات کر رہی تھی۔ بہت کوشش کے بعد اس کے حلق سے آواز نکلی تھی۔ جیسے سن کر نرس پلٹی تھی۔

"کچھ چاہیئے آپ کو میم!"

وہ فوراً اس کے پاس آئی۔

"پـــا ـــــنی!!"

اس نے زور لگا کر بولتے ہوئے کہا۔

نرس نے اسے پانی لا کر دیا۔ دوسری نرس کو ڈاکٹر کو انفارم کرنے کا کہہ چکی تھی۔

"میم! آپ کو کچھ اور تو نہیں چاہیئے؟"

"نہیں!"

اس نے ایک لفظی جواب دے کر آنکھیں موند لیں۔ وہ خوش تھی کہ وہ بول پا رہی تھی۔ تھوڑی تکلیف ہو رہی تھی اسے بولنے میں مگر وہ بول سکتی ہے یہی کافی تھا۔

"ہیلو ینگ لیڈی!"

ڈاکٹر کاشف نے مسکراتے ہوئے اسے ہیلو کہا تو اس نے آنکھیں کھولی اور جواباً مسکرائی۔

"میں نے سنا کہ آپ نے بولنے کی سکسیسفل کوشش کی ہے کیا یہ سچ ہے؟"

مخصوص خوش اخلاق لہجے میں وہ پوچھنے لگے۔

"آپ—نے صحیح---سنا ہے---ڈاکٹر!"

اس نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

"ہمم! تو اب آپ مجھے بتائیں، گلے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہو رہی؟"

"تھوڑی---سی--ہو رہی—ہے۔"

"چلیں کوئی بات نہیں میں آپ کی دوا چینج کر رہا ہوں، اس سے آپ کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔"

وہ امید کو کہہ کر نرس کو دوا کربتا کر روم سے نکل گئے مگر حاشر کو فون کرنا نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھولا تھے۔

****

"ابیہا بیٹا! گھر چلو اب۔"

سحر بیگم نے اسے گھر چلنے کا کہا۔ حاشر جو فون کال سننے باہر گیا تھا، واپس آنے پر سحر بیگم کی بات سن کر ابیہا کو دیکھنے لگا۔

"پھوپھو! ابھی میں گھر نہیں آسکتی۔"

ابیہا نے ایک نظر حاشر کو دیکھتے ہوئے انہیں جواب دیا۔

"بیٹا! اتنے مہینے ہم سے دور رہی ہو، اب پھر سے کیوں؟"

"کیونکہ آنٹی! یہ جو مس سڑو ہیں نہ ان کا دل نہیں بھرا ابھی آرام کرنے سے۔ دیکھیں تو کیسے آرام فرما رہی ہیں جبکہ ان سے زیادہ چوٹ مجھے لگی ہے۔"

شانزل نے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ابیہا اور حاشر دونوں نے اس کی جانب دیکھا۔ دانیہ شانزل کے پیچھے سے نکلتی ہوئی ابیہا کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اس سے

پہلے کہ شانزل ابیہا کے دوسری جانب بیٹھتا حاشر تیزی سے چلتا اس کے ساتھ بیٹھ چکا تھا۔

"بہت ہی جیلس شوہر ہے تمہارا۔"

شانزل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ابیہا مسکرا دی۔ باقی سب بھی ہنس دیئے۔

"مجھے آپ سب لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔"

ابیہا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ سب لوگوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر ابیہا نے بولنا شروع کیا۔

"امی! شانزل! اس دن ارباز کے ساتھ جو دوسرا شخص تھا وہ ثوبان صدیقی تھا۔"

"ثوبان صدیقی! وہ تو ارباز کا دوست ہے۔ ملا تھا میں اس سے انگیجمنٹ والے دن ۔۔ لیکن اس کی مجھ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے؟"

شانزل نے ابیہا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ثوبان اس دن تمہیں مارنے نہیں میرے پیچھے آیا تھا۔ اس کی اور ارباز کی باتیں

سنی تھیں میں نے مگر اس وقت مجھے ثوبان کے بارے میں کچھ یاد نہیں تھا۔"

"کیا مطلب؟ تم ثوبان کو پہلے سے جانتی ہو؟"

شانزل کے ایک بار اور سوال کرنے پر دانیہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ روم سے باہر لے آئی۔

"کیا کر رہی ہو؟ باہر کیوں لے آئی؟"

شانزل نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"کتنا بولتے ہیں آپ؟ میں نے بتایا تو تھا آپ کو ثوبان کے بارے میں۔"

"کب؟؟؟؟؟؟ثوبان صدیقی!!----اچھا یہ وہی ثوبان ہے؟"

شانزل نے یاد آنے پر پوچھا تو دانیہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ابیہا کو اس کی بات کو پوری کرنے دیں، بار بار اس کی بات کاٹیں گے تو کہیں وہ آپ کو ہی نہ------"

"کاٹ دے۔یہی کہنا چاہ رہی ہو نہ؟؟"

شانزل کی اس کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا تو ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

"تمہیں پتہ ہے جب میں پہلی بار ابیہا سے ملا تھا نہ تو اسے دیکھ کر ایسا لگا تھا کہ جیسا اسے کہیں دیکھا ہو۔اس کی آنکھیں جانتی ہو بالکل تمہارے جیسی ہیں۔"

دانیہ اسکی بات سن کر خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"اس کی آنکھیں دیکھ کر مجھے تم یاد آتی تھیں۔اب مجھے معلوم ہو گیا ایسا کیوں تھا ۔(دانیہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا) کیونکہ تم دونوں کزن ہو نہ اس لئے۔"

شانزل نے ہنستے ہوئے کہا تو دانیہ بھی ہنس دی۔

"اندر چلیں اور اب اس کی بات مٹ کاٹیے گا پہلے پوری سن لیں اس کی بات۔"

دانیہ نے آگے چلتے ہوئے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلاتا اس کے پیچھے روم میں داخل ہوا۔

"سمجھا دیا؟"

ابیہا نے دانیہ سے پوچھا و دانیہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ثوبان کو لگتا ہے مجھے کچھ یاد نہیں،اس لئے اس کی اس غلط فہمی کو برقرار رکھنا ہے

۔یہی وجہ ہے میرے امید بن کر رہنے کی۔ باسط کو بھائی سنبھال لیں گے،اور ثوبان کو حاشر۔"

ابیہا کہہ کر خاموش ہوئی۔

"بیٹا! میں امید سے بھی ملنا چاہتی ہوں۔وہ بھی نہیں جانتی ہو گی شائلہ کے بارے میں۔"

نیلم بیگم نے کہا تو حاشر نے ابیہا کی جانب دیکھا۔

"امید! ٹھیک نہیں ہے ابیہا! اس کا چہرہ آدھا جھلس چکا تھا، سرجری سے اس کے چہرے میں چینجنگ آئی ہے۔اس کے ہوش میں آنے کے بعد اب تک اسے آئینہ نہیں دیکھایا گیا۔وہ اپنے بدلاؤ کے بارے میں نہیں جانتی۔ابھی ڈاکٹر کا فون آیا تھا جنہوں نے بتایا ہے کہ وہ بولنے کے قابل ہو چکی ہے ایک دو دن تک اسے ڈسچارج مل جائے گا۔"

"بس میں دھماکہ ثوبان نے کروایا تھا؟"

ابیہا نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں لگتا۔ کیونکہ پولیس انویسٹیگیشن کے مطابق یہ ٹیرارسٹس اٹیک تھا۔ اگر اس کا ہاتھ تھا بھی تو بہت جلد وہ قبول کر لے گا۔"

حاشر کے سنجیدگی سے کہنے پر ابیہا نے ہاں میں سر ہلایا۔

"بیٹا! میں اسے اپنے گھر لانا چاہتی ہوں۔"

نیلم بیگم نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

"کل اشعر آ رہا ہے اور آنے کے بعد وہ امید کے سارے حقوق اپنے نام کروانے والا ہے۔ اس لئے آپ کی خواہش پوری ہونے کے بیچ میں وہ ہی آئے گا۔"

حاشر نے نارمل لہجے میں سب کو آگاہ کیا۔ سب ہی حیران ہوئے تھے اس کی بات سن کر سوائے ابیہا کہ جو جانتی تھی کہ محبت میں وفا کی رسم نبھانا اس کا بھائی بھی جانتا ہے۔

****

"زینی پھوپھو! آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی نہ اس لئے مجھ سے ملے بنا ہی چلی گئیں۔"

حاشر ابیہا کو لے کر قبرستان آیا تھا۔ روزینہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر ابیہا اس سے اسی کی ہی شکایت کر رہی تھی۔

"مس کھڑوس! خالہ کو پریشان نہ کرو، وہ بہت محبت کرتی تھی تم سے۔"

حاشر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"پھر کیوں چلی گئیں وہ؟"

ابیہا نے آنکھ میں آنسو دیکھ کر حاشر کے دل کو کچھ ہوا۔

"بہت بدل گئی ہو مس کھڑوس!"

حاشر نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

'زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ان کی زندگی اتنی ہی تھی۔"

"ان کی زندگی کو مشکل بنانے والوں کو بھی حساب دینا ہو گا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابیہا نے روزینہ کی قبر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کی آخری خواہش جانتی ہو کیا تھی؟(ابیہا نے اس کی جانب دیکھا)دانیہ کو اچھی زندگی دینا اور تمہیں یہی کرنا ہے نہ کہ کسی کی زندگی خراب کرنا۔کچھ معاملات اللہ کے سپرد بھی کر دینے چاہیئے۔"

حاشر جو اسے کسی انتہائی قدم سے روکنا چاہتا تھا سمجھتا ہوا بولا۔

"گھر چلیں!"

ابیہا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اسے سمجھانا بہت مشکل ہے۔"

www.novelsclubb.com

حاشر نے روزینہ کی قبر کو دیکھتے ہوئے کہا اور ابیہا کے ساتھ قبرستان سے باہر آ گیا۔

"مجھے امید سے ملنے جانا ہے۔"

کار میں بیٹھ کر ابیہا نے حاشر کو کہا تو حاشر نے ہاں میں سر ہلا کر کار کا رخ ہاسپیٹل کی جانب کر دیا۔

"اس کے فیوریٹ فلاورز لینے ہیں، بلیکر وزر۔"

ابیہا نے کار سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔حاشر ایک فلاور کی شاپ کو دیکھ کر کار روکی۔

"میں آتا ہوں ابھی۔"

وہ کار سے نکل کر سڑک کراس کرتا فلاور شاپ کی جانب چلا گیا۔ابیہا بھی کار سے نکل آئی۔وہ اسی سمت دیکھ رہی جہاں حاشر گیا تھا تبھی ایک کار اسکے کچھ فاصلے پر رکی۔

"ہائے مس امید!"

کسی کے بلانے پر وہ پیچھے مڑی تھی مگر سامنے کھڑے ثوبان کو دیکھ کر وہ چونکی۔وہ آہستہ سے چلتا اس کے سامنے آیا۔

"آپ مجھے نہیں جانتی لیکن میں آپ کو جانتا ہوں۔آپ شانزل کی فیانسی ہیں نہ۔"

اس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔وہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے آتے حاشر پر اس کی نظر پڑی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کی جانب آتا اس نے ہاتھ کے

اشارہ سے اسے روک دیا۔

"آپ بھی اس پارٹی میں تھے لیکن میں نے آپ کو وہاں نہیں دیکھا؟"

"وہ دراصل مجھے ارجنٹلی جانا پڑ گیا تھا تو مبارک باد نہیں دے سکا پھر شانزل کے ساتھ ہونے والا حادثہ۔ میں نے سنا اس بارے میں۔ کیسے ہوا یہ سب؟"

اس نے ہمدردی سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔

"ارباز! شاید آپ کا دوست تھا، مجھے شانزل نے بتایا تھا آپ کے بارے میں۔ آپ نے بھی اسے نہیں سمجھایا کہ وہ اپنی بھائی کی جان لینے کی کوشش نہ کرے۔"

ابیہا نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو جانچتے ہوئے سوال کیا۔

"میں سچ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کرنے والا ہے۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ میرا دوست اتنا گر جائے گا تو میں اسے روکنے کی پوری کوشش کرتا۔"

ثوبان نے معصوم چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونا شاید قسمت میں لکھا۔ ہم نہیں بتا سکتے کہ کوئی انسان کسی کو نیچا دیکھانے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے کتنا گر سکتا ہے۔اب شانزل میری زندگی کا حصہ نہیں ہے،سب ناٹک تھا ار باز کو دھوکہ دینے کے لئے۔"

اس کی بات پر تو ثوبان کی لاٹری نکل آئی تھی۔یعنی وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

"مس امید!اگر آپ برا نہ منائیں تو میں آپ کو ڈراپ کر سکتا ہوں؟"

موقع سے فائدہ اٹھانا اس نے مناسب سمجھا۔

"میں امی کے ساتھ آئی ہوئی ہوں ابھی تو انہی کے ساتھ جانا ہو گا۔تھینک یو فار یور کنسرن!"

www.novelsclubb.com

آخر میں وہ مسکرائی تھی۔

"کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ ہم دوبارہ ملیں گے؟"

ثوبان نے بے تکلف ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔"

وہ مسکراتا ہوا اسے خدا حافظ بول کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔اس کے جانے کے بعد حاشر اس کے پاس آیا۔

"ہاں تو تم امی کے ساتھ آئی ہو؟"

وہ اسے مصنوعی غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

"تمہارے اندر کی تبدیلیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے مس کھڑوس!"

اسے اس طرح کھلکھلا کر ہنستے دیکھ جہاں وہ خوش ہوا تھا وہیں حیران بھی تھا۔

"ابیہا کا مزاج بدل سکتا ہے مگر ابیہا کی سوچ نہیں۔ چلیں اب"

وہ کار میں بیٹھنے لگی تو حاشر نے فوراً اس کے لئے دروازہ کھولا اور بلیک روزیز کا بوکے اس کے ہاتھ میں دیا۔دوسری جانب آ کر وہ کار میں بیٹھنے کے بعد کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔

"بھائی! کب تک آ رہے ہیں؟"

ابیہا نے پوچھا۔

"تمہارا بھائی پہنچ چکا ہے۔ تم سے ملنے سے پہلے وہ ہاسپٹل گیا ہے۔ تمہیں نہیں لگتا یہ ایٹیٹوڈ تھوڑا غلط ہے؟"

"مجھے میرے بھائی کے خلاف کرنا چاہ رہے ہو؟"

ابیہا نے باقاعدہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جنرل نالج کا کوسچن تھا، بہن سے زیادہ اسے بہن کی دوست کی فکر ہے۔"

"بھائی پسند کرتے ہیں امید کو!"

"جانتا ہوں اور یہ تم کب سے جانتی ہو؟؟؟؟"

"جب سے بھائی کے دل میں یہ فیلنگ پیدا ہوئی تھی۔"

"مس کھڑوس! کتنی باتیں چھپاتی ہو تم مجھ سے۔"

حاشر تو گویا صدمے کے زیر اثر تھا۔

"میں نے کچھ نہیں چھپایا اور اس وقت یہ بات بتانے والی بھی نہیں تھی کیونکہ امید انگیجڈ تھی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور اب کیا وہ مان جائے گی؟"

حاشر نے خدشہ ظاہر کیا۔

"اس کی زندگی کے سب رشتے چلے گئے حاشر! محبت پر اعتبار کھو چکی ہے۔اس کا اعتبار واپس لانے کے محبت ہی کی ضرورت ہو گی۔بھائی سے زیادہ محبت اسے کوئی نہیں دے سکتا اور یہ میں جانتی ہوں۔"

"وہ مجھے رومیو کہتا ہے، مجھے لگتا ہے اب اسکا بھی کوئی نام رکھنا ہی پڑے گا، مجنوں کیسا رہے گا؟؟"

حاشر شروع ہو چکا تھا، ابیہا ہلکے سے مسکراتی اس کی باتیں سن رہی تھی۔

****

"اس روم میں کوئی آئینہ کیوں نہیں ہے؟؟؟(وہ خود سے باتیں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی)

"میں بھی پاگل ہوں، بھلا ہاسپیٹل میں آئینے کا کیا کام۔لیکن انہوں نے تو واش روم

تک میں کوئی آئینہ نہیں رکھا۔"

خود سے کہتی وہ ہنسی تھی۔

"امی! بس کچھ دن پھر آپ کی امید آپ سے ملنے خود آئے گی۔"

شام کے وقت ٹھنڈی ہوا اسے بہت بھلی لگ رہی تھی وہ خوش تھی مگر اس کی خوشی یک دم ہی ماند پڑی تھی جب اس کی نظر کھڑکی میں نظر آتے اپنے عکس پر پڑی۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ پہلی بار خود کو دیکھ رہی تھی۔ نرس تو اسے بیڈ سے اترنے بھی نہیں دیتی تھی۔ اس نے بہت بار کوشش کی خود کو دیکھنے کی مگر واش روم ک سے آئینہ ہٹا دیا گیا تھا۔ آج بھی اگر وہ خود چل کر کھڑکی کے پاس نہ آتی تو نجانے کتنے دن تک وہ اس سچائی سے انجان رہتی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔"

خود کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر وہ چلائی تھی مگر اس کا چلانا کہاں سچائی کو بدل سکتا تھا۔

"آپ بیڈ سے کیوں اتری؟؟؟ یہاں آئیں۔"

ایک نرس فوراً روم میں داخل ہو کر اس کے پاس آئی تھی مگر اس نے فوراً اس سے اپنا آپ چھڑایا۔

"یہ کیا کیا ہے تم لوگوں نے میرے ساتھ؟؟؟میرا چہرہ-----؟؟؟"

اس نے تقریباً چلاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"میم! آپ کا چہرہ تقریباً جھلس چکا تھا۔ہمیں سرجری کرنی پڑی،بٹ میم! انسان کتنا بھی کیوں نہ سیکھ لے اللہ تعالی سے بہتر تو نہیں بنا سکتا نہ۔"

نرس پھر سے اسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے بولی۔وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"محبت کی اتنی بڑی سزا کوئی دیتا ہے۔اس نے تو میرا سب کچھ چھین لیا مجھ سے،مجھے بدصورت بنا دیا اس نے۔"

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی سب چیزوں کو پھینکتے ہوئے کہا۔پھر اٹھ کر ہاسپٹل روم کی ہر چیز کو پھینکنے لگی۔

"اس نے کیوں کیا ایسا؟؟؟ کیوں کیا؟؟؟"

وہ چلاتے ہوئے سب چیزیں پھینک رہی تھی تبھی روم کا ڈور اوپن ہوا۔ آنے والے نے نرس کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ نرس کے جاتے ہی وہ اس کی جانب بڑھا جو اب دیوار پر لگی ایک تصویر کو اتار رہی تھی۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔

"ریلیکس!!!"

پہلے تو حیرانی سے اسے دیکھتی رہی پھر دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

"اس نے کیا کر دیا میرے ساتھ دیکھ رہے ہیں آپ؟؟؟"

اس کی آنکھوں میں دکھ تھا جو مقابل کو بھی دکھی کر گیا۔

"ہر ایک کو اس کے کیے کی سزا ملے گی۔"

مقابل کا لہجہ پل بھر کو اسے بھی ڈرا گیا۔

"امید حیدر!!! تمہیں آرام کی ضرورت ہے بس کچھ دن کا انتظار کرو پھر

تمہارے گناہگار کو تمہاری آنکھوں کے سامنے سزا دوں گا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام اپنے ساتھ بیڈ تک لایا اور اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"آپ کیوں دیں گے اسے سزا؟؟؟اس نے آپ کے ساتھ تو کچھ نہیں کیا؟؟؟"

امید نے اپنی آنکھ سے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے ان دو لوگوں کو تکلیف پہنچائی ہے جن کا وجود میری زندگی میں بہت معنی رکھتا ہے اور اشعر ذوریز بدلہ لینے میں اپنی بہن جیسا ہی ہے۔"

اس کو پانی پلاتے ہوئے وہ بولا تو امید نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"اشعر!!!!"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر تک یہاں ایک نکاح ہونے والا ہے، جیسا میں نے کہا کہ میں اپنی بہن جیسا ہی ہوں تو اس کے نقشِ قدم پر چلنا تو پڑے گا۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا، امید حیرانی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کس سے نکاح کرنے والے ہیں آپ؟؟"

امید نے اپنے دل میں آنے والے خیال کو غلط ثابت کرنے کے پوچھا۔

"تم سے؟؟؟"

اشعر نے نارمل لہجے میں کہا۔

"یہ نہیں ہو سکتا!"

امید نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اور یہ کیوں نہیں ہو سکتا؟"

اشعر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا؟؟"

وہ زچ ہوتی بولی۔

"اس کا جواب میں تمہیں نکاح کے بعد دون گا لیکن ہاں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ میں تمہارا ساتھ پوری زندگی کے چاہتا ہوں۔ میں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں ہوں گا مگر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ تھام کر بولتا وہ امید کو کمزور کر گیا۔امید کی آنکھ سے آنسو گرا۔

"میرا چہرہ بدل گیا ہے اشعر! کیوں اپنی زندگی برباد کرنا چاہتے ہیں؟آپ کو کوئی بھی اچھی لڑکی مل جائے گی۔"

امید نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے کہا۔

"دنیا میں اچھی لڑکیاں بہت کم ہیں اور مجھے جو پسند ہے وہ اچھی ہی نہیں خوبصورت بھی ہے تو میرا فیصلہ تو نہیں بدلے گا۔"

اشعر نے اس کے پاس سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔تھوڑی دیر بعد ایک شخص وہاں ایک پیکٹ دے کر گیا۔اشعر اسے لے کر امید کے پاس آیا۔

"جاؤ چینج کر لو!"

اشعر!!!!!"

امید نے بے بس ہوتے کچھ کہنا چاہا۔

"امید پلیز!!!!!"

وہ خاموشی سے پیکٹ لیتی واش روم میں چلی گئی۔

****

"بھائی!!!!"

ابیہا نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا، اشعر کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ فوراً اس کی پاس آئی۔ اشعر بھی اس کی آواز سن کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ بھائی؟؟؟؟"

ابیہا اس کے گلے لگے پوچھ رہی تھی، اشعر نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ بھائی سے سب چھپا کر کہاں چلی گئی تھیں؟"

اشعر نے پوچھا تو وہ آہستگی سے اس سے الگ ہوئی۔

"بھائی! یہ حادثہ زندگی میں لکھا تھا، لیکن اس کے ذمہ دار لوگوں کو سزا بھی ملنی چاہیئے۔"

ابیہا نے دبے دبے غصے سے کہا۔

"جو شخص جتنا قصوروار ہے اسے اتنی ہی سزا ملے گی ابیہا! اور ان کی خواہشات ہی انہیں لے ڈوبے گیں۔"

اشعر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر!!(عدنان کی آواز پر وہ تینوں مڑے) سر! وہ مولوی صاحب کو لے آیا ہوں مگر گواہ؟؟؟؟"

عدنان چپ ہوا تو ابیہا نے اشعر کی جانب دیکھا۔

"آپ شادی کر رہے ہیں اور وہ بھی یہاں پر؟؟؟"

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا تمہارا بھائی مجنوں ہو گیا ہے۔"

حاشر بیچ میں بولا تو اشعر نے اسے گھورا۔

"مجھے واپس جانا ہے ابیہا اور امید میرے ساتھ جائے گی اور اسے مستقل ساتھ رکھنے کے جو کاغذی کاروائی ہو گی اس میں دیر نہیں کر سکتا میں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشعر کی بات پر ابیہا نے حاشر کو دیکھا جس نے کندھے اچکا دیئے۔

"تمہارا بھائی ہے بالکل تمہاری کاپی۔"

"ابیہا!!!"

امید کی آواز پر ابیہا نے اس کی جانب دیکھا جو رائل بلو میکسی پہنے ابھی واش روم سے باہر آئی تھی۔امید اس کے پاس گئی تو وہ اس کے گلے لگ گئی۔ابیہا شاک میں تھی۔امید کا چہرہ کافی حد تک تو صحیح ہو چکا تھا مگر اس کی جلد پر ابھی بھی اس کے جلنے کے اثرات باقی تھے۔

"شکر اللہ کا تم ٹھیک ہو۔ابیہا! دیکھو نہ اشعر کو یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھ سے نکاح کریں گے ابھی۔"

امید نے ابیہا کے ذریعے اسے روکنا چاہا۔

"جانتی ہوں! اور ہم سب کی بھی یہی خواہش ہے۔"

ابیہا نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابیہا! میرا چہرہ!-----"

"یہاں دیکھو امید! خوبصورتی سے زیادہ خوب سیرتی معنی رکھتی ہے۔ کیا تمہیں لگتا ہے میرے بھائی کی محبت وقت کے ساتھ بدل جائے گی؟"

ابیہا کی سوال پر امید نے اشعر کی جانب دیکھا جو ہاتھ باندھے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے نہ میں سر ہلایا۔

"اتنا یقین ہے میرے بھائی کی محبت پر تو پر سکون ہو جاؤ، اب کچھ برا نہیں ہو گا۔"

ابیہا نے مسکراتے ہوئے کہا، امید ایک بار پھر اس کے گلے گئی۔

"مس کھڑوس سمجھاتی بہت اچھا ہے، کیوں عدنان؟؟؟"

حاشر جو عدنان کے پاس کھڑا تھا بولا تو عدنان نے اچنبے سے اسے دیکھا۔ اتنے مہینوں میں اب اس نے حاشر کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

"جی سر!!!"

اس نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے سر جھکایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مولوی صاحب کو لے آؤ۔"

اشعر کی آواز پر وہ کمرے سے نکل گیا تو حاشر امید کے پاس آیا۔

"مانا کہ جس سے تمہارے نکاح ہو رہا ہے وہ تھوڑا اکڑو ہے مگر دل کا اچھا ہے، پلیز رونا بند کر دو بہت خوش رکھے گا تمہیں۔"

اشعر نے بڑے بوڑھوں کے لہجے میں کہا تو امید روتی روتی مسکرا دی۔

عدنان مولوی صاحب کے ساتھ روم میں داخل ہوا۔اس کے آنے کے بعد سحر بیگم، نیلم بیگم، دانیہ اور شانزل بھی کمرے میں داخل ہوئے، جنہیں حاشر نے بلوایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابیہا! امی کہاں ہیں؟؟؟"

سب سے ملنے اور تعارف کے بعد امید نے شائلہ کا پوچھا تو سب خاموش ہو گئے۔

"نکاح کے بعد تمہیں ان سے ملوانے لے کر جاؤں وہ یہاں نہیں آ سکتیں۔"

حاشر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"سب ٹھیک ہے نہ؟امی ٹھیک ہے؟؟؟"

اس نے دل میں ڈر کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"میری بات سنو امید! سب ٹھیک ہے، لیکن کچھ اور بھی جو تمہیں بتانا ہے مگر یہاں سے نکلنے کے بعد۔"

ابیہا نے اس کے سر پر ڈوپٹہ صحیح کرتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔ مولوی صاحب کے نکاح پڑھوانے کے بعد شانزل اور حاشر نے اشعر کو مبارک باد دی۔ اشعر کو اس وقت امید کی فکر ہو رہی تھی جسے ایک اور دکھ کو سامنا کرنا تھا ابھی۔ نیلم بیگم نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بیٹا!"

سحر بیگم نے بھی اسے دعائیں دی۔ دانیہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور مبارک باد دی۔

"مبارک ہو بھابھی! میرے سو برسے بھائی سے کیوٹ سی وائف!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دانیہ نے اسے چھیڑا تو وہ مسکرا دی۔ہاسپیٹل سے ڈسچارج کے بعد اشعر اسے اپنے ساتھ لے آیا۔حاشر اور ابیہا بھی اس کے ساتھ دوسری کار میں تھے، باقی سب گھر واپس جا چکے تھے، شانزل ہی سحر بیگم اور دانیہ کو ڈراپ کرنے والا تھا۔قبرستان کے باہر کار رکی تو امید کے دل کو کچھ ہوا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟"

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ابیہا اور حاشر بھی کار سے اتر آئے تھے۔اشعر نے کار سے اتر کر امید کی طرف کا دروازہ کھولا۔کار سے نکلنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ابیہا اور حاشر کے پیچھے چل دی۔اس نے اشعر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"اشعر! مجھے ڈر لگ رہا ہے ہم تو امی کے پاس جا رہے تھے نہ تو یہاں کیوں آئے ہیں؟"

اس نے اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹتے ہوئے پوچھا۔وہ ایک قبر کے پاس رک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئے۔امید نے قبر پر لگی تختی پر نام پڑھا تو زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

"امی!!!-----امی---نہیں کریں،امی----دیکھیں نہ میں آئی ہوں۔آپکی امید ،امی!!!اٹھیں نہ!-----اشعر دیکھیں!یہ اٹھ کیوں نہیں رہی ہیں۔(اسنے اشعر کی جانب دیکھا جو ضبط کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کے پاس نیچے بیٹھا)اشعر !انہیں بتائیں نہ کہ آج ان کی بیٹی کا نکاح ہوا ہے،مجھے دعا نہیں دیں گی یہ؟یہ کیوں نہیں اٹھ رہی ہیں،میری بات کیوں نہیں سن رہی ہیں؟"

اس نے اشعر کو اس کے کوٹ سے پکڑ کر جھنجوڑا۔ابیہا مڑ کر قبرستان سے نکل گئی حاشر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔امید کو روتے بلکتے دیکھ اشعر نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"امید!تمہارا رونا انہیں تکلیف پہنچائے گا۔اپنی امی کے لئے دعا کرو کہ ان کی آگے کی مشکلیں آسان ہو،تمہارا رونا انہیں واپس نہیں لا سکتا۔"

"وہ کیوں چلی گئیں؟؟؟؟"

امید نے کے رونے میں کمی آئی۔اس نے ایک بار پھر شکوہ کیا۔

"امی کی زندگی اتنی ہی تھی،اب انہیں تمہاری ضرورت ہے،اپنی زندگی میں انہوں نے تمہارے ہر حق کو پورا ادا کیا ہے اب تمہاری باری ہے۔"

اشعر نے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ان کے لئے دعا کرو جلدی!"

اشعر نے اس کا رخ شائلہ کی قبر کی جانب کیا۔وہ ان کے لئے دعا کرنے لگی۔اس کی آنکھ سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔دعا مانگ کر وہ کھڑی ہوئی تو اشعر اسے لے کر کار کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

****

"مس کھڑوس! تم ٹھیک ہو؟؟؟"

ابیہا کو کار کے پاس کھڑا دیکھ حاشر نے اس کے پاس آکر پوچھا۔ابیہا مڑ کر اس کے گلے لگ گئی۔

"مس کھڑوس! تم رو رہی ہو؟؟؟؟"

حاشر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

"میری آنکھوں کے سامنے شمائلہ آنٹی اپنی زندگی کی بازی ہار گئیں اور میں کچھ نہ کر سکی حاشر! اگر میں اس دن ضد نہ کرتی تو شاید یہ سب نہ ہوتا۔ امید کا رونا مجھے گلٹی فیل کروا رہا ہے، ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے اس سے اس کی ماں چھین لی ہو۔"

ابیہا نے روتے ہوئے کہا۔

"تم نے کچھ نہیں کیا مس کھڑوس! اس دن اگر وہ امید کے ساتھ بھی ہوتیں تو یہی ہوتا، جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ باسط! امید کا وہ گھٹیا فیانسی! انہیں مروانے کی پلیننگ کروا چکا تھا۔"

"لیکن امید نے تو کہا تھا کہ وہ ثوبان کے ساتھ مل کر مجھے مروانا چاہتا ہے۔"

ابیہا نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنا فائدہ چاہتا تھا، اسے امید کی جائیداد چاہیئے تھی جو وہ اسے مردہ ثابت کروا کر

لے چکا ہے۔"

"میں اسے چھوڑوں گی نہیں حاشر!"

اسے کچھ پل لگے تھے پھر سے خود پر سختی کا خول چڑھانے میں۔

"اشعر اس کا انتظام کروا چکا ہے وہ اس کی بیوی کا گناہ گار ہے، اسے سزا وہ خود دینا چاہتا ہے۔"

"کتنے دن!!!!"

ابیہا نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ!!!"

www.novelsclubb.com

"ایک ہفتہ کافی ہے کچھ لوگوں کو ان کے ہی کھودے گڑھے میں گرانے کے لئے۔"

ابیہا کہہ کر کار میں بیٹھ گئی۔

"گھر چلو! مجھے گھر دیکھنا ہے اپنا، اور بھائی اور امید کا روم میں سیٹ کرنا ہے۔"

حاشر کو اپنی جگہ کھڑے دیکھ ابیہا نے کہا تو وہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔تاریکی بڑھتی جا رہی تھی،وہ ایک گھنٹے سے نکلے ہوئے تھے،اب گھر جانا ضروری تھا۔

"تمہارا بھائی صحیح ہے نکاح کیا اور رخصتی بھی کروالی ایک میں ہوں جس کی بیوی کو رخصتی کا نام سنتے ہی دنیا جہاں کے کام یاد آ جاتے ہیں۔"

حاشر نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔اشعر کی کار انہیں فالو کر رہی تھی جسے وہ بیک مرر سے دیکھ چکا تھا۔

"حاشر!!!!میں پھوپھو کی موجودگی میں رخصتی چاہتی تھی،اب وہ ہی نہیں رہیں،میری خواہش ادھوری رہ گئی۔"

ابیہا نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔حاشر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"میں ٹھیک ہوں!"

ابیہا نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔حاشر نے فلحال کے لئے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

****

"شانزل بیٹا! آج ابیہا اپنے گھر میں ہی رکے گی۔ میں سوچ رہی ہوں کل ابیہا کے ساتھ امید کو بھی گھر لے آؤں۔"

ان دونوں کے شوہر دیکھے ہیں آپ نے؟ مجھے نہیں لگتا وہ ایسا کرنے دیں گے۔"

شانزل نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔ وہ سحر بیگم اور دانیہ کو ڈراپ کر کر اپنے گھر جا رہا تھا۔

"دونوں ہی میری بیٹیاں ہیں، اور دانیہ بھی تو اتنی پیاری بچی ہے۔"

"آپ کی بیٹیوں کی خواہش کچھ زیادہ ہی بڑھتی نہیں جا رہی مام!"

شانزل نے گھر کے باہر کار روکتے ہوئے کہا۔

"میری خواہش کیا بری ہے؟؟"

انہوں نے کار سے اترتے ہوئے پوچھا۔

"بری نہیں ہے مگر وہ کیا ہے آپ کی بیٹیاں میری بہنیں کہلائیں گی جو میں نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چاہتا۔"

شانزل نے دروازہ کھولتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

"ہاں تو میں بھی تو بہولانا چاہتی ہوں، اسے ہی بیٹی کی طرح رکھ لوں گی اور تمہاری بہن بھی نہیں کہلائی گی وہ؟"

آپ کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ آپ کی پہلی بیٹی پہلے سے ہی نکاح شدہ تھی اور لیٹسٹ بیٹی کا نکاح ابھی آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے۔"

شانزل ان کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تھا۔

"جانتی ہوں مگر ایک بیٹی تو ابھی بھی رہتی ہے۔"

ان کا اشارہ سمجھتا شانزل اپنی جگہ پر رکا۔

"مام! فار گاڈ سیک اب یہ مت کہیے گا کہ آپ دانیہ کو بہو بنانا چاہتی ہیں؟"

شانزل نے چڑتے ہوئے کہا

"کیا برائی ہے اس میں؟ تمہاری اسکول فرینڈ ہے، یاد نہیں کیسے ہر وقت دانیہ! دانیہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

!لگا کر رکھتے تھے۔"

"میں چھوٹا تھا اس وقت اور وہ اچھی دوست ابھی بھی ہے، پلیز اس کے سامنے یہ ذکر مت کیجئے گا اسے برا لگ گیا تو میری دوست مجھ سے الگ ہو جائے گی۔"

شانزل دھیمے لہجے میں کہتا اپنے روم میں چلا گیا۔

****

"امید! آپ چینج کر لیں! آپ کی ضرورت کی تمام چیزیں آپ کو اس روم میں مل جائیں گی۔ میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔"

اشعر نرمی سے کہتا روم سے نکل گیا۔ وہ چاروں کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچے تھے۔ دانیہ کچھ حد تک اشعر کے روم کو سیٹ کروا چکی تھی، کیونکہ حاشر نے پہلے ہی انہیں بتا دیا تھا اشعر کے آنے کے بارے میں امید کا سامان اس نے آج ہی سیٹ کروایا تھا۔ امید آہستگی سے چلتی آئینے کے سامنے آئی۔ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتی وہ ایک بار آنسو روک رہی تھی۔

"امی! آپ کے بیٹی دھوکا کھا گئی۔ دیکھیں اس نے آپ کو بھی مجھ سے چھین لیا۔"

بے دردری سے آنسو صاف کرتے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں پھینکنے کی کوشش کی تو اس کی نظر آئینے میں سے نظر آتی اشعر کی فوٹو پر گئی، اس کے ہاتھ فورا رکے تھے۔

"مجھے محبت کی پہچان ہی نہیں امی! اشعر کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھ ہی نہیں پائی اور جسے محبت سمجھا وہ تو سراسر فریب تھا۔"

وہ اشعر کی تصویر کے پاس آئی۔ اس کی تصویر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ دھیمے سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"اشعر بہت اچھے ہیں امی! اب آپ میرے لئے دکھی مت ہوئیے گا، اور میں بھی اپنی زندگی سے کوئی شکایت نہیں کروں گی۔"

اپنے آنسو صاف کر کر وہ کپ بورڈ سے اپنا سوٹ لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

******

"کہو باسط! کیا بات ہے؟؟؟"

اشعر نے روم سے نکلتے ہی اپنا فون پک اپ کیا۔

"سر! میں کل کی فلائٹ سے آرہا ہوں، آفس کے کام میں نے ڈیوڈ کو ہنڈاوور کر دیئے ہیں۔"

پروفیشنل انداز میں کہتا وہ خود کو بہت سنسیئر ظاہر کر رہا تھا۔

"اوکے باسط! کل کمپنی کا نمائیندہ تمہیں ائیر پورٹ سے پک کر لے گا، کل آفس میں ملاقات ہوتی ہے۔"

اس نے فون بند کیا تو ابیہا اس کے پاس آئی۔

"آپ خوش ہیں بھائی!"

"ابیہا خوشی ادھوری ہے جب تک باسط اور ثوبان کو ان کے کئے کی سزا نہیں مل جاتی۔"

"جانتی ہوں بھائی! مجھے آپ کو کچھ کہنا ہے بلکہ کچھ بتانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ابیہا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھائی تمہارے ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہے۔"

ابیہا کی بات سن کر اشعر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"امید کو لے کر نیچے آ جائیں، کھانا لگ چکا ہے۔"

ابیہا کہہ کر حاشر کے روم کی جانب چلی گئی تو اشعر اپنے روم میں واپس چلا گیا۔

****

"حاشر! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

ابیہا جو حاشر کے روم میں جا رہی تھی دانیہ کے روم کے دروازہ کھلا دیکھ کر وہاں آئی تو حاشر کو وہاں دیکھ کر حیران ہوتی پوچھنے لگی۔

"یہ دیکھو!! اسے جانتی ہو یہ کون ہے؟؟؟"

حاشر نے ایک تصویر اس کی جانب بڑھائی۔

"یہ تو-----"

"شانزل ہے۔"

حاشر نے دانیہ کی ڈائری اس کی جانب بڑھائی۔

"وہ منگنی کر رہا ہے۔وہ کہتا ہے وہ امید کو پسند کرتا ہے، میں تکلیف میں ہوں، میں اس کی خوشی میں خوش ہونا چاہتی ہوں لیکن نہیں ہو پا رہی، میں کیا کروں؟؟؟؟ میں نے ہمیشہ اسے ہی سوچا تھا وہ کیسے کسی اور سے محبت کر سکتا ہے"

ابیہا نے پیج پلٹا۔

"وہ کہتا ہے میں اس کی اچھی دوست ہوں، صحیح ہی تو کہہ رہا ہے، اس نے کب مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، میں بھی بچپن کی دوستی کو محبت سمجھتی رہی۔ مجھے اس کا ساتھ ہی پسند ہے چاہیے وہ ایک دوست کی حیثیت سے ہی کیوں نہ ہو؟"

"امید ہی ابیہا ہے، یہ سچائی سامنے آئی تو مجھے لگتا ہے شانزل کا دل ٹوٹ گیا ہے، وہ کہتا تو ہے کہ ابیہا اس کی دوست ہے مگر مجھے اس کے دکھ کا اندازہ بھی ہو رہا ہے،--

"---

آگے بھی ڈائری میں لکھا تھا مگر ابیہا نے ڈائری بند کر دی اور حاشر کی جانب دیکھا۔

"مجھے دانیہ کو اس کی محبت سے ملانا ہے۔"

"مگر یہ سب کرو گی کیسے؟ وہ شانزل تو----"

"دانیہ کو غلط فہمی ہوئی ہے بس اور کچھ نہیں۔ وقتی اٹریکشن کچھ اور ہوتی ہے اور محبت کچھ اور۔ بس یہی فرق ان دونوں کو سمجھانا ہے۔"

دانیہ کی چیزیں واپس اس کی جگہ پر رکھتے ہوئے ابیہا نے کہا پھر حاشر کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر لے آئی۔

www.novelsclubb.com

"تم واپس نہیں جاؤ گی؟؟"

حاشر نے چڑتے ہوئے کہا۔

"جیلس ہو نا بند کرو مسٹر رومیو! تمہاری مس کھڑوس تمہارے علاوہ کسی سے سنبھالی نہیں جائے گی۔"

ابیہا نے دونوں ہاتھوں سے اس کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"افففف! کیا کر رہی ہو؟ کس کی شاگردی میں ہو جو دن بدن بدلتی جا رہی ہو؟"

حاشر نے اپنے گال سہلاتے ہوئے کہا۔

"زندگی جینا سیکھ رہی ہوں، صرف تمہارے ساتھ۔"

ابیہا نے ہلکی سے مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے کہا۔

"مس کھڑوس! آگے کا کیا ارادہ ہے؟"

حاشر نے نیم سنجیدگی سے پوچھا۔

"کھانا کھانا ہے چلو!"

www.novelsclubb.com

اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی وہ آگے بڑھ گئی، حاشر منہ بناتا اسے دیکھنے لگا۔

******

"کل پہنچ رہے ہو؟؟؟"

ثوبان نے فون پر بات کرتے ہوئے باسط سے پوچھا۔

"ہاں! کل پہنچ جاؤں گا لیکن آپ سے آفس میں ہی مل سکوں گا تاکہ اشعر یا حاشر کو کوئی شک نہ ہو۔"

"ٹھیک ہے! آمنے سامنے بیٹھ کر ہی ان دونوں کی بربادی کا بندوبست کریں گے۔"

ثوبان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابیہا کا کیا بنا اسے کچھ یاد آیا؟؟؟"

باسط نے پوچھا۔

"فلحال تو اسے کچھ یاد نہیں اور اس نے مجھے بھی نہیں پہچانا۔"

"یہ تو اچھی بات ہے، آگے کا کیا پلان ہے؟"

باسط کے سوال پر وہ مبہم سا مسکرایا۔

"اسے اپنے ساتھ سیٹ کرنا ہے۔"

"مگر وہ تو شادی شدہ ہے نہ؟؟"

باسط نے حیران ہوتے سوال کیا۔

"مگر اسے تو کچھ یاد نہیں ہے، اور ویسے بھی مجھے کونسا اسے زندگی بھر ساتھ رکھنا ہے، اپنا مقصد پورا کرتے ہی اسے اگلے جہان پہنچا دیں گے۔"

خباثت سے کہتا وہ ہنسا تھا، باسط نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا۔

****

"اشعر! آپ بھی فریش ہو جائیں، آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں میں نے۔"

اشعر روم میں داخل ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی اپنے بال بناتی امید نے کہا۔

"بال باندھیئے گا مت۔"

www.novelsclubb.com

اشعر ڈریسنگ روم میں جاتا ہوا بولا۔ واش روم ڈریسنگ روم سے منسلک تھا۔ امید نے مسکرا کر اپنے بال چھوڑ دیے جنہیں وہ کیچر لگا رہی تھی۔ اپنا ڈوپٹہ سر پر سیٹ کر کر اس نے اپنے آدھے چہرے کو چھپا دیا۔ وہ اشعر کی چیزیں بیڈ اور صوفے سے اٹھا کر ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔ اشعر کے موبائل کے اسکرین کور پر لگی اپنی فوٹو کو دیکھ کر

وہ ایک بار پھر اداس ہو گئی۔اشعر ڈریسنگ روم سے نکلا تو امید کو صوفے کے پاس کھڑا دیکھ کر چونکا۔وہ کچھ دیر مزید اپنے جگہ سے نہ ہلی تو اشعر کے پاس آیا۔اس کے ہاتھ میں موبائل دیکھ کر وہ سب سمجھ گیا۔آہستگی سے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اس نے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"زندگی بہت چھوٹی ہوتی ہے امید!اسے افسوس میں ہی گزار دو گی تو بات کیسے بنے گی۔کچھ چیزیں اگر چھن جائیں تو ان کا گلہ کرنا بنتا ہے مگر اللہ کی دی باقی نعمتوں کا شکر ادا بھی کرنا چاہیئے۔"

امید شرمندگی سے سر ہی نہ اٹھا پائی۔

"یہاں دیکھو!(اسکا چہرہ اوپر کر کر اشعر نے اس کے چہرے سے ڈوپٹہ ہٹایا)اپنے چہرے کو اللہ کو خوش کرنے کے چھپانا الگ بات ہوتی ہے اور احساس کمتری کے تحت چھپانا الگ۔تم خود کو کور رکھنا چاہتی ہو میں نہیں روکوں گا لیکن----(امید نے اس کی آنکھوں میں دیکھا)اگر خود لوگوں کے ڈر سے چھپانا چاہتی ہو تو اشعر

بولنے والوں کی زبان کھینچنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہے اور رہی بات اس فوٹو کی تو یہ وہ امید ہے جسے اشعر نے پسند کیا تھا اور یہ---(وہ اس کا ہاتھ تھام کر آئینے کے سامنے لایا) یہ وہ امید ہے جس سے اشعر ذوریز نے بے حد محبت کی ہے، اتنی کہ آج وہ امید اشعر ذوریز ہے، میرے نام سے پہلے ہے تمہارا نام۔ اتنی ہی اہمیت میری زندگی میں تمہاری ہے۔ میرے لئے خود سے پہلے تم ہو۔ اس گھر کے سب لوگ تم سے محبت کرتے ہیں اور نیلم آنٹی، وہ تو تمہیں اپنی بیٹی کہتی ہیں۔ کیا اتنے چاہنے والے رشتوں کے بعد بھی تمہیں کمپلیکس ہے؟"

اسے اپنے ساتھ لگاتا وہ سمجھا رہا تھا، امید اپنی قسمت پر رشک کرتی مسکرانے لگی۔

"اشعر! کاش آپ میری زندگی میں پہلے آئے ہوتے، مجھے جو گلٹ ہے وہ نہ ہوتا۔"

"ہر کام کا وقت مقرر ہوتا ہے امید! خود کو ہر قسم کے گلٹ اور کمپلیکس سے نکال لیں۔ اب زندگی کو جینے کا وقت ہے، گزرے وقت پر افسوس کرنے کا نہیں۔"

آرام سے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے وہ بولا تو امید نے ہاں میں سر ہلایا۔

"سب ویٹ کر رہے ہوں گے ڈائینگ ٹیبل پر، چلیں!"

"اشعر! بال کو ڈرائی کر لیں۔"

امید نے اسے اسی طرح جاتے دیکھا تو کہا۔

"دیکھ لیں آپ سامنے ہوں تو سب بھولنے لگتا ہوں میں۔"

وہ ہنستا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں اکھٹے روم سے نکلے تھے۔ ڈائینگ ہال میں سب ہی ان کا ویٹ کر رہے تھے۔ کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"حاشر! مجھے جانا ہے۔"

صبح کے دس بج رہے تھے، ابیہا کو شانزل کے ساتھ جانا تھا اور حاشر اسے منع کر رہا تھا۔

"تم کیوں میری بات نہیں مانتی؟"

حاشر نے چڑتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ تمہاری بات ماننے والی ہے ہی نہیں۔"

ابیہا نے اپنا پرس اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔ شانزل دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"تم بھی ہمارے ساتھ ہی جاؤ گی۔"

ابیہا نے دانیہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

"مس کھڑوس!"

حاشر نے پیچھے سے اسے پکارا۔

"ثوبان کو لے کر وقت پر سی ویو آ جانا۔"

بنا مڑے کہتی وہ لاؤنج سے نکل گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے شانزل اور دانیہ اپنی ہنسی دبائے لاؤنج سے نکل گئے۔

"میں کیا کروں اس نرالی مخلوق کا؟؟؟"

www.novelsclubb.com

حاشر اپنا سر پکڑتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا کونسی نرالی مخلوق؟؟؟"

اشعر نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری بہن اور کون؟؟"

"اب کیا کیا ہے اس نے؟؟"

اشعر نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کہہ رہی ہے ثوبان سے ملی گی۔"

"اچھا!"

www.novelsclubb.com

"کیا اچھا؟؟؟؟ تم جانتے ہو اس کی شخص کی نظریں ایکسرے مشین کی طرح ابیہا کو دیکھتی ہیں۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔"

حاشر بھی کھڑا ہوا۔

"تو پھر جلد ہی ثوبان کا بندوبست کر دو تاکہ وہ دوبارہ تم لوگوں کی زندگی میں نہ

آئے۔"

اشعر کہہ کر کچن میں چلا گیا۔

"تم کہاں جا رہے ہوں؟"

حاشر نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"امید کے لئے بریک فاسٹ لینے۔"

"شادی ہوئی نہیں کہ زن مریدی میں آ گئے۔"

حاشر نے چڑتے ہوئے کہا۔اشعر مسکرا دیا۔

"جا کر ریڈی ہو جاؤ، میٹنگ اٹینڈ کرنا بہت ضروری ہے اور دو بجے باسط کی فلائیٹ ہے اس کو بھی چارہ ڈالنا ہے۔"

اشعر نے کچن کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا۔حاشر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

****

"دانیہ! کتنی ریکارڈنگ رہتی ہے مزید تمہاری؟"

ابیہا نے پیچھلی سیٹ پر بیٹھی دانیہ سے پوچھا۔

"دو دن مزید جانا ہو گا۔"

دانیہ جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی، ابیہا کے سوال پر مڑتے ہوئے بولی۔

"ایک بات مان سکتی ہو میری؟"

ابیہا نے پوچھا۔

"کون سی بات؟؟"

اس نے اچنبے سے پوچھا۔

"اس کے بعد مزید کسی پراجیکٹ کو سائن مت کرنا، تم جاب کرنا چاہو گی تو میرے ساتھ کمپنی میں کر لینا۔"

ابیہا کی بات پر دانیہ حیران ہوئی۔

"لیکن! میں آپ کے ساتھ، کیسے؟؟؟"

دانیہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کیوں یہ تمہیں کھا جائیں گی؟"

شانزل جو کب سے خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا، بیچ میں بولا۔

"ایسی بات نہیں ہے؟؟"

دانیہ فوراً بولی۔

"پھر کیا بات ہے؟ کوئی پریشانی ہے بتاؤ؟"

ابیہا نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں پاکستان سے جانا نہیں چاہتی اور حاشر کہہ رہے تھے کہ کچھ دنوں بعد آپ لوگ واپس چلیں جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"دانیہ! اس میں پریشان ہونے والی تو کوئی بات نہیں۔ دیکھو تم پاکستان میں رہنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔ زینی پھوپھو سے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری خیال رکھیں گے، تو اس وعدے کو نبھائیں گے بھی۔ تمہاری پڑھائی مکمل ہو چکی ہے، مام کہہ رہی تھی کہ تمہاری شادی کر دی جائے۔ (ابیہا نے دانیہ کے ایکسپریشن دیکھے) اگر تم کسی کو

پسند کرتی ہو تو بتا دو، تمہاری شادی تمہاری خواہش کے مطابق ہی ہو گی۔"

ابیہا کی بات پر وہ گم سم ہو گئی۔کار رکنے پر ہوش میں آئی۔

"جاؤ! اور سوچ کر جواب دینا۔"

ابیہا کی بات پر وہ ہاں میں سر ہلاتی کار سے نکل گئی۔

"تم کیوں اسے فورس کر رہی تھی۔اس کے چہرے سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ شادی کے لئے تیار ہے۔"

شانزل نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے فورس کرنا ضروری ہے ورنہ وہ تو کبھی بھی خود کے لئے صحیح فیصلہ نہیں لے گی۔"

ابیہا نے کار سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟"

شانزل نے حیرانی سے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ وہ کسی کو پسند کرتی تھی۔"

"کسے؟؟؟"

"کوئی اسکول لائف کا دوست تھا جس پر بہت بھروسہ کرتی تھی۔تب سے اسے ہی سوچتی آئی تھی۔"

"اسکول لائف میں کون تھا؟میں بھی اسکول میں تھا،اس کا کوئی دوست ہی نہیں تھا میرے علاوہ-----"

شانزل بولتا بولتا رکا۔

"ابیہا! کیا میں جو سمجھ رہا ہوں وہی بات ہے؟؟"

شانزل نے ابیہا کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سمجھتی ہے تم کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو کیا ایسا ہے؟"

ابیہا نے سنجیدگی سے پوچھا۔شانزل نے اس کے ہاتھ کی بند مٹھی کی جانب دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی کو۔اس لئے کچھ چھپا کر کچھ بتانا ہی مناسب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سمجھا۔

"وہ کیا ہے نہ ایک لڑکی کی جانب اٹریکٹ ہو گیا تھا میں لیکن اس دل میں کوئی نہیں ہے۔"

"محبت ڈھونڈنے نکلو گے تو دھوکہ ہی ہاتھ آئے گا۔اس لئے زندگی میں اسے لاؤ جسے تمہاری چاہت ہو، تم سے محبت ہو۔ محبت ملے تو محبت ہو جاتی ہے لیکن اگر غلط جگہ دل لگالو تو صرف تکلیف ملتی ہے۔ خود کو اور اسے تکلیف سے بچانا تمہارا کام ہے۔ یہیں روک دو کار۔"

ابیہا کار سے اتر گئی۔ شانزل کی کیفیت بھی دانیہ والی ہی تھی۔

****

"ہیلو مسٹر شانزل شارق حسین! اپنے مراقبے سے باہر آئیں اور اپنی منزل کی جانب گامزن ہو جائیں ورنہ چالان کروا بیٹھیں گے۔"

ابیہا نے شانزل کو سوچوں میں گم دیکھ کر کہا۔ شانزل نے پہلے تو نا سمجھی سے اسے

دیکھا پر اس کی بات سمجھ آنے پر کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

"تم یہاں کیوں رک رہی ہو؟؟"

اس نے پوچھا۔

"کچھ کام ہے ضروری! تم فکر نہ کرو میں سی ویو چلی جاؤں گی۔ تم دانیہ کو گھر پہنچا دینا ۔"

"ٹھیک ہے۔"

شانزل نے کہہ کر کار آگے بڑھالی۔ شانزل کے جانے کے بعد ابیہا نے ایک ٹیکسی رکوائی۔ وہ سیدھا مال گئی تھی جہاں سے وہ اپنے پرانے حلیے میں باہر آئی تھی۔ اشعر کو فون کر کر وہ کار شاپنگ مال کے باہر منگوا چکی تھی، اب اس کا رخ عصمت آرا کی بوتیک کی جانب تھا۔

کچھ دیر کی ڈرائیونگ کے بعد وہ بوتیک کے سامنے تھی۔

"کاش کے تم لوگوں نے میری پھوپھو کو تکلیف پہنچائے بنا یہ سب حاصل کیا ہوتا

"۔

دل ہی دل میں وہ عصمت آرا سے مخاطب تھی، پھر وہ بوتیک میں داخل ہو گئی۔

"ایکسکیوز می! کین آئی ٹالک ٹو دی آنر آف دس بوٹیک؟"

"میم! کیا چاہیئے آپ کو؟؟؟"

سامنے کھڑی سیلز گرل شائستگی سے گویا ہوئی، ابیہا نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"ویئر از یور آنر؟"

"میم! وہ کچھ دیر تک آجائیں گی، آپ بتائیں آپ کو کس قسم کی ڈریس چاہیئے؟"

اس لڑکی نے پھر شائستگی سے پوچھا۔

"لونگ شرٹس، فروکس، ان سب کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے آپ لوگوں کے پاس؟"

اس لڑکی کے دوبارا اردو میں جواب دینے پر ابیہا نے بھی اردو میں ہی پوچھا۔

"میم! یہ نیو ورائٹی ہے، یہ میٹیسٹ اسٹائل۔"

"ہمم! لیٹیسٹ اسٹائل، تو کیا آپ کے پاس کچھ یونیک ہو گا، آج کے اسٹائل سے ہٹ کر لائک گاؤنز؟"

"میم! کچھ پرانے ڈیزائنر ویئر ہیں، جو ہمارے بوتیک کی ایک اولڈ ڈیزائنر نے ڈیزائن کیے تھے۔"

"وہ ڈیزائنر کہاں ہیں اب؟؟"

ابیہا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"میم! ان کی تو ڈیتھ ہو گئی کچھ ماہ پہلے، لیکن وہ ڈریسسز مل جائیں گی آپ کو۔"

"ٹھیک ہے میرے پاس آدھا گھنٹہ ہے اور آپ کے پاس بیس منٹ بس!"

"اوکے میم!"

وہ لڑکی کہہ کر ایک روم میں چلی گئی۔ ابیہا پوری بوتیک کا جائزہ لینے لگی۔

"کچھ بھی تو خاص نہیں ہے یہاں، جو خاص تھا وہ اب نہیں رہا۔"

ابیہا نے ایک ڈریس کو ہاتھ لگا کر چیک کرتے ہوئے کہا۔

"آ جائیں میم!"

لڑکی نے ابیہا کو پکارا۔

"سب ڈریسسز پیک کر دو۔"

لڑکی اس کے آرڈر پر حیران ہوئی۔

"کیا ہوا لڑکی ایسے منہ کھولے کیوں کھڑی ہے؟"

عصمت آرا بوتیک میں داخل ہوتے ہی بولی تھیں۔

"میم! انہوں نے سارے پرانے ڈریسسز خرید لئے۔"

"کون؟ کس سے؟؟"

عصمت آرا آگے آئیں۔

"ارے آپ تو اتنی پیاری ہیں، ایسی ڈریسز کہاں پہنتی ہوں گی؟"

عصمت آرا نے اس کے پہنے سوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس بوتیک کی قیمتی چیزیں لے جا رہی ہوں تاکہ اس کی اہمیت کم ہو؟"

"کیا مطلب؟"

وہ حیران ہوئی۔

"ڈریسسز پیک ہو گئیں۔"

ابیہا نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میم! بس ابھی ہو جاتا ہے۔"

"یہ بوتیک کب سے چلا رہی ہیں آپ؟"

ابیہا نے عصمت آرا کی جانب کی مڑتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کوئی سات آٹھ سال سے۔"

"ابھی تک چل رہی ہے، اسٹرینج!"

"کیسی عجیب باتیں کر رہی ہیں آپ؟"

ابیہا کی باتوں سے کنفیوز ہوتی وہ بولیں۔

"میم! آپ کا نام؟ بل بنانا ہے۔"

وہ لڑکی اس کے سامنے آئی تھی۔

"ابیہا حاشر حمدانی!"

بل لینے کے بعد ابیہا نے عصمت آرا کی جانب ایک چیک بڑھایا۔

"آپ کا نام مجھے کچھ سنا سنا لگ رہا ہے۔"

"اچھا ہو گا کام کی بات کی جائے، بجائے یاداشت پر زور دینے کے۔"

"کام کی بات!"

"جی! اس ڈریس کے تھاؤزنڈ پیس چاہیئے مجھے، دفرنٹ کلر ہونا چاہیئے سب کا۔اس چیک میں ایڈوانس منی بھی ہے۔مجھے دن بتائیں کتنے چاہیئے؟"

ابیہا کی آفر پر وہ خوش ہو گئیں تھی۔

"ایک ہفتہ! پھر آپ کا آرڈر آپکو مل جائے گا۔"

"ایک بلینک پیپر لایئے ذرا۔"

ابیہا نے اسی لڑکی کو کہا۔ابیہا نے انگلش میں اس پیپر پر لکھا اور سائن کر دیئے۔

"اب آپ کو سائن کرنے ہیں۔"

"یہ کیا لکھا ہے آپ نے؟"

"یہ لکھا ہے کہ نیکسٹ منڈے آپ مجھے میرے آرڈر کی ڈیلوری دیں گی،اور نہ دے سکیں تو آرڈر کینسل۔"

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔"

عصمت آرا نے غرور سے کہا۔ابیہا مسکرائی تھی۔

"یہ سب ڈریسسز کار میں رکھوا دیں۔"

www.novelsclubb.com

ابیہا بوتیک سے نکل گئی۔اس کے ہاتھ میں موجود پیپر کو اس نے پرس کے اندر ڈال لیا۔

عصمت آرا تو اپنی لاٹری لگنے کی خوشی میں بوتیک میں ہی جھوم رہی تھیں۔

****

"ہیلو ایوری ون! وی ہیو مسٹر باسط، آور نیو کمپنی ہیڈ ان اس۔ پلیز ویلکم ہیم!"

اشعر نے سب کے سامنے باسط کو انٹرڈیوس کروایا۔ سب لوگوں نے اسے ویلکم کہا تھا۔ باسط خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا۔ اس کی نظر آفس میں داخل ہوتے ثوبان پر پڑی۔

"آیئے مسٹر ثوبان! یہ ہے مسٹر باسط اب سے سب ڈیکنگ یہی کریں گے اور آپ کو میرے میٹنگ ادھوری چھوڑ کر جانے کا شکوہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ یہ اپنے کام سے بہت لوئل ہیں۔"

حاشر نے مسکراتے ہوئے کہا، ثوبان زبردستی مسکرایا۔

"ایک ملازم کو میرے برابر لا کر کھڑا کر دیا، پر کوئی بات نہیں جلد ہی یہ بھی اپنی جگہ پر پہنچ ہی جائے گا۔"

ثوبان دل ہی دل میں خوش ہوا تھا۔

"مسٹر ثوبان! کچھ کلائینٹس ہیں جن سے میٹنگ کے لئے ہمیں سی ویو جانا پڑے گا

،وہ اپنی فیملی کے ساتھ ہیں تو ہمیں ہی کمپرومائز کرنا پڑے گا۔"

حاشر نے پروفیشنل لہجے میں کہا۔

"اشعر! آپ ایسا کریں کہ باسط کو سب کام سمجھا دیں اور ثوبان آپ یہ فائل ریڈ کر لیں،اس میں آج کی میٹنگ کے سارے کنٹنٹس موجود ہیں،آدھے گھنٹے بعد ہمیں نکلنا ہو گا۔"

ثوبان نے فائل تھام لی۔حاشر اسے لے کر اپنے کیبن کیجانب چلا گیا،جب کہ اشعر باسط کو ورکنگ ایریا کی جانب لے گیا۔

****

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا بھابھی! اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے؟"

دانیہ گھر میں داخل ہوئی تو امید کو لاؤنج میں اکیلے بیٹھ کر مسکراتے ہوئے دیکھ کر چھیڑنے لگی۔

"نہیں! وہ بس ایسے ہی۔"

امید نے اپنا بریسلٹ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"واؤ! بہت خوبصورت ہے، بھائی نے دیا؟"

دانیہ کی نظر بریسلٹ پر پڑی تو تعریف کیے بنا رہ پائی۔امید نے ہاں میں سر ہلایا۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تم سے دوبارہ ملوں گی، اور دیکھو ملے بھی تو کیسے ہیں ؟تم میری بھابھی بن گئی۔"

دانیہ نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگا لیا۔

"میں نے بھی نہیں سوچا تھا کہ تم سے کبھی ملاقات ہو گی۔میری زندگی میں خوشیاں تمہاری وجہ سے تو آئیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"میری وجہ سے؟؟"

دانیہ حیران ہوئی۔

"ہاں نہ! سب لوگ تمہیں تلاش کر رہے اور اللہ نے مجھے ذریعہ بنایا جس سے حاشر بھائی کو تمہارے اور روزینہ آنٹی کے پاکستان میں ہونے کا علم ہوا۔"

"کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں نند بھابھی میں؟"

سحر بیگم اپنے روم سے نکلی تو لاؤنج میں ان دونوں کو بیٹھا دیکھ کر ان کے پاس آئیں۔

"مام! بس پرانی باتوں کو یاد کر رہی تھی۔"

امید نے کہا۔ وہ انہی کے کہنے پر انہیں مام بلانے لگی تھی۔

"دانش صاحب اور علیزے تو بہت اتاولے ہو رہے ہیں تم لوگوں سے ملنے کے لئے۔ کہہ رہے تھے اگلے ہفتے کے بجائے فوراً واپس آجائیں۔"

سحر بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دانیہ بیٹا! ابیہا چاہتی ہے تم کچھ کے لئے ہمارے ساتھ چلو پھر واپس آجانا، تمہارے اور امید کے پاسپورٹ اور ویزے کا بندوبست بھی اشعر کروا رہا ہے۔"

"دانیہ! پلیز چلو نہ کچھ دن کے لئے ہی سہی۔"

امید کے اتنے پیار سے کہنے پر وہ مان تو گئی مگر دل سے اداس بھی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

حاشر ثوبان کو لے کر سی ویو آ چکا تھا، کلائنٹس سے فون پر بات کرنے کا کہہ کر وہ تھوڑی دور چلا آیا۔ ثوبان کے نظر ابیہا پر پڑی تو اس نے ایک نظر حاشر کو دیکھا جو دوسری جانب چہرہ کیئے فون پر بات کر رہا تھا، پھر ابیہا کو۔ وہ فوراً اس کے پاس آیا تاکہ حاشر کے اسے دیکھنے سے پہلے وہ ابیہا کو وہاں سے بھیج سکے۔

ابیہا جو پانی کی لہروں کو اٹھکلیاں کرتے دیکھ رہی تھی، ثوبان کی آواز پر مڑی۔

"ہیلو مسٹر ثوبان! کیسے ہیں آپ؟"

ابیہا نے خوش ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو ٹھیک ہوں، شکر ہے آپ نے پہچان تو لیا، مجھے تو لگا آپ کہیں گی کون ہو تم؟"

"ارے ایسی بھی بات نہیں ہے، آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں میں۔"

"بھول تو تم گئی ہو ابیہا!"

ثوبان نے دل ہی دل میں کہا۔

"آپ لہروں کو اتنی غور سے کیوں دیکھ رہی تھیں؟"

ثوبان نے پوچھا۔اسے جلد از جلد اسے بھیجنا تھا۔

"سوچ رہی ہوں زندگی ان لہروں کی طرح ہو گئی ہے بس ایک ہی جگہ تک کا فاصلہ طے کر رہی ہے جیسے میری زندگی رک سی گئی۔ کتنی ہی کوشش کر لو آگے ہی نہیں بڑھ رہی۔"ثوبان نے اچنبے سے اسے دیکھا۔

"شاید آپ اپنی میموری کو لے کر پریشان ہیں۔وقت کے ساتھ سب یاد آ ہی جائے گا۔""لیکن میں ہمیشہ تو شانزل کے گھر پر نہیں رہ سکتی۔میں نے سوچ لیا ہے۔"

"کیا؟؟؟؟"وہ حیران ہوا۔

"میں حیدر آباد جاؤں گی اپنی حویلی۔امی کہہ رہی تھی وہ کسی نے بیچ دی ہے مگر مجھے پھر جانا ہے شاید مجھے کچھ معلوم ہو جائے اپنی باقی فیملی کے بارے میں۔"

ابیہا کی بات پر ثوبان کے چہرے پر اسمائیل آئی۔

"امید! اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں آپ کے ساتھ حیدر آباد چل سکتا ہوں۔ وہ کیا ہے نہ آپ کو اکیلا چھوڑنے کو میرا دل نہیں مان رہا۔"

چہرے پر پیشانی سجائے ثوبان نے کہا۔

"تھینک یو ثوبان! آپ نے اتنا خیال کیا۔"

"میں اس شخص کا منہ توڑ دوں گا کیسے مس کھڑوس کے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش رہا ہے۔"

حاشر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر شانزل نے اسے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ "تمہیں یہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس اکڑو یہ کام خود بھی بہتر طریقے سے کر سکتی ہے۔"

شانزل کی بات پر حاشر نے اسے گھورا۔

"ابیہا نام ہے اس کا سمجھے!"

"مجھے تو یہ سمندر کا پانی بھی تھوڑا الگ رہا ہے تمہاری جیلسی ختم کرنے کے لئے۔ کتنے کوئی جیلس انسان ہو تم!"

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

حاشر نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ایکچولی! ایک کنفیوزن تھی جو کلیئر کرنی تھی تو سوچا تم سے پوچھ لوں، مس اکڑو تمہیں بتائے بنا کچھ کرتی بھی تو نہیں۔"

شانزل نے کہا تو حاشر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"تمہیں یہ غلط فہمی کب ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

"بس ابھی ابھی ہوئی تھی اور ختم بھی ہو گئی۔"

شانزل نے اپنی ہنسی ضبط کی۔

"وہ دیکھو وہ کچھ اور بھی کہہ رہا ہے یہاں سے۔"

شانزل نے اس کو مسلسل خود کو گھورتے دیکھ کہا۔ حاشر نے ان کی جانب دیکھا

،ثوبان اب واپس پلٹ رہا تھا۔وہ پیچھے مڑا تو شانزل غائب تھا۔

"سارے عجیب لوگ میری زندگی میں ہیں۔"

حاشر بڑبڑایا۔ثوبان اس کے پاس آیا تو حاشر میٹنگ کینسل پر پریشان ہونے کی ایکٹنگ ہونے کی ایکٹنگ کرتا اسے اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا۔ثوبان نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ابیہا شانزل کے ساتھ کھڑی تھی۔

"جلد ہی کچھ کرنا پڑے گا۔"

دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب تھا۔

******

www.novelsclubb.com

"تم کیوں آئے یہاں؟میں نے دانیہ کو پک اپ کرنے کا کہا تھا نہ؟"

ابیہا شانزل پر غصہ ہو رہی تھی۔

"کیوں جوالا مکھی بن رہی ہو؟میں اسے گھر چھوڑ کر ہی آیا ہوں، یہاں ایک ڈرامے کی شوٹنگ تھی تو آ گیا۔"

شانزل نے چڑتے ہوئے کہا۔

"دانیہ سے بات کی؟"

ابیہا نے پوچھا۔

"نہیں! بات تو نہیں کی مگر فیصلہ کر لیا ہے۔"

"کیسا فیصلہ؟؟"

ابیہا نے باقاعدہ اس کی جانب آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"اپنی منگیتر کے بہنوئی بننے کا۔اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔مجھے لڑکی ڈھونڈنی نہیں پڑے گی۔دانیہ سے دوستی ہے،اس کی عزت کرتا ہوں اور رہی بات محبت کی تو وہ شادی کے بعد ہو ہی جاتی ہے۔"

ابیہا کو مسکراتے دیکھ وہ ہنس دیا۔

"میری ماں نے تیسری لڑکی پسند کی ہے میرے لئے میرا ہاں کرنا ضروری ہے اس سے پہلے کہ وہ بھی ہاتھ سے نکل جائے۔"

"شٹ اپ! گھر چلو!"

ابیہا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"امی کو لے کر کب آؤ گے گھر؟"

"فکر نہ کرو جلد لے آؤں گا۔"

شانزل نے کار کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ! میں فالو کرتی ہوں۔"

ابیہا اشعر کی کار کیجانب چلی گئی۔

"تو دانیہ بی بی! دل نے تمہارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔اب بس تمہیں زندگی میں اور اپنے گھر میں لانا ہے۔"

شانزل تصور میں دانیہ سے مخاطب تھا۔ابیہا کے ہارن دینے پر کار میں بیٹھ گیا۔

****

"اب کیا کرو گے؟ کیا اسے حویلی لے کر جاؤ گے؟"

"کرنا تو یہی پڑے گا اسکی گڈ بکس میں آنے کے لئے۔"

ثوبان باسط کے سامنے ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا۔

"گڈ بکس گئی بھاڑ میں، اگر اسے حویلی لے کر جاؤ گے نہ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ امید نہیں ہے، اس حویلی کے نئے مالک نے حویلی کے ملازم چینج نہیں کیئے ہیں، اور وہ ابیہا کو بتا دیں گے کہ وہ امید نہیں ہے، اور اگر وہ اپنی اصل شناخت ڈھونڈنے نکل گئی، اور اس دوران اسے کچھ یاد آ گیا تو جانتے ہو نہ کیا ہو گا؟"

باسط نے اسے متوقع حالات سے آگاہ کیا۔

"تو کیا کروں پھر؟"

www.novelsclubb.com

ثوبان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا کرو وہ حویلی خرید لو اور اسے ملازم ہٹا دو پھر اسے لے جانا وہاں پر۔"

دماغ ٹھیک ہے تمہارا، اتنا خرچہ میں کیوں کروں؟"

"کیوں کہ ابیہا بھی تو تمہیں ہی چاہیئے۔ ایک بار وہ تمہارے ہاتھ میں آ گئی تو اشعر

اور حاشر کو بلیک میل کر جتنا چاہے اتنا پیسہ لے لینا۔"

باسط کے آئیڈیے پر وہ مسکرایا۔

"پیدائشی کمینے لگتے ہو۔"

ثوبان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حویلی کا نیا مالک کون ہے؟"

ثوبان نے پوچھا۔

"میں!"

باسط نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"مطلب یہ کہ وہ حویلی امید کے نام پر تھی جسے میں بیچ نہیں سکتا جب تک امید کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ نہ ہو اور امید کی ڈیڈ باڈی تو ملی ہی نہیں تو اس لئے میں نے افواہ پھیلوائی کہ حویلی بک گئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"حویلی کے کاغذ کہاں ہیں؟"

ثوبان نے پوچھا۔

"صبح دے دوں گا تمہیں لیکن بدلے میں----"

"مل جائے گی رقم تمہیں۔"

ثوبان نے اس کی بات کاٹی۔ باسط مسکرا دیا۔

"تمہیں تو ایسی جگہ ماروں گا جہاں پانی بھی نہیں ملے گا۔"

باسط کو گھورتے ثوبان دل ہی دل میں بولا۔

****

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے؟"

ڈرائیور کو اتنے زیادہ شاپینگ بیگز اندر لاتے دیکھ کر دانیہ نے پوچھا۔

"وہ جی! ابیہا میڈم نے کہا تھا یہ سب ان کے روم میں رکھوا دیں۔"

"لیکن ہے کیا اس میں؟" دانیہ نے ایک شاپینگ بیگ کھولتے ہوئے کہا۔

"یہ تو----(دانیہ اس گاؤن کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی)امی!!!"

"کیا ہوا بیٹا؟ کیا ہے اس میں؟"

"خالہ! یہ امی نے بنایا تھا، یہ ابیہا کے پاس کیسے؟؟"

دانیہ نے وہ گاؤن ان کی جانب بڑھایا۔

"بیٹا! وہ ابیہا ہے اپنی زینی پھوپھو کی دیوانی۔اس کی کوئی چیز وہ کسی ایسے شخص کے پاس رہنے نہیں دے گی جس نے اس کی پھوپھو کو تکلیف دی ہو۔"

"اس کا مطلب وہ پھوپھو کو بھی!"

دانیہ ڈری تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بیٹا! وہ کسی کو جانی نقصان نہیں پہنچاتی، ہاں مالی نقصان کا میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

سحر بیگم نے اسے کہتے ہوئے ملازم کو آواز دی اور سب بیگز حاشر کے روم میں بھجوا دیئے۔دانیہ پریشان چہرہ لئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"وہ جیسی بھی ہوں، مگر ہیں تو میری پھوپھو نہ؟ مجھے ابیہا کو روکنا ہو گا کہ ان کے ساتھ کچھ نہ کرے انہیں معاف کر دے، امی بھی یہی کہتی تھیں کہ معاف کر دینا چاہیئے، ورنہ ہم خود ہی تکلیف میں رہتے ہیں۔ میں کل ہی ابیہا سے بات کرتی ہوں۔"

دانیہ دل میں عہد کرتی اپنی سامان ترتیب دینے لگی تاکہ ضرورت کی چیزیں خرید لے جانے سے پہلے۔

****

"اشعر! آپ کب تک آئیں گے؟؟"

رات کے دس بج رہے تھے مگر ابھی تک اشعر اور حاشر گھر نہیں آئے تھے۔ امید نے پریشان ہوتے ہوئے اسے فون کیا۔

"کچھ دیر لگ جائے گی ہمیں آنے میں آپ ویٹ مت کیجئے گا امید!"

اشعر کا ازلی نرم لہجہ اسے سکون پہنچا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پریشانی ہو رہی تھی۔"

وہ آہستگی سے بولی۔اس کے لہجے میں چھپا خوف اشعر نے بھی محسوس کیا تھا۔

"امید! میں ٹھیک ہوں۔آفس کا کچھ کام ہے جو جلد از جلد ختم کرنا ہے تو بس اس لئے دیر ہو رہی ہے۔آپ بتائیں کھانا کھا لیا آپ نے؟"

"نہیں!"

"امید! ابھی کھانا منگوائیں، بلکہ میں پھوپھو کو کہتا ہوں وہ خود اپنے سامنے بیٹھا کر آپ کو کھانا کھلائیں گی۔آپ جانتی ہیں نہ ابھی آپ کو مزید آرام کی ضرورت ہے ،اور وقت پر کھانا نہ کھانا آپ کی صحت پر برا اثر ڈالے گا۔"

"اشعر! آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں؟ میں تو آپ کا انتظار کر رہی تھی۔"

امید رونے والی ہو گئی تھی۔

"امید! میری بات سنیں! میں ڈانٹ نہیں رہا آپ کو بس---فکر ہو رہی ہے آپ کی۔آپ کو اچھا نہیں لگا تو سوری! لیکن روئیں مت پلیز!"

اشعر کا شرمندہ لہجہ اسے بھی شرمندہ کر گیا۔

"میں بہت پریشان کرتی ہوں نہ آپ کو؟"

"بہت تو نہیں------ تھوڑا سا!"

اشعر نے ہلکے پھلے لہجے میں کہا۔

"اشعر جلدی آجائیں۔"

"میں آجاؤں گا کچھ دیر تک، مگر آپ پہلے جا کر کھانا کھائیں گی۔"

"جی!"

"بس کر دو امید! اسے کچھ کام بھی کرنے دو نہیں تمہارے مجنو صاحب جلدی کیسے آئیں گے۔"

حاشر کی آواز سنتے ہی امید نے جلدی سے فون بند کر دیا، پھر خود ہی ہنسنے لگی۔

"کیا تھا یہ؟"

اشعر نے موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے گھورا۔

"تھینکس کہو مجھے۔ورنہ ساری رات تمہاری امید کو منانے میں لگ جاتی اور کام یہیں کا یہیں رہ جاتا۔"

حاشر نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"دوبارہ مجھے مجنومت کہنا، سمجھے!"

"مجھے دھمکی نہ دو، کیونکہ مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔اب پلیز کام پر فوکس کریں۔"

فائل اس کے آگے کرتا حاشر لاپرواہی سے بولا تھا۔

"ڈیوڈ نے فراڈ کی سب فائلز جمع کر کر باسط پر ایک مضبوط کیس بنا دیا ہے اسے پتہ بھی نہیں چلے گا اور وہ اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے گا۔"

"یہاں کی سب فوٹیج ریکارڈ ہو رہی ہیں، ان دونوں کے فون ٹریپ کیئے جا رہے ہیں۔مجھے لگتا ہے ہمیں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیئے، لالچ کے پتلوں کو ان کے انجام تک پہنچانے میں۔"

حاشر نے سنجیدگی سے کہا۔اشعر نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے، اپنا فون اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو باسط! اشعر بات کر رہا ہوں۔"

"جی سر!"

باسط نے ثوبان کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

"ایکچولی باسط کیلیفورنیا میں ایک ایمرجنسی آ گئی ہے تو مجھے واپس جانا ہو گا اور حاشر بھی میرے ساتھ ہی جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کمپنی کے وہ شیئرز جو حاشر اور میرے نام پر ہیں ان میں سے آدھے میں تمہارے نام پر ٹرانسفر کر دوں تاکہ تمہیں ڈیکنگ میں آسانی ہو۔ مجھے آن لائن میٹنگز اٹینڈ کرنی ہیں اور حاشر کو واپس جانے کے انتظامات، تو کیا تم پیپرز ریڈی کروا سکتے ہو، کیونکہ کورٹ میں سبمٹ بھی تمہیں کروانے ہو گے۔"

اشعر نے پریشان لہجے میں کہا۔ حاشر نے انگوٹھا دیکھا کر اسے داد دی۔

"جی سر کیوں نہیں، میں کل ہی یہ کام کر دوں گا، ویسے سر آپ کو واپس کب جانا ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ثوبان کے اشارے پر اس نے پوچھا۔

"پرسوں رات کی فلائٹ ہے۔"

سر میں کل ہی پیپرز لے آؤں گا۔"

باسط نے اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔

"باسط! آپ پیپرز میں یہ بھی لکھوا لیجئے گا کہ مسٹر ثوبان اس ٹرانسفر کے گواہ ہوں گے، پھر ان کے سائن بھی لینے ہوں گے۔"

"جی سر بہتر!"

"اوکے باسط پھر کل ملتے ہیں۔"

اشعر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"پیپرز تو کب سے ریڈی ہیں باسط صاحب، بس سائن آپ کو لینے ہیں۔"

حاشر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اشعر بھی ہنس دیا۔

"اب گھر چلو!

www.novelsclubb.com

"اشعر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ! مجھے مس کھڑوس سے ملنا ہے۔"

"چپ چاپ گھر چلو! یہ کیلیفورنیا ہے کہ رات کو باہر گھوما جائے۔"

اشعر اسے زبردستی اپنے ساتھ ہی لایا تھا۔

****

"دیکھو تو صحیح یہ امید میرے لئے کتنی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے، میں تو بیٹھے بیٹھے ایک کمپنی کا آدھا مالک بن جاؤں گا۔"

باسط نے اتراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میری بات غور سے سنو باسط! تم پیپرز میں سب شیئرز اپنے نام کروانا، پیپرز میں ریڈی کروادوں گا، تم بس اس سے سائن لے لینا۔"

"اور اگر اس نے پیپرز پڑھ لیے تو؟"

باسط نے خدشہ ظاہر کیا۔

"اس نے ابھی کہا نہ اسے ارجنٹ جانا ہے تو ہم سائن بھی تب ہی لیں گے جب وہ جانے کے لئے بالکل ریڈی ہو۔"

ثوبان نے شاطرانہ انداز میں کہا۔

"آئیڈیا تو اچھا ہے تو پھر اس پر عمل کرتے ہیں۔ایک بار سائن ہو جائے پھر وہ کیا بگاڑ لے گا ہمارا۔"

باسط نے ہنستے ہوئے کہا۔ثوبان نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا۔

"کل تم مجھے حویلی کے پیپرز دے دینا، مجھے ابیہا کا کام بھی ختم کرنا ہے، کتنا مزا آئے گا نہ جب اس کا مجھ پر کیا بھروسہ ٹوٹے گا؟"

دونوں ایک بار پھر ہنسے تھے۔

****

"تم مجھے اتنا بھی نہیں بتا سکتی کہ وہ میرے بارے میں سوچتی کیا ہے؟ کیا کہتی ہے کیسا ہوں میں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جب سے گھر آئی تھی شانزل اس کا دماغ کھا رہا تھا۔اب وہ زچ ہو گئی تھی۔

"اب اگر تم نے اپنا منہ بند نہ کیا تو مجھے اپنے ہاتھ کا استعمال کرنا پڑے گا اس کام کے لئے۔"

ابیہا نے اسے دھمکی دی۔

"اپنے منہ کا استعمال کر کرا گر مجھ کچھ بتا دو گی تو کیا چلا جائے گا تمہارا؟"

شانزل نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں اور کتنا بتاؤں؟ کل دوپہر سے تم یہی سوال کئے جا رہے ہو، ٹائم دیکھ رہے ہو، ایک بجنے والا ہے۔ تمہیں تو لگتا ہے کوئی اور کام ہی نہیں ہے، لیکن مجھے بہت کام ہیں۔اس لئے اپنے سوالوں کے جواب دانیہ سے لے لینا۔"

ابیہا کی بات پر شانزل اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"لیکن شادی کے بعد!"

اس کی باقی بات سن کر وہ واپس بیٹھ چکا تھا۔

"تم اس دنیا میں صرف حکم چلانے آئی ہو۔بے چارہ حاشر کتنا خوش ہو گا جب تم کھو گئی تھی۔"

شانزل نے دکھی ہوتے ہوئے کہا۔ نتیجتاً ابیہا ایک پنچ اس کے پیٹ میں لگا چکی تھی۔

"افففف! کتنی ظالم ہو تم۔"

"یہ تو صرف ہلکا سا ٹچ کیا ہے میں نے،اگر تم نے مزید کچھ گل افشانی کی تو----"

"یہ اتنی خالص اردو سیکھ کہاں سے رہی ہو؟"

شانزل نے اپنا درد بھول کر پوچھا۔

"ٹی وی ڈرامے!"

"خدا کا خوف کھاؤ! یہ کیا عجیب چیزیں دیکھنے لگ گئی ہو تم؟"

شانزل نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"تمہارا پروڈیوس کردہ ڈرامہ تھا سوچا دیکھ لوں۔؟"

www.novelsclubb.com

ابیہا کہہ کر اٹھ کر چلی گئی، شانزل اس کا طنز سمجھتا منہ منہ میں بڑبڑا تا رہ گیا۔

****

"امید! مجھے آپ سے ملنا ہے کیا ہم مل سکتے ہیں؟"

ابیہا شانزل کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں آئی ہی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا۔ ثوبان کا نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر سمائیل آئی۔

"خیریت ہے نہ ثوبان!"

"سب خیریت ہی ہے بس آپ کو ایک اچھی خبر دینی ہے اور کسی سے ملوانا بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ثوبان کی بات پر ابیہا نے ایک بار فون کو دیکھا۔

"بہت جلد ہو گیا ہے سب؟"

وہ خود سے مخاطب تھی۔

"امید! آپ آ رہی ہیں؟"

ثوبان کی آواز پر وہ اپنے خیالات سے باہر آئی۔

"بتایئے کہاں آنا ہے؟"

"میں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں، آپ جلد سے آجائیں۔"

"اوکے! ثوبان میں نکلتی ہوں یہاں سے۔"

اس کے اتاولے پن پر ابیہا فون کان سے ہٹاتی بولی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

ابیہا کو گھر سے نکلتے دیکھ شانزل نے پوچھا۔

"ثوبان نے بلایا ہے ملنے۔"

"اور تم اکیلی جا رہی ہو؟"

"تمہیں لگتا ہے مجھے اس ڈرپوک سے ڈرنا چاہیئے، میٹنگ روم میں ایک تھپڑ کھا چکا ہے وہ مجھ سے۔"

"اس لئے تو تمہارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔"

www.novelsclubb.com

شانزل نے دوبدو کہا۔

"تمہیں کوئی کام نہیں ہے کیا؟ کیوں میرا سر کھا رہے ہو؟"

ابیہا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ساتھ جاؤں گا۔"

"چلو!"

بنا کوئی اعتراض کئے ابیہا نے رضامندی دے دی تو شانزل بھی اس کے ساتھ گھر سے نکل آیا۔ لیکن کیفے کے باہر پہنچتے ہی ابیہا نے اسے واپس جانے کا کہا۔ وہ چپ چاپ واپس ہو لیا۔ کیونکہ جس طرح ابیہا نے اسے گھورا تھا، اسے تیسری لڑکی بھی ہاتھ سے جاتی دیکھائی دی۔ ابیہا سے دشمنی فلحال وہ نہیں لے سکتا ہے آخر کو ہونے والی سالی جو تھی۔

ابیہا کیفے میں داخل ہوئی تو اسے ایک جانب ثوبان بیٹھا نظر آیا جو کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس شخص کا چہرہ وہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ ثوبان نے اسے دیکھ لیا تھا وہ فوراً اٹھ

کر اس کے پاس آیا۔

"امید! آئیں نہ۔"

اسے اپنے ساتھ ٹیبل تک لایا۔ ابیہا کی نظر جیسے ہی باسط پر پڑی تو سب سمجھ گئی۔

"یہ کون ہیں؟"

ابیہا نے انجان بننے کی اداکاری کی۔

"میرا نام باسط ہے امید! تمہارا کزن۔"

"میرا کزن؟"

"امید! آپ بیٹھیں تو سہی میں سب بتاتا ہوں آپ کو؟"

ثوبان نے اسے بیٹھنے کا کہا، تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"یہ دیکھیں!"

ثوبان نے پیپرز اس کی جانب بڑھائے۔

"یہ کیا ہے؟"

ابیہا نے پیپرز پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری حویلی کے کاغذ ہیں امید! باسط نے یہ حویلی جسے بیچی تھی میں نے اس سے خرید لی اور اب وہ حویلی پھر سے تمہارے نام ہے۔"

"آپ نے کیوں؟ اور باسط بھائی آپ نے کیوں بیچی تھی حویلی؟"

ابیہا نے دکھی ہونے کی اداکاری کی۔

"امید! میں مجبور تھا۔ ابو بہت بیمار تھے ان کا علاج یہاں ممکن نہیں تھا اور میرے پاس پیسے نہیں تھے تو مجبوراً مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔

"اب کیسے ہیں آپ کے ابو!"

www.novelsclubb.com

"وہ تو اب اس دنیا میں نہیں رہے، میرا تو کوئی بھی نہیں رہا، وہ تو ثوبان جی کے ایک آدمی نے مجھے ڈھونڈ لیا اور میں تم سے مل لیا ورنہ میں تو کل جا رہا تھا واپس کیونکہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے یہاں؟"

باسط نے چہرے پر دکھ سجاتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے بھائی!"

ابیہا نے پوچھا۔

"نہیں! امید! میں ایک کمپنی کے تھرو جا رہا ہوں وہاں کمپنی کے لوگوں کے ساتھ ہی رہنا ہو گا، تمہیں کیسے ساتھ رکھ سکتا ہوں لیکن میں تم سے بات کرتا رہوں گا۔"

"ٹھیک ہے بھائی! آپ جائیں۔ ثوبان! یہ کاغذ آپ رکھ لیں، میرا ان پر کوئی حق نہیں بنتا۔"

ابیہا نے کاغذ ثوبان کی جانب بڑھائے۔

"امید! یہ آپکی امانت تھی جو میں نے آپ کو لوٹا دی۔"

ثوبان نے کہا تو باسط ابیہا کے سر پر ہاتھ رکھتا وہاں سے چلا گیا۔

"وہ مجھے ساتھ رکھنا ہی نہیں چاہتے، ایک بوجھ بن گئی ہوں میں!"

ابیہا نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"امید! اگر میں آپ سے کچھ مانگو تو آپ دیں گی؟"

ثوبان نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"ثوبان! یہ پوچھ کر آپ مجھے شرمندہ م کریں۔بتائیں کیا چاہیے آپ کو؟"

"آپ۔"

ثوبان کی جواب پر ابیہا نے اپنی مٹھی بند کی۔

"جی!"

"امید! میں آپ کو پسند کرتا ہوں۔آپ سے شادی کرنا چاہتا ہو کیا آپ میری یہ خواہش پوری کریں گی؟"

"ثوبان آپ مجھے گھر چھوڑ دیں گے۔"

"جی ضرور! لیکن آپ نے مجھے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟"

"ثوبان! شانزل کی امی ہی میری امی ہیں، آپ پرسوں اپنے گھر والوں کو بھیج دیں ۔"

ابیہا کہہ کر کھڑی ہو گئی۔ثوبان کے چہرے پر اسمائیل آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دوسری بار جو یہ حرکت تم نے کی ہے ثوبان، اب کی بار ابیہا تمہیں ایسے ہی جانے نہیں دے گی۔"

دل ہی دل میں وہ ثوبان سے مخاطب تھی جو اس کے ساتھ چلتا مسکرا رہا تھا۔

****

"گڈ ایوننگ!"

ثوبان کو حاشر نے بلایا تھا، وہ جانتا تھا کہ اسے کیوں بلایا جا رہا ہے۔ باسط کو وہ پیپرز دے چکا تھا، وہ جانتا تھا باسط اتنا بے وقوف تو ہے کہ وہ پیپرز کبھی نہیں پڑھے گا، اسی بات کا فائدہ اٹھا کر اس نے پیپرز میں اونر کے نام پر اپنا نام ڈلوایا تھا اور باسط کا گواہ میں۔ وہ حاشر کے سامنے والی چیئر پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"گڈ ایوننگ مسٹر ثوبان! بہت خوش لگ رہے ہیں آپ؟"

اشعر نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"لگتا ہے آپ ہمارے جانے سے خوش ہو رہے ہیں؟"

حاشر نے کہا۔

"یہ تو غلط بات کی ہے آپ نے حاشر صاحب! میں تو اس لئے خوش ہوں کہ آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا اور مجھے یہاں بلایا۔"

ثوبان نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ ثوبان! آپ بے شک دیکھنے میں بے وقوف لگتے ہوں مگر آدمی کام کے ہیں۔ اسی لئے تو آپ کو آج یہاں اس ٹرانسفر کا گواہ بننے کے لئے بلایا ہے۔"

حاشر کی بات پر ثوبان نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا اور مسکرایا۔

"حاشر کی بات کا برا مت منایئے گا، اسے مذاق کی عادت ہے۔"

اشعر نے حاشر کو ایک نظر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آیئے باسط صاحب! آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔"

حاشر نے کیبن میں داخل ہوتے باسط کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوری سر! میں لیٹ ہو گیا۔"

باسط نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں باسط! آپ پیپرز دیں ہم سائن کر دیتے ہیں، ائیر پورٹ کے لئے دیر ہو رہی ہے۔"

اشعر نے باسط اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ باسط نے پیپرز اشعر کی جانب بڑھائے۔ اشعر نے فائل پکڑی اور کھول کر ثوبان کی جانب بڑھائی۔

"پہلے سائن آپ کریں مسٹر ثوبان اور آئی ہوپ کے باسط! آپ سائن کر چکے ہوں گے؟"

www.novelsclubb.com

اشعر جو باسط کے سائن دیکھ چکا تھا مگر اس کے سامنے انجان بنتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"جی سر! مجھے لگا آپ کو دیر نہ جائے اس لئے پہلے ہی سائن کر دیئے۔"

اپنی جلد بازی پر وہ شرمندہ ہوا تھا۔

"یہ لیں!"

ثوبان نے فائل سائن کر کر اشعر کی جانب بڑھائی۔

"تھینک یو ثوبان!"

اشعر نے فائل پکڑتے ہوئے کہا۔اشعر نے سائن کرنے کے بعد فائل حاشر کی جانب بڑھائی۔حاشر کے فائل چھوٹ گئی۔فائل اٹھا کر سائن کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"اوکے باسط! ثوبان! اب ہم چلتے ہیں۔آج سے اس کمپنی کو سنبھالنے کی ذمہ داری آپ دونوں کی۔"

"عدنان! آپ یہ فائل کل کورٹ لے جایئے گا اور سب کام مکمل ہوتے ہی ہمیں انفارم کر دیجئے گا۔"

اشعر نے عدنان کو کیبن میں بلا کر فائل اسے دیتے ہوئے کہا۔

اشعر اور حاشر ان دونوں سے مل کر کیبن سے نکل آئے۔

"ان کا کام تو تمام ہوا، اب تمہاری بہن کی باری ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حاشر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے؟"

اشعر نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ بنو مت! کیا تم نے جانتے ابیہا دانیہ کی پھوپھو کے ساتھ کیا کرنے والی ہے۔"

حاشر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جانتا ہوں۔"

اشعر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تم دونوں بہن بھائی پاگل ہو؟ یا پھر مجھے پاگل بنانے کا ٹھیکہ لیا ہوا تم دونوں نے؟"

حاشر نے غصے سے پوچھا۔

"لینگویج حاشر!"

www.novelsclubb.com

"بس اب مجھے غصہ ہونے کا حق بھی نہیں ہے۔"

حاشر نے منہ بنایا۔

"اگر کل مجھے دانیہ نہ بتاتی کہ وہ ڈریسز ابیہا کہاں سے اور کس ارادے سے لائی ہے تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ وہ کیا کیا کر رہی ہے۔"

اس کے لہجے میں غصہ تھا مگر آواز دھیمی تھی۔

"مجھے لگا وہ تمہیں بتا چکی ہو گی۔"

"وہ کبھی کچھ نہیں بتاتی مجھے اور اس بار میں سچ میں ناراض ہوں اس سے۔"

"تو اس کا مطلب تم اب اس سے بات بھی نہیں کرو گے؟"

اشعر نے نارمل انداز میں پوچھا۔

"مسٹر مجنو! زیادہ مجھے آزمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بس اتنا کریں گے ابیہا کا جب بھی فون آئے گا آپ اسے میرے بارے میں نہیں بتائیں گے، انفیکٹ آپ کی تو آج صبح سے مجھ ملاقات ہی نہیں ہوئی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس جھوٹ کا کیا فائدہ ہونے والا ہے؟"

اشعر نے ایک آئی برو اٹھاتے ہوئے پوچھا، گویا اس کے پلان میں کوئی دم ہی نہیں تھا۔

"تمہاری بہن سے کچھ شرطیں منوانی ہیں بس!"

"آئی ہوپ کہ تمہاری پلان کام کر جائے۔"

اشعر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمبس اس بار اپنی بہن کو بھول کر میرا ساتھ دے دو؟"

حاشر نے منت بھرے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے! اوکے! اب گھر چلو گے؟"

"وہیں جا رہا ہوں۔"

حاشر نے ٹرن لیتے ہوئے کہا۔

"کبھی کبھی اس کی پلاننگ بچوں کے کھیل جیسی ہو جاتی ہے۔"

اشعر نے دل ہی دل میں کہا پھر اپنا دھیان سامنے کی جانب مرکوز کر لیا۔

****

"مبارک ہو!"

ان دونوں کے جانے بعد باسط ثوبان کے گلے لگ کر مبارک باد دینے لگا۔

(یہ مجھے کیوں مبارک باد دے رہا ہے اس نے پیپرز تو نہیں پڑھ لیئے؟ نہیں

! نہیں! پیپرز پڑھے ہوتے تو اتنا خوش تھوڑی نہ ہوتا؟)

ثوبان نے اپنے اندیشے کو جھٹلاتے ہوئے سوچا۔

"ابھی سے اتنا خوش مت ہو، پیپرز صرف سائن ہوئے ہیں، کورٹ سے تصدیق

نہیں۔"

"وہ بھی ہو جائے گا۔ایک رات کا فاصلہ ہے بس۔"

باسط نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کہہ تو صحیح رہے ہو ایک رات کی بات ہے اس کے بعد سب میر---ہمارا ہو گا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کل بھی پارٹی ہونی چاہیئے۔"

"نہیں! ابھی نہیں۔ابھی مجھے اس ابیہا کا کام ختم کرنا ہے۔کل اس سے شادی کی بات کرنے جانا ہے۔"

ثوبان کی بات پر باسط نے اچنبے سے اسے دیکھا۔

"نکاح پر نکاح نہیں ہوتا، تم جانتے نہیں ہو کیا؟"

باسط نے اس کی عقل پر گویا ماتم کیا تھا۔

"سب جانتا ہوں مگر اسے کون بتائے گا کہ وہ کسی کی منکوحہ ہے؟"

ثوبان نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کہا۔

"تو تم اس سے شادی کرو گے؟"

"شادی تو نہیں مگر اسے شادی کے لائق بھی نہیں چھوڑوں گا۔اس نے میرا بہت نقصان کیا ہے اور اس کی قیمت تو اسے چکانی ہو گی۔"

ثوبان نے کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ ایک بدلے کی آگ باسط نے محسوس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی تھی۔

****

"اشعر! ابیہا کا فون آیا تھا وہ رومیو بھائی کا پوچھ رہی تھی۔"

امید نے اشعر کا کوٹ اس سے لیتے ہوئے اسے بتایا۔

"تم نے کیا کہا؟؟"

اشعر نے اپنا فون بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی تو اج صبح آپ کے اٹھنے سے پہلے ہی گھر سے نکل گئے تھے، ابھی تک واپس نہیں آئے۔ یہی بتایا میں نے۔ آپ جانتے ہیں وہ کہاں گئے ہیں، ابیہا پریشان ہو رہی تھی۔"

امید نے اس کے کپ بورڈ سے اس کے کپڑے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"امید! میں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا اس لئے اس سوال کو رہنے دیں، بس اتنا جان لیں کہ ابیہا کو اس بار حاشر کو خود ڈھونڈنا پڑے گا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشعر اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا، امید حیران سی اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اشعر کا فون رنگ ہونے پر اس کا تخیل ٹوٹا۔

"بھائی! حاشر آپ کے ساتھ ہے؟؟"

فون پک کرتے ہی اسے ابیہا کی آواز سنائی دی۔

"ابیہا! میں ہوں، امید!"

"بھائی کہاں ہیں، حاشر ہے ان کے ساتھ؟"

ابیہا کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"نہیں! ان کے ساتھ تو نہیں آئے لیکن وہ کہہ رہے تھے کہ----"

امید نے اشعر سے ہوئی ساری بات اسے بتا دی تھی۔

"امید! حاشر جیسے ہی گھر آئے مجھے بتانا۔"

ابیہا نے اس کی بات سن کر کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا اور فون بند کر دیا۔ امید حیرانی سے فون کو دیکھ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کس کا فون تھا؟"

اشعر نے واش روم سے نکل کر تولیے سے بال سکھاتے ہوئے پوچھا۔

"ابیہا کا!"

"کیا کہہ رہی تھی؟"

اشعر فوراً اس کی جانب مڑا تھا۔

"حاشر بھائی کا پوچھ رہی تھی، میں نے بتا دیا آپ کے ساتھ نہیں آئے۔"

"اور کچھ تو نہیں پوچھ رہی تھی۔"

"نہیں! لیکن وہ بہت پریشان ہو رہی تھیں بالکل ویسے ہی جیسے اس دن ہوئی تھیں جب بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔"

"امید! سب کی فکر چھوڑیں اور اپنے شوہر کی فکر کریں، ایک کپ کافی مل سکتی ہے؟"

اشعر نے اس کے ہاتھ تھام کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کافی کیوں پیتے ہیں؟ چائے کیوں نہیں پیتے؟"

امید نے چڑتے ہوئے کہا۔اسے کافی کا ٹیسٹ کبھی بھی پسند نہیں آیا تھا کجا کہ بلیک کافی۔

"آج سے چھوڑ دی۔آپ چائے بنالیں۔"

"چھوڑ دی؟"

امید حیران ہوئی۔

"ہاں! میری بیوی کو پسند نہیں تو مجھے بھی پسند نہیں۔"

اشعر کی بات پر امید کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اشعر! ایسے سے تو آپ کو بہت کچھ چھوڑنا پڑ جائے گا، کیونکہ آپ کی اور میری پسند ففٹی پرسنٹ تو ملتی ہی نہیں۔"

"ففٹی پرسنٹ تو ملتی ہے نہ وہی کافی ہے۔"

"اشعر! آپ اتنے اچھے کیوں ہیں؟"

"کیونکہ میری بیوی بہت اچھی ہے۔"

اشعر نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"آپ کو چائے نہیں پینی؟"

امید نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم! شوہر کی فکر مگر غلط وقت پر۔ جایئے، میں آتا ہوں کچھ دیر تک۔"

اشعر اس سے الگ ہوتا اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"یہ فون بھی نہ!"

امید اس کے فون کو گھورتے ہوئے روم سے نکل گئی۔ اشعر مسکرا دیا۔

"کہاں ہو اب؟"

اس نے حاشر کو ٹیکسٹ کیا تھا۔

"اپنے روم میں۔"

"گھر کے اندر کیسے آئے؟"

اشعر حیران ہوا تھا۔

"بیک ڈور!"

"کلیور!"

اشعر متاثر ہوا تھا۔

"میری بات سنو۔ کھانا بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے، مس کھڑوس نے کھانا نہیں کھایا ہو گا اس لئے مجھے بھی نہیں کھانا۔ میری یہاں موجودگی کے بارے میں کسی کو مت بتانا، خاص کر اپنی بھولی بیگم کو۔ وہ ابیہا کو بتائے بنا رہ نہیں پائے گی۔"

"اور کچھ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں! بس یہی کہنا تھا۔"

"اوکے! ہیو آ پیسفل سلیپ۔"

آخری میسج کر کر اشعر نے فون ٹیبل پر رکھ دیا اور بال بنانے لگا۔

****

"کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو؟ بچہ نہیں ہے تمہارا حاشر جو کھو جائے گا؟"

شانزل جو اسے دو گھنٹے سے ادھر سے ادھر ٹہلتا دیکھ رہا تھا اکتا کر بولا۔

"تم دانیہ کو فون کرو شاید وہ جانتی ہو حاشر کے بارے میں؟"

ابیہا فوراً اس کے پاس آئی تھی۔

"اسے معلوم ہوتا تو وہ تمہیں نہ بتا دیتی؟"

شانزل نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

"ہو سکتا ہے حاشر نے اسے منع کیا ہو مجھے بتانے سے۔ تم پوچھو نہ اس سے اور یہ مت کہنا کہ میں نے کہا ہے پوچھنے کا۔"

ابیہا نے اس کا فون اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"تم مجھ سے جھوٹ بولنے کا کہہ رہی ہو جانتی ہو آخرت میں جواب دینا پڑے گا مجھے۔"

شانزل نے فون واپس رکھتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج سے پہلے تو جیسے تم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور میں نے جھوٹ بولنے کا نہیں کہا بس اسے یہ مت بتانا کہ میرے کہنے پر پوچھ رہے ہو۔"

اب کی بار ابیہا نے دانیہ کا نمبر ملا کر اسے فون پکڑایا تھا۔

"ہیلو دانیہ!"

کال ریسیو ہوتے ہی شانزل نے ہیلو کہا۔

"آپ ٹھیک ہیں شانزل؟"

اس کے یک دم بولنے پر دانیہ حیران ہوئی تھی۔

"وہ میں----(پوچھو! ابیہا کے گھور کر کہنے پر وہ ہکلایا تھا) وہ دانیہ! کیا حاشر گھر آگیا ہے؟"

"آپ نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے؟"

دانیہ اس کی ہکلاہٹ پر حیران ہوئی تھی۔

"ہاں! وہ---دراصل—نہیں---میرا مطلب ہے ہاں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا کر رہے ہو؟؟"

ابیہا نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر اس کے مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے شانزل کو ڈانٹا۔

"لڑکی ہی ہے وہ، پہلے کبھی اس سے بات نہیں کی کیا جو اتنے گھبرا رہے ہو؟"

"بات کی ہے جھوٹ نہیں بولا۔"

شانزل نے منہ بناتے ہوئے اس سے فون واپس لیا۔

"جو کہا ہے وہ کرو۔"

ابیہا نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

"ہیلو! شانزل!!"

دوسری جانب دانیہ مسلسل اسے پکار رہی تھی۔

"وہ دانیہ! کیسی ہو تم؟"

"جی!!!"

www.novelsclubb.com

"ایک اور عجیب سوال!"

ابیہا سخت بے زار ہوئی تھی۔

"تم جاؤ یہاں سے میں پوچھ کر بتادوں گا۔"

اسے جانے کا کہتا وہ خود اٹھ کر ٹیرس پر آ گیا۔

"وہ دانیہ! میں کیا کہہ رہا تھا؟"

"آپ نے اب تک جو کہا ہے وہ مجھے بھی سمجھ نہیں آیا سوائے اس کہ حاشر بھائی گھر پر نہیں ہیں وہ صبح گھر سے گئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔انکا فون بند جا رہا ہے۔ہم بھی پریشان ہیں۔اگر کچھ بھی معلوم ہوتا ہے تو آپ کو بتادوں گی بتا دیجئے گا پھر ابیہا کو۔"

دانیہ کہہ کر فون بند کر گئی۔

"یار! یہ سب لڑکیاں اتنی ذہین ہوتی ہیں یا کہ میں بے وقوف ہوں؟"

فون کو دیکھتا شانزل سے خود سے سوال کرنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

"یہ سب کیا ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا!----یہ کس نے کیا؟"

ثوبان نے ٹیبل پر رکھا واز اٹھا کر زمین پر پھینکا تھا۔

"کیا ہوا اتنا ہائیپر کیوں ہو رہے ہو؟"

باسط نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔ ثوبان نے فورا اسے گریبان سے دبوچ لیا۔

"یہ سب تم نے کیا ہے نہ؟ بتاؤ! اسی وجہ سے دیر سے آئے تھے نہ؟"

"کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے، کیا کیا ہے میں نے؟"

باسط نے اس سے اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ!!!!"

اس نے پیپرز اس کے منہ پر مارتے ہوئے کہا۔ پیپرز دیکھ کر باسط بھی شاک میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا؟؟؟"

میری ساری پراپرٹی کسی این جی او کو چلی گئی اور میں نے اپنی مرضی سے دی ہے، یہ لکھا ہے اس میں۔ گواہ میں تمہارے سائن ہیں۔"

ثوبان نے اس سے پیپرز چھینے تھے۔

"یہ کیسے ہوا؟"

وہ خود حیران تھا، تبھی پولیس کیبن میں داخل ہوئی۔

"اریسٹ ہم!"

پولیس آفسر نے اندر داخل ہوتے ہی باسط کو اریسٹ کرنے کا آرڈر جاری کیا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟ مجھے کیوں اریسٹ کر رہے ہیں؟ میں نے کیا کیا ہے؟"

"دھوکہ سے کسی کی پراپرٹی اپنے نام کرنے اور اسے بیچنے، اور جعلی کمپنی کھول کر لوگوں سے پیسے لوٹنے کے جرم میں، اتنا کافی ہے یا اور بھی جاننا ہے اپنے جرائم کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بارے میں؟"

پولیس آفسر اسے ہتھکڑی لگا کر اپنے ساتھ لیجاتے ہوئے بولا۔

"ثوبان! بتاؤنہ انہیں، میں نے کچھ نہیں کیا؟" باسط چلاتا ہوا خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مسٹر ثوبان! آپ کو بھی تھانے چلنا ہو گا۔ کچھ تفتیش کرنی ہو گی ہمیں۔"

انسپکٹر اب ثوبان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"میں کوآپریٹ کرنے کو تیار ہوں لیکن کیا مجھے ایک گھنٹے کا وقت مل سکتا ہے، میں خود تھانے آؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

ثوبان نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ثوبان! آپ کی بات پر بھروسہ کر رہے ہیں ہم، قانون کا بھروسہ مت توڑیئے گا۔"

"آپ فکر نہ کریں سر! میں وقت پر پہنچ جاؤں گا۔"

"ہم چلتے ہیں۔"

انسپکٹر کیبن سے نکل گیا۔ثوبان نے دراز سے گن نکالی اور کیبن سے نکل گیا۔اس کا رخ حاشر کے گھر کی جانب تھا۔

****

"حاشر یہاں نہیں ہے؟آفس میں بھی نہیں ہے،واپس کیلیفورنیا بھی نہیں گیا تو کہاں ہے وہ؟بھائی!آپ بتا کیوں نہیں رہے کہاں ہے وہ؟"

ابیہا پہلی بار اشعر کے سامنے چلائی تھی۔وہ سب سے پوچھ چکی تھی مگر کوئی بھی اسے نہیں بتا رہا تھا۔سحر بیگم واپس جا چکی تھی،حاشر ان کے ساتھ نہیں گیا تھا۔

"ابیہا!وہ مجھے بتا کر نہیں گیا۔اس بات کو کتنی بار دہرانا پڑے گا مجھے؟"

اشعر نے سنجیدگی سے کہا۔امید اور دانیہ خاموش کھڑی دونوں بہن بھائی کو الجھتے دیکھ رہی تھیں۔

"بھائی!وہ کل سے غائب ہے اور آپ کے چہرے پر پریشانی کی ایک رمک تک نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔میں کیسے مان لوں کہ آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے؟"

ابیہا نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ ٹھیک ہے، تمہارا اسے کچھ نہ بتانا اس بار اسے ہرٹ کر گیا ہے ابیہا! جیسے مجھے بتاتی ہو سب اس کا بھی حق ہے سب جاننا۔"

"میں سمجھی نہیں آپ کی بات؟"

ابیہا حیران ہوئی۔

"دانیہ کی پھوپھو کہ پاس گئی تھی تم، حاشر کو کیوں نہیں بتایا تم نے؟"

اشعر نے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے پوچھا۔

"میں اسے ضرور بتاتی اگر امپورٹنٹ ہوتی بات۔ کیا آج سے پہلے میں نے اس کے بنا کسی مصیبت میں ہاتھ ڈالا ہے اسے میرا انتظار کرنا چاہیئے تھا بھائی!"

(نہیں حاشر! اموشنل نہیں ہونا، تم ناراض ہو)

کمرے کے دروازے کی اوٹ سے سب سنتا حاشر خود سے بولا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں اسے سب سے پہلے بتانا چاہیئے تھا، وہ شوہر ہے تمہارا۔اس کا حق ہے سب سے پہلے جاننا نہ کہ آخر میں۔"

اشعر کی بات پر ابیہا واپس مڑ گئی اور لاؤنج سے نکل گئی۔

"اگلے ایک گھنٹے میں تم اسے نہیں ملے تو پھر جو وہ کرے گی اس کی ذمہ داری میں نہیں لوں گا۔"

اشعر وہیں کھڑے کھڑے بولا تھا۔

"اب مجھے ڈرانا تو شروع نہ کرو؟"

کمرے کا دروازہ کھول کر حاشر باہر آتا ہوا بولا۔

"مجھ سے جھوٹ بلوا کر بھی مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں کوئی فائدہ ہونے والا ہے لیکن نقصان کی گارنٹی میں دے سکتا ہوں۔"

اشعر نے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔حاشر نے اس سمت دیکھا تو ابیہا کو خود کو گھورتے پایا۔وہ پیچھے مڑا تو اشعر،امید،دانیہ سب غائب تھے۔

"مس کھڑوس! تم وہاں کیوں کھڑی ہو؟"

حاشر نے دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے پریشان کر کر کیا ملتا ہے تمہیں؟"

اس نے وہیں کھڑے ہوئے پوچھا۔

"میں بس تمہیں----"

ابیہا اس کی بات سنے بنا ہی واپس پلٹ گئی۔

"مس کھڑوس! کہاں جا رہی ہو، بات تو سنو۔"

حاشر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی تو مجھے پریشان کرتی ہو، سب چھپاتی ہو مجھ سے؟"

حاشر نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس سے شکوہ کیا۔

"میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا۔"

ابیہا نے مڑ کر اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

"اچھا! اور یہ جو تم دانیہ کی پھوپھو کے ساتھ کر رہی ہو؟"

"فار گاڈ سیک حاشر! کچھ نہیں کر رہی میں ان کے ساتھ، بس انہیں احساس دلانا چاہتی ہوں کہ ان کی بے حسی کی وجہ سے میری پھوپھو اور بہن نے کتنا کچھ برداشت کیا ہے۔"

وہ یک دم مڑی تھی۔

"تم مجھے بتا کر بھی تو یہ سب کر سکتی تھی۔"

اس کا شکوہ جوں کا توں برقرار تھا۔

"تم جانتے ہو فراڈ کیس میں بات پولیس تک جاتی ہے اور تمہیں انوالو کر کر میں عصمت آرا کو اپنی آئیڈینٹٹی نہیں بتا سکتی تھی۔ وہ جانتی ہیں تمہیں مگر ابیہا کو نہیں۔"

اپنی بات کہہ کر وہ واپس مڑ گئی۔

"ابیہا! الٹے سیدھے لاجک مت دو اب، تم مجھے بتانا ہی نہیں چاہتی تھی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حاشر! میرے پیچھے مت آنا اب۔"

ابیہا نے غصے سے کہا تھا۔ حاشر کے چہرے پر اسمائیل آئی تھی۔

(فائینلی! مس کھڑوس کی فیلنگز واپس آ ہی گئیں۔)

دل ہی دل میں حاشر خود سے مخاطب تھا۔ ابیہا اس سے دور چلی گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا اسے ثوبان کی کار آتی دیکھائی دی۔ کار ابیہا کے پاس رکی تھی۔ پھر اسے ابیہا کار میں بیٹھتی دیکھائی دی۔

"اب یہ کیا کرنا چاہتی ہے؟"

خود سے بات کرتا وہ پریشان ہوا تھا۔ تبھی اس کا فون رنگ ہوا۔ ثوبان کا میسج تھا۔

"دیکھ تو تم اسے چکے ہو، مگر اسے کچھ یاد نہیں ہے۔ اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اس ایڈریس پر آ جانا، اور ہاں اکیلے مت آنا، اپنے اس دھوکے باز سالے کو بھی ساتھ ہی لانا۔"

"بے وقوف انسان!"

میسج پڑھ کر حاشر نے اسے لقب سے نوازا تھا۔ میسج کے آخر میں ایڈریس موجود تھا۔

"چل بیٹا حاشر! اب یہ آخری کام بھی ختم کریں۔"

اس نے واپس گھر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

****

"امید! آپ ٹھیک ہیں۔"

ابیہا کو اپنا سر پکڑے دیکھ ثوبان نے پوچھا۔

"میرا سر درد کر رہا ہے۔ پتہ نہیں وہ کون تھا؟ مجھے ابیہا کہہ رہا تھا، لیکن مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔ کیا مجھے اس سے بات کرنی چاہیئے تھی؟"

ابیہا نے چہرے پر پریشانی سجائے کہا۔

"نہیں!---میرا مطلب ہے مجھے تو وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا کیسے آپ کو دیکھ رہا تھا۔"

"کیسے دیکھ رہا تھا؟"

ابیہا نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں! مگر وہ عجیب لگ رہا تھا۔"

ثوبان نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"ثوبان! کیا آپ مجھے گھر چھوڑ سکتے ہیں، مجھے ٹھیک فیل نہیں کر رہی، میرا سر بھاری ہو رہا ہے۔"

ابیہا نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہاسپیٹل چلتے ہیں۔"

ثوبان نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اس کی طرف دیکھا تو اسے بے ہوش پایا۔ کار ایک سائیڈ پر روک کر وہ ایک پانی کی بوتل لے کر آیا۔ ابیہا پر ہلکا سا پانی ڈالا تو اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔

"آپ ٹھیک ہیں امید!"

"کیا ہوا تھا مجھے؟"

ابیہا نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو ہاسپیٹل لے چلتا ہوں، وہاں شانزل کو بھی آجائے گا۔ آپ اس کے ساتھ چلی جایئے گا۔"

ثوبان کو حاشر سے ملنے کی جلدی تھی۔ ابیہا نے ہاں میں سر ہلایا۔ جیسے ہی وہ اسے ہاسپیٹل چھوڑ کر گیا۔ ابیہا نے شانزل کو آنے سے منع کر دیا۔

****

"ابیہا کہاں ہے؟"

ایک پرانی فیکٹری کے گودام میں ثوبان نے انہیں بلایا تھا۔ وہ دونوں پہلے ہی پہنچ چکے تھے مگر ثوبان ابھی تک نہیں آیا تھا۔ اس کے لیٹ ہونے کا فائدہ اٹھا کر حاشر دو جگہ کیمرے سیٹ کر چکا تھا۔ جیسے ہی ثوبان وہاں آیا اشعر نے اس سے پوچھا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے تم لوگ میرے سوال کا جواب تو دے دو؟"

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا؟ سوال جواب کا سیشن ہی کرنا تھا تو گھر آجاتے یا فون پر

کر لیتے، اتنا ٹائم ویسٹ کروادیا۔"

حاشر نے غصے سے کہا۔

"منہ بند کرواپنا!"

"ہاں جواب پھر گیس کر لینا خود ہی۔"

حاشر نے دوبدو جواب دیا۔

"تم سب جانتے تھے نہ کہ میں نے ہی ابیہا کو مروانے کی کوشش تھی، اسی لئے میرے ساتھ پارٹنر شپ کی تھی نہ؟"

ثوبان نے اپنی پاکٹ سے گن نکالتے ہوئے کہا۔

"جان بوجھ کر پوری پلاننگ کے ساتھ تم نے سب کیا نہ اور میرے جعلی سائن بھی کر لئے۔"

حاشر کو جواب نہ دیتے دیکھ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"ہیلو مسٹر! مجھے کیا سمجھا ہوا ہے تم نے! تمہارے اپنے سائن ہیں وہ، تم نے خود

کیئے تھے۔کتنے اچھے انسان ہو نہ تم،اپنی ساری پراپرٹی ایک این جی او کو دے دی۔"

حاشر نے طنزیہ کہا۔اشعر اس دوران خاموشی سے ثوبان کی حرکات کا جائزہ لے رہا تھا۔

"جھوٹ! میں کسی ایسے پیپرز پر سائن نہیں کئے؟"

"اوہ! بچے کو یاد نہیں! ذرا فلیش بیک جانا پسند کریں گے؟"

حاشر کی بات پر اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ٹرانسفرنگ کی فائل پر اس نے سائن کئے تھے اور پھر حاشر سے وہ فائل نیچے گری تھی۔"

"تم نے فائل بدل دی تھی لیکن سائن تو میں نے اسی فائل پر کئے تھے جو باسط لایا تھا، باسط کو فائل میں نے دی تھی۔"

ابھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی کہ انسان کسی اور کے فلیش بیک میں جا سکے۔اس لئے میں ہی بتا دیتا ہوں۔بقول آپ کے جو فائل آپ نے باسط کو دی

تھی وہ تو عدنان اس کے آفس میں داخل ہوتے ہی چینج کر چکا تھا۔یو ڈفر!!!!"

اپنی بے وقوفی پر ثوبان تلملایا تھا۔

"باسط بے وقوف!"

اس نے غصے سے کہا۔

"بلاسٹ تم نے ہی کروایا تھا نہ؟؟"

"تمہیں لگتا ہے اس میں اتنی ہمت ہے کہ ایسا کام کر سکے؟"

اشعر کے سوال پر حاشر نے جواب دیا تھا۔ثوبان کو اسکا طعنہ چبھا تھا۔

"میں نے صرف ایکسیڈنٹ پلان کیا تھا،وہ بلاسٹ میرے پلان کا حصہ نہیں تھا۔سب میرے حق میں اچھا ہو رہا تھا مگر جب سے تم لوگ میری زندگی میں آئے ،سب برا ہوتا چلا گیا۔تم لوگوں نے مجھے برباد کر دیا۔تم لوگوں کو کیا لگتا ہے مجھے برباد کر کر تم بچ جاؤ گے؟نہیں مسٹر حاشر حمدانی!یہ کیلیفورنیا نہیں ہے جہاں تمہارے باڈی گارڈز تمہیں بچا لیں گے۔یہ پاکستان ہے جہاں ایک قتل کیس بھی

سالوں چلتا ہے اور مجرم آزاد فضا میں پھرتا ہے۔"

ثوبان کے ہاتھ گن پکڑے ہوئے بھی کانپ رہے تھے۔

"بچوں کی طرح بی ہیو کرنا بند کرو، گن نیچے کرو ورنہ جس طرح تمہارے ہاتھ کانپ رہے ہیں نہ غلطی سے خود کو ہی شوٹ نہ کر بیٹھنا۔"

حاشر اسے ہاتھ کے اشارے سے گن نیچے کرنے کا کہتے ہوئے بولا۔

"مذاق لگ رہا ہے نہ تمہیں یہ سب، جب اس گن سے گولی نکل کر تمہارے سینے کے آر پار ہو گی نہ تب تمہیں پتہ چلے گا۔"

ثوبان نے گن پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

"فور گیٹ اٹ! بتاؤ کیا چاہتے ہو؟"

حاشر نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"میرا ساری ریپوٹیشن مجھے واپس دے سکتے ہو؟؟؟"

ثوبان چلایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! گزرا وقت اور گئی سو کالڈ ریپوٹیشن واپس نہیں آتی۔"

"پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

ثوبان نے اس کا نشانہ لیتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔

****

"آنکھیں کھولو! کچھ نہیں ہوا۔"

ثوبان نے ٹریگر دباتے ہی آنکھیں بند کر لیں تھی جو حاشر کی آواز پر کھولیں۔

"حیران ہو رہے ہو گولی کیوں نہیں لگی؟(حاشر نے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑے دیکھ کر پوچھا) گولی نہیں تھی نہ اس میں، اس لئے نہیں لگی۔اشعر! یہ شخص میری امید سے زیادہ بے وقوف ثابت ہوا ہے، خالی گن اٹھاتے ہوئے اسے معلوم بھی نہیں ہوا۔ پھر بنا گولی کی آواز سنے ہی جناب کی ہوا ٹائٹ ہو گئی۔ ہوا ٹائٹ ہونا اچھا ورڈ ہے نہ؟"

حاشر کی بات پر اشعر بھی مسکرایا تھا۔

"یہ کیسے ہوا؟"

ثوبان ابھی تک حیران تھا۔

"میں بتاتی ہوں کیسے ؟"

ابیہا کی آواز پر وہ پیچھے مڑا۔

"امید ! آپ ؟؟؟"

"ابیہا حاشر حمدانی ! مسٹر ثوبان صدیقی !"

ابیہا نے آگے بڑھتے ہوئے اسکی تصیح کی۔

"تمہیں سب یاد ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں ! اور یہ بھی کہ تمہاری وجہ سے میری بھابھی کی زندگی میں پریشانی آئی۔اس کی جان لینے کی کوشش کی تھی نہ تم نے ؟؟"

"کون بھابھی ! کیسی بھابھی ؟ میں تو بس تمہیں مارنا چاہتا تھا،اور باسط امید کو----

امید تمہاری بھابھی ہے،وہ بھی زندہ ہے ؟"

"نام مت لینا میری بیوی کا اپنی زبان سے ورنہ تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔"

اشعر غصے سے آگے بڑھا تھا۔ ثوبان ڈر کر پیچھے ہوا۔

"پولیس آتی ہی ہو گی، تب تک تمہارا ایک خواب حقیقت میں بدل دیتی ہوں۔"

ابیہا نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

"مجھ سے شادی کرنا تھی نہ کرو اب! (اس نے ایک پنچ اس کے پیٹ میں مارا تھا) تمہیں آرام سے سمجھایا تھا نہ کہ مجھ سے اور میری فیملی سے دور رہو، مگر تم باز نہیں آئے، اب بتاؤ کیا کرو گے؟"

"مس کھڑوس! بس کرو! ہاتھ نے ہتھوڑا ہے تمہارا، مر جائے گا وہ۔"

حاشر اسے کھینچ کر پیچھے لاتے ہوئے بولا۔

"چھوڑ دو مجھے، آج اس آدمی کو پتا چل ہی جانا چاہیئے کہ اس نے کس کو نقصان پہنچانے کی غلطی کی ہے۔"

ابیہا مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی۔

"ابیہا! بی ریلیکس!" اشعر کی آواز پر وہ رکی تھی۔

"ہمم! تو ثوبان صدیقی صاحب! آپ نے صحیح کہا یہ کیلیفورنیا نہیں پاکستان ہے جہاں ایک کیس سالوں چلتا ہے، جیسے اب تمہارا چلے گا۔ صرف رشوت ہی تمہیں جیل کی چار دیواری سے بچا سکتی تھی جو دینے کی اب تمہاری حیثیت نہیں رہی۔"

پولیس جیپ کے سائرن کی آواز پر ثوبان نے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے۔

"کہیں بھی جانا فضول ہے کیونکہ اب تم صرف ایک ہی جگہ جاؤ گے اور وہ ہے جیل۔"

سامنے سے آتے پولیس آفسر اور حوالداروں کو دیکھ کر وہ ڈرا تھا۔

"تم لوگوں نے اچھا نہیں کیا میرا ساتھ، میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا؟"

ثوبان رونے والا ہی ہو گیا تھا۔

"جیل میں بیٹھ کر اچھے سے سوچنا کہ تم نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے ہیں؟" حاشر نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ پولیس ثوبان کو لے جا چکی تھی۔ اشعر نے

ان دونوں کو بھی چلنے کا اشارہ کیا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

"تھینک یو!"

حاشر نے ابیہا کے کان میں کہا۔

"کس لئے؟"

ابیہا نے چلتے چلتے اس کی جانب دیکھا۔

"اس لئے!"

حاشر نے موبائل کی اسکرین اس کے سامنے کی جہاں ایک میسج جگمگا رہا تھا۔

"اس بے وقوف کے ہاتھ میں گن تھی اس لئے اس کے ساتھ جانا پڑا۔اس نے جو میسج تمہیں کیا ہے سب جانتی ہوں۔ گن خالی کر چکی ہوں،اب اس کو اندر بھیجنے کا بندوبست تم کر دو، میں بھی پہنچ رہی ہوں۔"

میسج ابیہا کا ہی تھا۔وہ مسکرائی تھی۔

"سوچ رہی ہوں تمہیں بھی اپنے ساتھ ہی ہر مصیبت میں پھنسالوں، کیونکہ بعد

میں پھنسنے پر تمہیں اعتراض ہوتا ہے۔"

ابیہا کی بات پر حاشر نے منہ بنایا۔

"ویری فنی! یہ بتاؤ عصمت آرا کا کیا کرنا ہے؟"

اشعر انہیں کار میں بیٹھ کر بائے کہہ کر جا چکا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا یہ دونوں جلدی تو واپس نہیں آئیں گے۔

"امی! گھر آنا چاہتی ہیں، دانیہ کے لئے۔"

ابیہا نے فوراً بات بدلی تھی۔

"اور شانزل؟"

www.novelsclubb.com

حاشر نے پوچھا۔ اسے ابھی تک شانزل کے حوالے سے خدشات تھے۔

"شانزل کی مرضی بھی شامل ہے اس میں۔"

"ہمم! میں چاہتا ہوں دانیہ کی شادی کیلیفورنیا میں ہو، خالہ کے گھر سے اس کی رخصتی ہو، جہاں سے وہ رخصت نہیں ہو پائی تھیں۔"

حاشر نے کار کا ڈور اس کے لئے کھولتے ہوئے کہا۔

"میں بھی۔ شانزل اور امی بھی مان چکے ہیں۔ اس لئے وہ صرف بات چیت کے لئے آنا چاہ رہے ہیں۔"

ابیہا نے اپنی سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مام اور ڈیڈ تو ہیں نہیں یہاں، ان سے تو ویڈیو چیٹ ہو سکتی ہے، مجھے نہیں لگتا کسی کو بھی کوئی آبجیکشن ہو گا، دانیہ کی خوشی ہی ہم سب کے لئے اہم ہے۔"

حاشر نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"دانیہ کو اس کی محبت مل جائے اس سے بڑھ خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے اور اس کو خوش دیکھ کر لگے گا کہ پھوپھو خوش ہیں۔"

ابیہا کی بات پر حاشر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"وہ خوش ہیں۔"

ابیہا مسکرائی تو حاشر کو یک دم یاد آیا۔

"تم بات بدلنے میں نہ ماہر ہو؟ میں نے کچھ پوچھا تھا تم سے؟"

عصمت آرا کے بارے میں یاد آتے ہی وہ پھر سے پوچھنے لگا، تو ابیہا نے اسے پلیننگ بتادی۔

****

(دو دن بعد)

"تھینک یو عدنان! تم نے ہمارا بہت ساتھ دیا ہے۔"

حاشر نے عدنان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"سر! آپ مجھے شرمندہ مت کریں، یہ میرا فرض تھا۔"

"عدنان! حاشر نے جس کمپنی میں انویسٹ کیا تھا، اس کمپنی کے سب شیئرز تمہارے نام ہو چکے ہیں، اب سے تم ایمپلائی نہیں سیونٹی پرسنٹ شیئر ہولڈر ہو۔"

اشعر نے اس کے ہاتھ میں فائل تھماتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر! یہ---"

"عدنان! تمہاری محنت کا صلہ ہے یہ، اب مزید محنت کرنا، میں تمہیں ترقی کرتا دیکھنا چاہتا ہوں۔"

حاشر نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر!"

عدنان اس کے گلے لگ گیا۔

"چلو! اب واپسی کا سفر شروع کرنا ہے، ہمیں سی آف کرنے نہیں چلو گے؟"

حاشر کے ہلکے پھلکے انداز میں کہنے پر عدنان نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

****

"سب برباد ہو گیا!"

"امی! کیا ہوا ہے؟ کیوں ایسے شور مچا رہی ہیں؟"

سبحان نے عصمت آرا کی رونے کی آواز سنی تو اپنے کمرے سے نکل کر آیا۔

"یہاں تیری ماں برباد ہو گئی اور تجھے کوئی فکر ہی نہیں!"

عصمت آرا نے غصے سے کہا۔

"ہوا کیا ہے یہ بھی بتاؤ گی یا صرف رونا دھونا ہی مچانا ہے؟"

سبحان نے اکتاہٹ سے بھرپور آواز میں پوچھا۔

"پچھلے ہفتے ایک بہت بڑا آرڈر ملا تھا، آج اس کی ڈیلوری دینی تھی، جو ٹرک سامان لے جا رہا تھا اس میں پتہ نہیں کیسے آگ لگ گئی، سب جل گیا۔ میری بوتیک کا سب سے مہنگا ڈیزائن تھا وہ، پورے ہزار پیس تھے سوٹ کے، سب جل گیا۔ میں تو لٹ گئی۔"

www.novelsclubb.com

"امی! تجھے دھیان دینا چاہیئے تھا، اب کیا ہو گا؟"

سبحان بھی پریشان ہو چکا تھا۔ اس کا عیش و آرام جو ختم ہونے والا تھا۔

"گھر بیچنا پڑے گا ورنہ ادھار کیسے چکائیں گے۔ آرڈر کے پیسے بھی واپس دینے پڑیں گے، کیسے ہو گا یہ سب؟"

عصمت نے روتے ہوئے کہا۔

"امی! پیسے کیوں واپس دینے ہیں، آپ نے خود تھوڑی نہ آگ لگائی ہے؟"

سبحان نے اعتراض کیا تو عصمت آرا نے اسے اپنی اور ابیہا کی ڈیل کا بتایا۔

"امی! تیرا دماغ خراب ہو گیا تھا، ڈھینگیں مارنی ضروری تھیں۔"

سبحان غصے سے کہتا گھر سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی ابیہا گھر میں داخل ہوئی۔

"کیسا لگ رہا ہے دوبارہ سے زیرو پر آنا؟"

ابیہا نے طنزیہ پوچھا۔ عصمت آرا نے اس کی جانب دیکھا۔

"تم!"

www.novelsclubb.com

وہ اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیران ہوئی تھیں۔

"جانتی ہیں آپ نے اپنی بھابھی اور دانیہ کے ساتھ اتنا برا کیا مگر پھر بھی وہ آپ کے لئے پریشان تھی۔ اپنی سوکالڈ پھوپھو کے لئے پریشان تھی۔"

"کون ہو تم؟"

وہ کرسی کا سہارا لیتی کھڑی ہوئیں تھی۔

"یہ جاننا ضروری نہیں ہے، ضروری یہ ہے اپنا قرضہ کیسے لوٹاؤ گی؟ یہ رکھو شاید کچھ مدد ہو جائے!"

ابیہا ایک لفافہ اس کے ہاتھ میں دے کر واپس مڑ گئی۔

"سوری دانیہ! میں نے تمہاری پھوپھو کو وہیں پہنچا دیا جہاں سے انہوں نے اسٹارٹ لیا تھا۔"

ابیہا دل ہی دل میں دانیہ سے مخاطب تھی۔ وہ ائیر پورٹ جا رہی تھی۔ آج وہ واپس جا رہی تھی، اپنی دنیا میں، اپنی زندگی میں۔

www.novelsclubb.com

****

(3 مہینے بعد)

"سالی صاحبہ! کیسی ہیں آپ؟"

دانیہ اور شانزل کی شادی تھی۔ شانزل کی فیملی بھی کیلیفورنیا پہنچ چکی تھی۔ شانزل

ابیہا کے پاس آ کر بیٹھا تھا۔ابیہا کی رخصتی اس کی مرضی سے پاکستان سے واپس آنے کے ایک ہفتے بعد اشعر کے ریسیپشن پر ہی ہو گئی تھی۔شانزل کی فیملی اشعر کے پاس رک رہی تھی کیونکہ دانیہ دانش صاحب کے گھر میں تھی۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے، تمہارا بہت زیادہ نقصان کر سکتی ہوں۔"

ابیہا نے فائل بند کرتے ہوئے باقاعدہ اس کی جانب دیکھا۔

"نفع، نقصان کی فکر کرنا چھوڑ دی ہے شانزل شارق حسین نے۔"

شانزل نے اتراتے ہوئے کہا۔

"میرا دماغ کھانے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے تمہیں، امی! نے تمہیں بہت چھوٹ دے دی ہے۔"

ابیہا صوفے سے اٹھی تھی۔شانزل بھی اس کے پیچھے ہی کھڑا ہوا تھا۔

"اتنے دن سے تمہیں تنگ نہیں کیا تھا، سوچا جتنے دن یہاں ہوں، اس موقع غنیمت سے فائدہ ہی اٹھالوں۔"

"دانیہ! پردے کے پیچھے باہر آ جاؤ۔"

ابیہا کی بات پر شانزل نے فوراً پردے کی جانب دیکھا کوئی حرکت نہ پا کر اس نے ابیہا کی طرف دیکھا۔

"چیک کر رہی تھی تم ہسبنڈ میٹریل بن چکے ہو یا نہیں۔"

ابیہا نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے؟"

شانزل سمجھ نہیں پایا تھا۔

"مجھ سے بات کرتے ہوئے بھی دانیہ کا ڈر ہے تم میں۔"

اب کی بار وہ ہنسی تھی۔

"شانزل ڈرپوک نہیں ہے۔"

"اوہ! ایکچولی آئی واز رونگ، شی از نوٹ بی ہائینڈ دی قرٹینز، شی از بی ہائینڈ یو۔"

شانزل نے فوراً مڑ کر دیکھا تھا۔ ابیہا ہنستی ہوئی گارڈن کی جانب آ گئی۔ شانزل اس

کے پیچھے آیا تھا۔

"سٹاپ لافنگ!"

منہ بناتے ہوئے شانزل نے کہا۔

"شی از ہیئر۔"

ابیہا نے دانیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا، جو جوس کا گلاس پکڑے کھڑی امید کو گھور رہی تھی۔ شانزل نے ابیہا کی جانب دیکھا تو وہ غائب تھی۔ اس نے دانیہ کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

"ہائے امید!"

www.novelsclubb.com

"ارے شانزل! آپ کب آئے۔ آیئے بیٹھئے۔"

امید نے اسے آفر کی۔ دانیہ خود کو اگنور کئے جانے پر دوسری جانب دیکھنے لگی۔

"میں بس کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا۔ مس سڑو نے بتایا کہ آپ لوگ یہاں ہیں تو ملنے چلا آیا۔"

شانزل نے ایک نظر دانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسے مکمل اگنور کر رہی تھی۔امید نے بھی اس بات کو نوٹ کیا تھا۔

"آپ دونوں باتیں کریں میں کافی بھجواتی ہوں،اور تم چپ چاپ یہ جوس پیو۔"

امید دانیہ کے آگے جوس رکھ کر وہاں سے چلی گئی۔

"یہ کوئی نیا طریقہ ہے جوس پینے کا۔"

اسے مسلسل جوس کو گھورتے دیکھ شانزل نے سوال کیا۔

"مجھ سے بات مت کریں آپ۔"

روٹھے ہوئے لہجے میں کہتی وہ شانزل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"کیوں بات نہ کروں؟"

شانزل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جب سے ہماری شادی کی بات چلی ہے آپ مسلسل مجھے اگنور کر رہے ہیں،اگر شادی نہیں کرنی تو صاف صاف بات کریں،لیکن ایسے مجھے تکلیف تو نہ دیں۔مجھے

ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں زبردستی خود کو آپ پر مسلط کر رہی ہوں۔"

"پہلی بات تو یہ کہ اگنور میں نہیں تم کر رہی ہو مجھے۔ میں نے کتنی بار تم سے بات کرنے کی کوشش کی مگر تم ہی واک آؤٹ کر جاتی تھیں اور رہی بات زبردستی شادی کی تو، میری مرضی سے ہو رہا یہ سب، زبردستی کی شادی میں دولہا اتنی دور دلہن لینے نہیں آتا۔"

شانزل نے اس کے آگے سے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ گلاس میرا ہے۔"

دانیہ نے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"لے لینا گلاس، جوس تو پی لینے دو۔"

شانزل نے کہتے ساتھ ہی جوس کا گلاس منہ سے لگا لیا۔

"یہ جوس میرے لئے تھا، آپ کی کافی آ رہی تھی نہ۔"

دانیہ نے اسے گھورا۔ اس کے اعتراف کے بعد وہ کافی حد تک مطمئن ہو گئی تھی۔

"مجھے نہ عادت ہو گئی تھی مس سڑو کی بنائی کافی پینے کی۔ وہ نہیں تھی تو کافی پینا ہی چھوڑ دی۔"

شانزل نے خالی گلاس رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سچ میں ابیہا سے محبت نہیں ہے؟"

دانیہ اپنے سارے خدشات دور کرنا چاہتی تھی۔

"میں اس سڑو کے پیچھے پاگل ہو کر اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتا ثوبان کی طرح۔ وہ میری دوست ہے اور دوست رہے گی۔ محبت مجھے صرف اپنی بیوی سے ہو گی، لیکن ایسے مجھ پر شک کرتی رہو گی تو کیسے چلے گا سب۔"

شانزل کی بات پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

"تمہیں جو مل رہا ہے وہ تمہارا ہے اسے اپنا حق سمجھو اور یہ شرمندگی نہیں چاہیئے مجھے تمہارے چہرے پر۔ تمہاری محبت ہی مجھے تم تک لائی ہے، تمہارے ساتھ ہی اس سفر کا حصہ بننا چاہتا ہوں۔ خود کو مطمئن رکھو، شانزل جو وعدہ کرتا ہے اسے

نبھاتا بھی ہے۔"

شانزل اپنی بات کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔دانیہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔شانزل نے مڑ کر اسے دیکھا تو اسے مسکراتے دیکھ وہ بھی مسکرا دیا۔

****

"اشعر! کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟"

اشعر کو کپ بورڈ میں کچھ ڈھونڈتا پا کر امید نے پوچھا۔وہ کچن میں کافی کا کہہ کر اپنے روم میں آئی تھی۔اشعر کو دیکھ کر حیران بھی ہوئی تھی وہ جلدی آ گیا تھا۔

"ڈھونڈ نہیں رہا، کچھ رکھ رہا ہوں۔"

"کیا رکھ رہے ہیں دیکھائیں ذرا۔"

امید نے آگے بڑھ کر دیکھنے کی کوشش کی۔

"نہیں! ابھی نہیں۔"

"کیا چھپا رہے ہیں آپ؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امید کو تجسس ہوا۔جب سے ڈاکٹر نے انہیں خوشخبری سنائی تھی،اشعر ایسے ہی کپ بورڈ میں کچھ نہ لا کر رکھ رہا تھا۔امید کو اسے دیکھنے کی اجازت بھی نہیں تھی ، مگر وہ دیکھ چکی تھی،اشعر دوبار دبئی گیا تھا،اور وہاں سے شاپنگ کر لایا تھا۔سب کچھ بے بی گرل کے لئے تھا۔امید حیران ہو رہی تھی کہ ابھی صرف ایک ہی منتھ ہوا ہے اور اشعر نے چیزوں کا ڈھیر لگا دیا تھا۔

"آپ پھر سے بے بی کے لئے کچھ لائے ہیں نہ؟"

امید نے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

"سب دیکھ چکی ہو یعنی۔لیکن اس بار بے بی کے لئے نہیں بے بی کی ماما کے لئے شاپنگ کی ہے۔"

اشعر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے ہے تو مجھے دیکھنے تو دیں۔"

"ابھی تو سب لاک ہے،بعد میں دیکھ لیجئے گا۔"

وہ اسے روم سے باہر لے آیا تھا۔

"اور اگر مجھے چینج کرنا ہو تو؟"

امید نے سوال کیا۔

"آپ کی ڈریسز جس سائیڈ پر ہیں وہ حصہ لاکڈ نہیں ہے، سو ڈونٹ وری۔"

"ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

"واک کرنے۔"

"اس وقت؟"

شام کے پانچ بج رہے تھے۔

"واک اسی وقت کی جاتی ہے۔اب چلیں، آج مجھے کچھ وقت ملا ہے تو میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"

اشعر کی بات پر وہ مسکرا دی۔

****

"تم اس بندر سے دور کیوں نہیں رہتی؟"

ابیہا جیسے ہی روم میں داخل ہوئی حاشر نے کہا۔

"کون؟ کس کی بات کر رہے ہو؟"

"وہی، بد قسمتی سے میرا ہونے والا بہنوئی!"

حاشر کے منہ بنانے پر وہ ابیہا نے ہنسی ضبط کی۔

"تمہاری کافی لاتی ہوں، موڈ ٹھیک کرو اپنا۔"

ابیہا بیگ رکھ روم سے نکل گئی۔ وہ اشعر کو فائل دے کر واپس آئی تھی۔ شانزل سے ہوئی ملاقات یقیناً شانزل نے ہی اسے بتائی تھی، وہ ایک موقع نہیں چھوڑتا تھا حاشر کو تنگ کرنے کا۔

"مس کھڑوس! میں گارڈن میں ہوں وہیں لے آنا کافی۔"

کچن کے پاس آواز لگا کر وہ چلا گیا، وہ مسکراتا ہوا گارڈن میں آیا تھا، مگر شانزل کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"وہ کیا ہے میں خالصتا مشرقی مرد ہوں، جس سے شادی ہونے والی ہو اس سے پردہ کرتا ہوں۔"

"اس بکواس کا مطلب!"

حاشر نے آئی برو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"مطلب یہ کہ آج دانیہ وہاں رکنے والی تھی تو میں نے سوچا کیونکہ میں آج رات یہاں رک جاؤں۔ کیسا لگا میرا آئیڈیا؟"

شانزل نے داد طلب نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"گیسٹ روم یہاں دائیں جانب ہے، جاؤ اور ہاں شادی ہونے والی ہے نہ تمہاری تو سب سسرالی لڑکیوں سے پردہ کرو۔"

"کیسی پچگانہ باتیں کرتے ہیں رومیو جی!"

وہ باقاعدہ چڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ابیہا کافی کے تین مگ لے کر وہاں

آئی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اس نے ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی مذاق کر رہے تھے ہم دونوں۔"

شانزل نے ہنستے ہوئے کافی مگ کی جانب ہاتھ بڑھایا تو حاشر نے وہ اٹھا لیا۔

"میری بیوی نے بنایا ہے تو پہلے میں لوں گا۔"

حاشر نے بیوی پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں پی لیں آپ پہلے۔"

شانزل نے جیسے ہی دوسرا مگ اٹھانا چاہا حاشر نے اسے بھی اٹھا لیا۔

"ایکچولی! میری بیوی نے میرے لئے بنائی تھی کافی۔"

بولنے کے ساتھ ہی وہ ایک سیپ لے چکا تھا۔

"حاشر! کیا کر رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

ابیہا نے اسے ٹوکا۔

"کیوں؟ میرے لئے نہیں بنائی تھی؟"

حاشر نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"ہاں مگر شانزل کے لئے بھی بنائی تھی۔"

"پہلے بتانا تھا نہ اب تو جھوٹی کر دی میں نے؟"

حاشر نارمل لہجے میں کہتا کافی پینے لگا۔ شانزل نے اس کے ہاتھ سے دوسرا مگ اچک لیا۔

"میں تمہارا جھوٹا پی لوں گا، محبت بڑھے گی ہمارے درمیان، اس طرح۔"

شانزل نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو حاشر اسے گھورنے لگا۔ ابیہا نے دونوں کو اگنور کر اپنا کافی کا مگ اٹھا لیا۔

****

"ابیہا! کیا کر رہی ہو؟"

علیزے بالکل تیار تھی۔سب جا چکے تھے بس ابیہا ہی رہتی تھی جو کہ تیار نہیں ہوئی تھی۔

"تم چلی جاؤ میں آ جاؤں گی۔"

کپ بورڈ سے ایک بلیک گاؤن نکال کر ابیہا ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔علیزے روم سے نکل گئی۔

"تم اکیلی کیوں آئی ہو؟ مس کھڑوس کہاں ہے؟"

جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئی حاشر اس کے پاس آ کر ابیہا کے بارے میں پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بیوی بہت ہی لیزی ہے،ابھی تک ریڈی نہیں ہوئی تھیں۔"

"اچھا تم چلو اندر میں آتا ہوں۔"

حاشر جیسے ہی جانے لگا علیزے نے اسے روکا۔

"آ جائیں گی وہ۔آپ یہاں دھیان دیں۔"

اس کا رخ دانش صاحب کی جانب کرتی وہ بولی۔دانش صاحب اسے بلا رہے تھے۔وہ انکے پاس چل دیا۔

سب مہمان آ چکے تھے مگر ابیہا ابھی تک نہیں آئی تھی۔حاشر جیسے ہی اسے لینے جانے لگا،اس کی نظر دانیہ کو لاتی ابیہا پر پڑی۔وہ اس پر سے نظریں ہی ہٹا نہ سکا۔

"تمہاری ہی بیوی ہے،فرصت سے بعد میں دیکھ لینا۔"

شانزل نے اس کے کان میں کہا۔حاشر نے اس کی جانب دیکھا۔

"اپنے بچوں کو بتاؤں گا کہ ان کے ایک شانزل ماموں ہوتے تھے جو ان کے ڈیڈ کو تنگ کرتے رہتے تھے۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر شانزل نے اپنی ہنسی دبائی۔

"تنگ نہیں جیلس ہوتے ہیں جناب۔"

شانزل کہہ کر دانیہ کی جانب آ گیا۔اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ اسٹیج پر لے آیا۔ابیہا حاشر کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی۔

"مس کھڑوس! آج تو ارادے خطرناک لگ رہے ہیں تمہارے۔"

حاشر نے اس کی جانب جھکتے ہوئے کہا۔

"حاشر! تم جانتے ہو نہ مجھے ایسی باتیں سمجھ نہیں آتیں۔"

ابیہا نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"جب شوہر تعریف کرے تو شرماتے ہیں، مس کھڑوس! کب سیکھو گی تم؟"

حاشر کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"آج کے لئے اتنی تبدیلی کافی ہے۔"

ابیہا نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مس کھڑوس! کبھی نہیں بدل سکتی۔"

"جانتے ہو تو کوشش کیوں کرتے ہو مجھے بدلنے کی؟"

ابیہا نے سوال کیا۔

"پلیز آپ دونوں، بعد میں بحث مباحثہ کیجیئے گا ابھی میری شادی پر فوکس کریں۔"

شانزل کے ٹوکنے پر ان دونوں نے اس کی جانب دیکھا۔

"چلو! ان صاحب کی بھی نیا پار لگوا ہی دیتے ہیں۔"

حاشر اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ سب لوگ وہیں تھے۔ نکاح کے بعد مبارک باد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ سب بزنس کولیگز اس دیسی شادی کو ایجوائے کر رہے تھے۔

****

رخصتی ہو چکی تھی سب لوگ گھر کو لوٹ چکے تھے۔ شانزل اور اس کی فیملی دو دن مذید رکنے والی تھی، ایک ہفتے بعد ولیمہ پاکستان میں رکھا گیا تھا، جس کے لئے سب کو پاکستان جانا تھا۔ دانیہ کو شانزل کے روم میں پہنچانے کے بعد امید اپنے روم میں آئی تھی۔ اشعر کو ایک فائل پڑھتے دیکھ وہ اس کے پاس آئی۔

"کیا ہوا؟"

"تم نے حویلی اپنی تایا کے نام کر دی؟"

اشعر حیران ہوا تھا اس کے فیصلے پر۔

"باسط نے جو کیا اسے اس کی سزا مل رہی ہے، وہ یہاں نہیں آسکتا، یہاں کی پولیس اسے ڈھونڈ رہی ہے اور وہاں کی پولیس اسے تب تک نہیں چھوڑے گی جب تک آپ نہیں چاہتے۔ لیکن اس سب میں تایا اور تائی نے سفر کیا ہے، وہ آج مجبور ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ حویلی انہیں دے دوں۔ وہ پاکستان جا رہے ہیں۔ مجھے یہ حویلی نہیں چاہیئے، اس کی وجہ سے میری امی مجھ سے دور ہو گئیں۔"

امید کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر اشعر کے دل کے کچھ ہوا۔

"تم نے جو سوچا ٹھیک سوچا۔ اب اداس مت ہو، آج تو خوشی کا دن ہے، پرانی باتوں کو سوچ کر خود کو تکلیف مت دو۔"

اشعر نے فائل رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"آپ نے آج میری تعریف بھی نہیں کی۔"

امید نے روتے روتے شکوہ کیا۔

"میں فرصت سے تعریف کرنا چاہتا تھا۔"

اشعر کی بات پر امید نے اس کے سینے پر مکا مارا۔

"بہت برے ہیں آپ۔"

"صبح کوئی کہہ رہا تھا میں بہت اچھا ہوں۔"

اشعر نے اسے چھیڑا۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

امید نے اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چوری چھپے کسی کا گفٹ نہیں لیتے۔"

وہ بنا شرمندہ ہوئے مسکرائی تھی۔

"میرے لئے ہی تو لائے تھے نہ آپ تو چوری کیسی؟"

وہ کہہ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو؟"

اسے جیولری اتارتے دیکھ اشعر اس کے پاس آیا۔

"تھکن ہو گئی ہے بہت اس لئے چینج کرنا ہے مجھے۔"

اس کے لہجے میں تھکن کو اشعر نے بھی محسوس کیا۔

"ایک یادگار سیلفی ہو جائے اس کے بعد چینج کر لینا۔"

اشعر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرنٹ کیمرہ آن کر چکا تھا۔ دونوں نے مسکراتے ہوئے اس لمحے کو قید کیا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"دانیہ! تم شرماتی ہوئی بالکل عجیب لگ رہی ہو؟"

دانیہ کو دلہن کے روپ میں شرماتے دیکھ کر شانزل نے کہا۔ دانیہ یک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔

"کبھی سیریس نہیں ہوتے ہر وقت میرا مذاق اڑاتے رہتے ہو؟"

دانیہ بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

"مذاق کر رہا تھا یار کیوں سیریس لے رہی ہو؟"

اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھاتے ہوئے شانزل نے کہا۔

"سوری بولو!"

"کیا؟؟؟"

دانیہ کے آرڈر پر وہ حیران ہوا تھا۔

"بیوی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔"

دانیہ کے سنجیدہ لہجے پر وہ بھونچکا کر رہ گیا۔دانیہ ہنسنے لگی تو اس کی سانس میں سانس آئی۔وہ کان کھجاتا مسکرانے لگا۔

****

"مس کھڑوس! میں کیا سوچ رہا ہوں اب تم آفس جانا چھوڑ دو۔"

حاشر بالکنی میں ابیہا کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔اس کی بات سن کر ابیہا اس کی

جانب مڑی۔

"کس خوشی میں؟؟"

اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیونکہ میں چاہتا ہوں تم میرا آفس جوائن کر لو۔ ہر وقت تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔"

حاشر کی بات وہ مسکرانے لگی۔

"بچپن سے ساتھ ہیں ہم، تم تنگ نہیں آئے مجھ سے؟"

ابیہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"خود سے بھی کوئی تنگ آتا ہے کہا۔ تم تو وہ آئینہ ہو جس میں میں خود کو دیکھتا ہوں۔ تم نہ ہو تو خود کو خالی خالی سا محسوس کرتا ہوں۔ میری عادت، میری محبت، میری ضرورت سب ہو تم۔"

حاشر کے اظہار پر وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی۔

"حاشر ہے تو ابیہا ہے، رومیو نہیں تو مس کھڑوس بھی نہیں۔"

حاشر نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد گھیرا بنالیا۔

"مسسز رومیو!"

حاشر نے دھیمے لہجے میں کہا۔ابیہا مسکرانے لگی۔

****

(ختم شدہ)

www.novelsclubb.com